کسے خبر تھی کہ لے کے چراغ مصطفوی
زمانہ میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی
نقش قدم پہ دوستو ہرگز نہ جائیو
اک راہزن گیا ہے ابھی راہبر کے بعد
تصویر اور Qtv کے جواز اور دعوتِ اسلامی کی تائید و اعانت پر
ابلیس کا رقص
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی
محمد اختر رضا خاں ازہری
جانشینِ مفتی اعظم ہند سے مذکورہ
موضوعات پر کئے گئے سوالات اور انکے
جوابات اور انجمن تحفظِ ایمان کے مشاہدات
پر مبنی حفاظتِ ایمان و اخلاقِ حسنہ پر
اصلاحی پیشکش
انجمن تحفظِ ایمان
www.RazaKhaniMazhab.com
www.HaqForum.com

الحمدللہ ہماری خواہش پر محترم ساجد خان نقشبندی بھائی (حفظہ اللہ) نے اپنی لائبریری سے یہ نایاب اور اہم حوالہ جاتی کتاب ہمیں فراہم کی۔

پہلی بار مکمل کتاب نیٹ پر شائع کی جارہی ہے

اور افادہ عام کیلیئے کتاب کے شروع میں محترم ساجد بھائی کا وہ مضمون بھی لگایا جارہا ہے جس میں اس کتاب کے تمام اہم حوالے نقل کر دیئے گیے ہیں۔ استفادہ کرنے والے ساتھیوں سے محترم ساجد بھائی کے علم وعمل میں برکت کی خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

WWW.RAZAKHANIMAZHAB.COM

مدیر: مفتی معتصم باللہ نقشبندی
مجلہ دو ماہی
کراچی
نور سنت
www.RazaKhaniMazhab.com
www.HaqForum.com
ناشر: انجمن اہلسنت والجماعت

دعوت اسلامی ایک غیر اسلامی جماعت ہے

بریلویوں کا اعتراف

ساجد خان نقشبندی

حصہ اول

قارئین کرام!!! اس دنیا فانی میں ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہا اور ایک باطل جو گروہ حق پر رہا اس کے نظریات عقائد اعمال معاملات وحی الٰہی پر مبنی تھے اور رہیں گے مگر اس کے مقابلے میں باطل گروہ کا اصل منشور محض اپنے مادی مفادات کی تکمیل اور چند روزہ زندگی کی شہرت نمود اور عیش و عشرت ہے۔ برصغیر میں جب انگریز نے اسلام کو ختم کرنے کیلئے اپنے مذموم منصوبوں پر عمل شروع کیا تو اللہ کی طرف سے اس کے مقابلے کیلئے ایک جماعت حقہ یعنی علمائے اہلسنت دیوبند احناف مسلک کو چنا جس نے ہر دور میں استعمار کا مقابلہ کیا اور حق کی آواز کو بلند کیا انگریز جب علمائے اہلسنت کی اس حقانی یلغار کی تاب نہ لاسکا تو اس نے مسلمانوں کو آپس میں تقسیم کرنے کیلئے ایک باطل گروہ ''بریلویت'' کو ''احمد رضا خان'' کی امارت میں پروان چڑھایا جس کا واحد مقصد دین اسلام کی بنیادیں اکھاڑنا اور انگریز کی جڑوں کو مضبوط کرنا ہے۔ چونکہ اس گروہ کی بنیاد ہی دنیاوی مفادات کی تکمیل کیلئے ڈالی گئی اس لئے آئے دن ان میں اس بنیاد پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ علمائے اہل حق نے جب عوام کو قرآن کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنے کیلئے مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور اس پر شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ شائع کروایا تو بریلویوں نے اپنی بلیک مارکیٹ بند ہونے کے خطرے کے پیش نظر ایک دو نمبر ترجمہ و حاشیہ قرآن المعروف کنز الایمان و خزائن العرفان شائع کروایا مگر اہل علم نے اس کے ساتھ جو حشر کیا اسے سب جانتے ہیں۔ اہلحق نے جب عوام کی دینی رہنمائی کیلئے سوچا اور اس سوچ کو علمی جامہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بہشتی زیور'' کی صورت میں پہنایا تو رضا خانیوں نے اپنی جعلی دکان چمکانے کیلئے اپنی بلیک مارکیٹ میں ''سنی بہشتی زیور'' کے نام سے ایک کتاب شائع کروائی جس کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ خود رضا خانیوں کو علم نہیں کہ اس کتاب کا

مصنف کون ہے؟ اس کا موضوع کیا ہے؟ الحق نے جب عوام کی دینی رہنمائی کیلئے ایک تبلیغی تحریک حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے دور کے مجدد تھے کی امارت میں شروع کی اور چند ہی سال میں اس تحریک نے پوری دنیا میں دین اسلام کی تبلیغ کی دھوم مچادی تو رضاخانیت کی بلیک مارکیٹ پر ایک بار پھر تالے لگنے لگے تو انھوں نے اس کے مقابلے میں ایک جماعت ''دعوت اسلامی'' کا قیام کیا جسکا امیر ایک ایسے شخص کو چنا گیا جس میں کوئی خوبی سوائے اس بات کے نہیں تھی کہ اس کا نام بھی ''الیاس'' تھا۔

مگر جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں کہ اس جماعت کی بنیاد ہی خود غرضی پر قائم ہے چنانچہ جب بریلویوں نے دیکھا کہ ان کا یہ جعلی پروڈکٹ تو خود ان کے گلے پڑ گیا ہے اور اس کی وجہ سے اب ان کی دکانیں پھیکی پڑ رہی ہیں تو آخر ایک دن خود ہی ''دعوت اسلامی'' کی اس جعلی مارکیٹ پر چھاپا مارا اور وہ مال برآمد کیا کہ اس مارکیٹ کے کرتا دھرتا منہ چھپائے پھر رہے ہیں اسے آپ ''تبلیغی جماعت'' کے کارکنان کا اخلاص اور عنداللہ مقبولیت کا اثر ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ضد میں بننے والی جماعت کا آج وہ حشر خود بریلویوں نے کر دیا کہ اس جماعت میں جانے کے بعد نمازیں تک قبول نہیں بلکہ نماز کی قبولیت تو دور اسلام تک باقی نہیں رہتا۔۔ میں یہ تمام باتیں کسی ضد یا عناد کی بنیاد پر نہیں کہہ رہا بلکہ یہ تمام انکشافات اور حقائق ''بریلی'' مرکز سے چھپنے والی کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں موجود ہیں۔ اور آج راقم الحروف اسی کتاب کے حوالے سے آپ کے سامنے ''دعوت اسلامی'' کے خوشنما برقعے کے پیچھے اس جماعت کا اصل ''ابلیسی چہرہ'' آپ کو دکھائے گا ملاحظہ فرمائیں۔

دعوت اسلامی کا منشور دیو بندی ہے

اس کتاب میں دعوت اسلامی کے منشور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

سروں پہ سبز پگڑی اور لبوں پر ذکر سنت ہے
مگر منشور دیوبندی طریقہ کار نجدانی

(ابلیس کا رقص، ص ۱۲: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

اب بریلوی خود ہی جواب دیں کہ جس جماعت کا منشور دیوبندی اور طریقہ کار نجدی وہابی ہو (اپنے

اصولوں کے مطابق) کیا اس کے کارکن کسی بھی صورت میں مسلمان رہ سکتے ہیں؟ اور کیا ان کا اپنی بیویوں کے پاس جانا خالص زنا اور اولاد کا ولد الزنا ہونا قرار نہ پائے گا۔۔؟؟ ناراض مت ہوں احمد رضا خان نے دیوبندیوں اور وہابیوں کیلئے سب سے کم درجے کا فتوی یہی دیا ہے۔

دعوت اسلامی سے مسلمان بچیں

اسی کتاب میں مفتی کفیل احمد ہاشمی مفتی دار الافتاء بریلی کی تصدیق موجود ہے جس میں مفتی صاحب اس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''شرکت کرنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس تحریک کے بہت سے طریقہ کار ایسے ہیں جو اہلسنت کے خلاف ہیں مسلمان ان سے بچیں''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۱۶: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

دعوت اسلامی تحریک کے تعلق سے پوچھا کہ وہ جماعت کیسی ہے اس کے پروگرام میں مفتی صاحب یہ بات مولوی اختر رضا خان قادری کے حوالے سے نقل کر رہے ہیں جو اس وقت بریلویت کے چیف گرو اور احمد رضا خان صاحب کے جانشین ہیں حیرت ہے دعوت اسلامی کا ایک طرف تو نعرہ سنتوں کو عام کرنے کا ہے مگر ان کے سب سے بڑے گرو کا تو ان کے بارے میں فیصلہ یہ ہے کہ یہ جماعت سنتوں کو کیا عام کرے گی اس کا تو شمار ہی اہلسنت میں نہیں۔

دعوت اسلامی کا راستہ جہنم کا راستہ ہے

ہمارے بھولے بھالے عوام سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ تو عاشق رسول ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والا عشق رسول کی راہ پر گامزن نہیں ہوتا بلکہ جہنم کی پر خار راہداری میں ایسا کھو جاتا ہے کہ جب اس کو ہوش آتا ہے تو وہ خود کو جہنم کے بیچ میں پاتا ہے یہ میں نہیں کہہ رہا خود بریلویوں کو اس بات کا اقرار ہے:

''انجمن تحفظ ایمان دعوت اسلامی کے ذمہ داروں اور فوٹو، ٹی وی، موو ی کے جواز کنندگان سے یہ عرض کرنا چاہتی ہے کہ انھوں نے اپنے لئے اگر جہنم کا راستہ چن لیا ہے تو یہ ان کی مرضی لیکن خدا کے واسطے اپنے پیارے نبی حبیب اکرم ﷺ کی بے علم و بے

شعور امت کو فریب دے کر اس راستے پر نہ لاؤ''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۲۱: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

مدنی چینل یا سینما بینی

ماضی میں الیاس قادری صاحب ٹی وی کے سب سے بڑے دشمن تھے مگر نا معلوم اپنے ''حقیقی آقا'' نے ان کو کونسی ایسی پٹی پڑھائی کہ یکدم کل تک جس چیز کو گھر سے نکالنے پر آقا مدنی ﷺ خوشخبری دینے آتے اب اسی حرام کا نام ''مدنی'' رکھ دیا معاذ اللہ گویا شراب پر زمزم کا لیبل لگا دیا ان کے اس ''شیطانی چینل'' کے متعلق خود بریلوی اور ان کے مفتی اعظم صاحب کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

> ''ٹی وی، وڈیو وغیرہ سینما سے مختلف نہیں ہیں پہلے سینما مخصوص سینما گھروں میں ہوتا تھا اور اب گھر گھر سینما ہو گیا ہے اور گھر گھر ٹی وی، وڈیو کے ذریعہ تصویروں اور تماشوں کی نمائش ہو رہی ہے۔ مفتی اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم ''خانہ خدا'' نکلی تھی اس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا۔ اس بارے میں حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا تھا ''دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں''۔
>
> (ابلیس کا رقص، ص ۲۴: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

وہ بریلوی جو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ٹی وی چینل دینی مصالح کیلئے کھولا ہے اپنے اس مفتی کے فرمان کو بار بار پڑھیں اور اگر کہیں منہ چھپانے کی جگہ نظر آئے تو فوراً اس کی طرف دوڑ لگائیں۔

دعوت اسلامی کے متعلق شرمناک انکشاف

اس کتاب میں بریلویوں کے اس چینل کی نحوست کا جو دلدوز واقعہ نقل کیا ہے اسے پڑھ کر ہر شریف النفس آدمی کا سر شرم سے جھک جاتا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اسطرح بیان کیا ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں تھا ابو دعوت اسلامی سے متاثر تھے دیدار عطار کی سی ڈی آنے کے بعد ابو TV خرید لائے۔ اب ہم دیدار عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے.........

بتائے عطار صاحب مجرم کون؟؟ میں یا ٹی وی لانے والے میرے ابو یا آپ خود۔۔؟؟

(ابلیس کا رقص، ص ۲۸: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

غور فرمائیں قارئین کرام کہ اس خوشنما نام کے نیچے کیسے کیسے ناشائستہ کام سرانجام دئے جا رہے ہیں یہ تو صرف ایک واقعہ سامنے آیا ہے نہ جانے کتنی پاکدامن عورتوں کی پاکدامنی اس فحاشی چینل کے نیچے سسکیاں لے رہی ہونگی۔۔کاش کہ حاجی عمران عطار، مولوی الیاس عطار، وغیرہما اس پہلو پر بھی غور کرتے۔

الیاس قادری مبلغ.......یا......؟

نام نہاد دعوت اسلامی کے انہی کرتوتوں کی وجہ سے بریلوی بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں کہ الیاس قادری ایک ایسا شخص ہے جس نے اہلسنت کی اصلاح اور عشق رسول ﷺ کا لبادہ اوڑھ کر امت کے لوگوں کے دین وایمان بلکہ عزت و آبرو کو داو پر لگا دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

Q.T.V کے اصل ڈائریکٹر یہود و نصاریٰ ہیں جو الیاس عطار اور بشیر فاروقی جیسی کالی بھیڑوں کے ذریعہ اسلام کی جڑیں کٹوا رہے ہیں۔

(ابلیس کا رقص، ص ۳۶: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

میرے خیال میں اب تو بریلوی حضرات کو بھی یقین کر لینا چاہئے کہ دعوت اسلامی حقیقت میں اسلام کی دعوت نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کے دین کی دعوت ہے الیاس عطار کی ڈوریں ان بے دینوں کے ہاتھ میں ہیں۔

دعوت اسلامی کے کارکنان کفر کی دعوت دے رہے ہیں

جب آپ کو یہ حقیقت معلوم ہوگئی کہ یہ جماعت اصل میں کوئی دینی تحریک نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کی طرف سے اسلام کے گلشن کو برباد کرنے کیلئے اس میں چھوڑی گئی ایک کالی بھیڑ ہے تو لامحالہ اس تحریک کی دعوت بھی اسلامی نہیں بلکہ کفر کی دعوت ہوگی چنانچہ انہی حقائق پر سے پردہ کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"محبت رسول اور محبت اعلیٰ حضرت کا دعویٰ کرنے والے الیاس عطار کے مریدوں و

کارکنان کا کفر و حرام کی ترغیب دینے والے Q.T.V پر موجود ہونا کیا
کفر پر راضی ہونا اور کفر کی ترغیب دینے والوں کا ہمنوا ہونا نہ ہوا؟''
(ابلیس کا رقص، ص ۴۷: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس قادری سے بیعت ہونا جائز نہیں

جب آپ کو یہ معلوم ہوگیا کہ الیاس قادری کی دعوت، اسلام کی دعوت نہیں بلکہ کفر، حرام اور بے حیائی کی دعوت ہے تو ایسے پیر سے بیعت ہونا ہرگز جائز نہیں لیجئے اس مسئلہ پر مہر تصدیق ہم آپ کے اختر رضا خان قادری سے لگوا لیتے ہیں ان سے سوال ہوتا ہے کہ:

''سوال نمبر ۳: جو تصویر کھنچواتا ہے یا ٹی وی پر آتا ہے اس سے مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟
جواب: اس سے مرید ہونا جائز نہیں''۔
(ابلیس کا رقص، ص ۵۱: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

چند صفحے آگے اس سوال کی تشریح میں کہتے ہیں کہ:

''الیاس عطار کا ٹی وی پر آنے کے سبب حضرت تاج الشریعہ کے جواب کے تحت الیاس عطار پیری مریدی کے لائق نہیں رہے اس لئے ان سے بیعت ہونا جائز نہیں۔ اور اب ان کو کھلے طور پر الیاس پادری کہا جا رہا ہے۔ اگر وہ توبہ و تجدید ایمان نہیں کرتے ہیں تو الیاس عطار خود بتائیں کہ ان کے مریدین کی بیعت برقرار ہے یا فسخ ہوگئی جبکہ اس سے قبل ۳ بار ارتکاب کفر کے سبب ان پر علی الاعلان توبہ و تجدید ایمان اور تجدید بیعت باقی ہے۔ ایسی صورت میں امت مسلمہ کا ایمان کفر و گمراہی کے سمندر میں غرق ہوجانا لازمی ہے۔ جاگو پیارے مسلمان بھائیو جاگو''۔
(ابلیس کا رقص، ص ۵۹: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس قادری بے علم و بے شعور ہے

یہ بھی جان لیں کہ الیاس قادری انتہائی درجے کا بے علم آدمی ہے (جن حضرات نے ان کے بیانات سنے ہیں ان کو اچھی طرح علم ہوگا کہ اسے تو اردو بھی صحیح طریقے سے بولنا نہیں آتی قرآن مجید اتنا غلط پڑھتے ہیں کہ رونا آجائے اور بیان کے دوران اپنی آستینوں۔ پگڑی اور کپڑوں

کے ساتھ جو حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی نفسیاتی مریض سامنے بیٹھا ہوا ہے) اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ کیا کسی جاہل آدمی کو بھی کوئی دینی منصب سونپا جاسکتا ہے۔۔۔؟؟؟ ملاحظہ فرمائیں:

"بے شعور و بے علم ہونے کے سبب الیاس قادری اپنی شہرت اپنی عزت کی بلندی ہضم نہ کر سکے اور خلاف اسلام کسی سازش کے تحت ان کے قدم ڈگمگا گئے اور ان میں خود نمائی، خودسری اس حد تک پہنچ گئی کہ انھوں نے شدید قسم کی غلطیوں کے ارتکاب اور ان پر علماء اہلسنت کی سرزنش تک کی پرواہ کرنا چھوڑ دیا۔ آج بھی ان پر عائد کئے گئے تین عدد فتوئے کفر موجود ہیں"۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۲: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

غور فرمائیں جو شخص خود دائرہ اسلام سے نکل چکا ہو کیا اسے اپنا امیر یا پیر بنانے والا بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔۔؟؟؟ اور ستم ظریفی تو دیکھئے کہ ایسے جاہل، بے شعور۔۔کافر کو امیر اہلسنت کا لقب۔۔۔ نو اسفاہ

الیاس قادری دین کی بیخ کنی میں مصروف ہیں نبی ﷺ کی اہانت ان کا مقصد ہے

حقیقت یہ ہے کہ الیاس قادری انتہائی درجے کا گستاخ ہے یہ شخص اسلام کا نام لیکر دن رات اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہے اس شخص کی بدنصیبی کا اندازہ تو اس سے لگائیں کہ محض اپنی جھوٹی شہرت کو پروان چڑھانے کیلئے یہ شخص نبی کریم ﷺ کی توہین و تحقیر سے بھی باز نہیں آتا۔۔ ملاحظہ ہو:

"الیاس عطار کا مقصد دین کی سربلندی کبھی نہ رہا وہ دین کو مسخ کرنے کیلئے سرگرم رہے اور ہیں۔ کوئی قائد اعلیٰ مقام حاصل کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا جس کیلئے وہ مختلف قسم کے ہتھکنڈے اختیار کرتا ہے۔ مقام عظمت حاصل کرنے کیلئے الیاس نے جو ہتھکنڈے اختیار کیئے ان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین و تحقیر اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت کے مرتبہ کی بیخ کنی سے بھی گریز نہ کیا"۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۴: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس عطار گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے

چونکہ الیاس قادری صاحب کا اصل مقصد دین کی اشاعت نہ کبھی تھا نہ کبھی ہے بلکہ اس تحریف سے واحد مقصد قوم کو گمراہ کرنا اپنے یہود و نصاری آقاؤں کو خوش کر کے ان سے پیسہ بٹورنا ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کیلئے یہ شخص گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے اس کی ایک واضح مثال کچھ عرصہ پہلے ٹی وی کی حرمت اور اب اچانک حلت ہے۔۔ چنانچہ انہی کرتوتوں کی بناء پر اس کتاب کے ص ۵۷ پر الیاس صاحب کیلئے یہ عنوان قائم کیا گیا کہ:

''الیاس عطار کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا''

داڑھی کی توہین

جو شخص اپنی شہرت کیلئے نبی کریم ﷺ کی توہین سے گریز نہ کرے تو وہ کسی سنت کی کیا توقیر کرے گا اور جس شخص کا واحد مقصد ہی دین کی بیخ کنی کرنا ہو تو وہ اگر خلاف شریعت فتوے دے دے تو کوئی بعید نہیں خاص کر جب وہ نہ صرف بے علم جاہل ہو بلکہ بے شعور بھی ہو:

''غیر عالم الیاس عطار کا غلط فتوے جاری کرنا ان کا معمول بن چکا ہے۔ اس سے قبل بھی انہوں نے یہ فتوی جاری کیا تھا ''مرد ایک ماہ کیلئے داڑھی رکھ لیں اور عورتیں ایک ماہ کیلئے پردہ کرلیں''۔ اسی فتوے پر بہرائچ شریف سے فتوائے کفر جاری ہوا''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۸: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

دعوت اسلامی امن پسند......یا......؟

قارئین کرام آج لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اس جماعت کے کارکنان ہر جگہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں کی صدا لگاتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اوپر سے جتنے میٹھے دکھائے دینے کی کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اندر سے کڑوے ہیں اس کے ثبوت انشاء اللہ ہم کسی اور

ان تمام حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ''دعوت اسلامی'' درحقیقت ''دعوت غیر اسلامی جماعت'' ہے۔فی الحال فقیر نے اپنے مضمون کا پہلا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے انشاء اللہ فقیر اس مضمون کے مزید حصے بھی جلد پیش کرنے کی کوشش کریگا۔

(جاری ہے)

☆☆☆
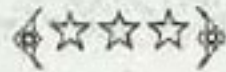
کیا انگوٹھے چومنا عشق نبوت ہے۔۔۔؟

ازافادات مولانا منیر اختر صاحب دامت برکاتھم العالیہ

بے عقل لوگوں کا عشق ہی بسا اوقات محبت اور عشق کو بدنام کردیتا ہے۔عقل کی معدومی کی وجہ سے وہ ایسے غیر مناسب اصول وقواعد بنا بیٹھے ہیں کہ پھر بہت سے اہل عشق بھی انکی نظر میں گستاخ معلوم ہونے لگتے ہیں۔

دیکھیے......ایک طرف رضا خانیوں کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انگوٹھے اس لیئے چومتے ہیں کہ اسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آجاتا ہے اور پھر یہ رضا خانی اس انگوٹھے چومنے کے عمل کو مستحب اور نامعلوم کیا کیا کہہ دیتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والے کو وہابی گستاخ اور بے ادب کہہ ڈالتے ہیں۔

سوچیے......کہ اگر کسی انگوٹھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف نور آجائے تو اسے چومنا مستحب ٹھہرتا ہے لیکن دوسری طرف جس جگہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اسے چومنا ان رضا خانیوں کے نزدیک بدعت قبیحہ (گندی بدعت) سمجھا جاتا ہے۔

(حرمت سجدہ تعظیمی، مصنف احمد رضا خان)

ذرا سوچیے......کیا یہ بے اصولی نہیں؟اور ایسا کر کے یہ گستاخ اور بے ادب نہیں ٹھہرتے۔

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے ☆ جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

لرزہ ہے طاری آج تک قصرِ وہاب پر ☆ دیوبندیت پہ ایسا تماچہ رضا کا ہے

خوشی یہ تھی کہ بچ کے آگئی طوفان سے کشتی ☆ ستم یہ ہے کہ ٹکڑے ہوگئی ٹکرا کے ساحل سے

"اب تو جاگ مسلماں" کی چھٹی قسط

تصویر اور Q.Tv کے جواز اور دعوتِ اسلامی کی تائید و اعانت پر

ابلیس کا رقص

وار اس قدر شدید کہ دشمن ہی کر سکے ☆ پیچھے اس کے چہرہ مگر آشنا کا تھا

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری جانشین مفتی اعظم ہند سے مذکورہ موضوعات پر کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات اور انجمن کے مشاہدات پر مبنی، حفاظت ایمان اور اخلاق حسنہ پر اصلاحی کتاب

نئی آب و تاب، نئے انکشاف اور اضافات کے ساتھ
تیسرا ایڈیشن

ناشر :- انجمن تحفظ ایمان، ۵۳۸/۸، اعجاز نگر پوسٹ RKU پرانا شہر بریلی شریف یوپی۔ 243006
E.Mail:-anjumantahaffuzeiman@gmail.com

Visit:-http://anjumantahaffuzeiman.blogspot.com

باراول جمادی الآخر ۔ ۱۴۳۰ھ مطابق جون ۲۰۰۹ء

باردوم ۔ ۱۴۳۰ھ مطابق اکتوبر ۲۰۰۹ء

بارسوم ۔ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق فروری ۲۰۰۹ء

Rs. 80
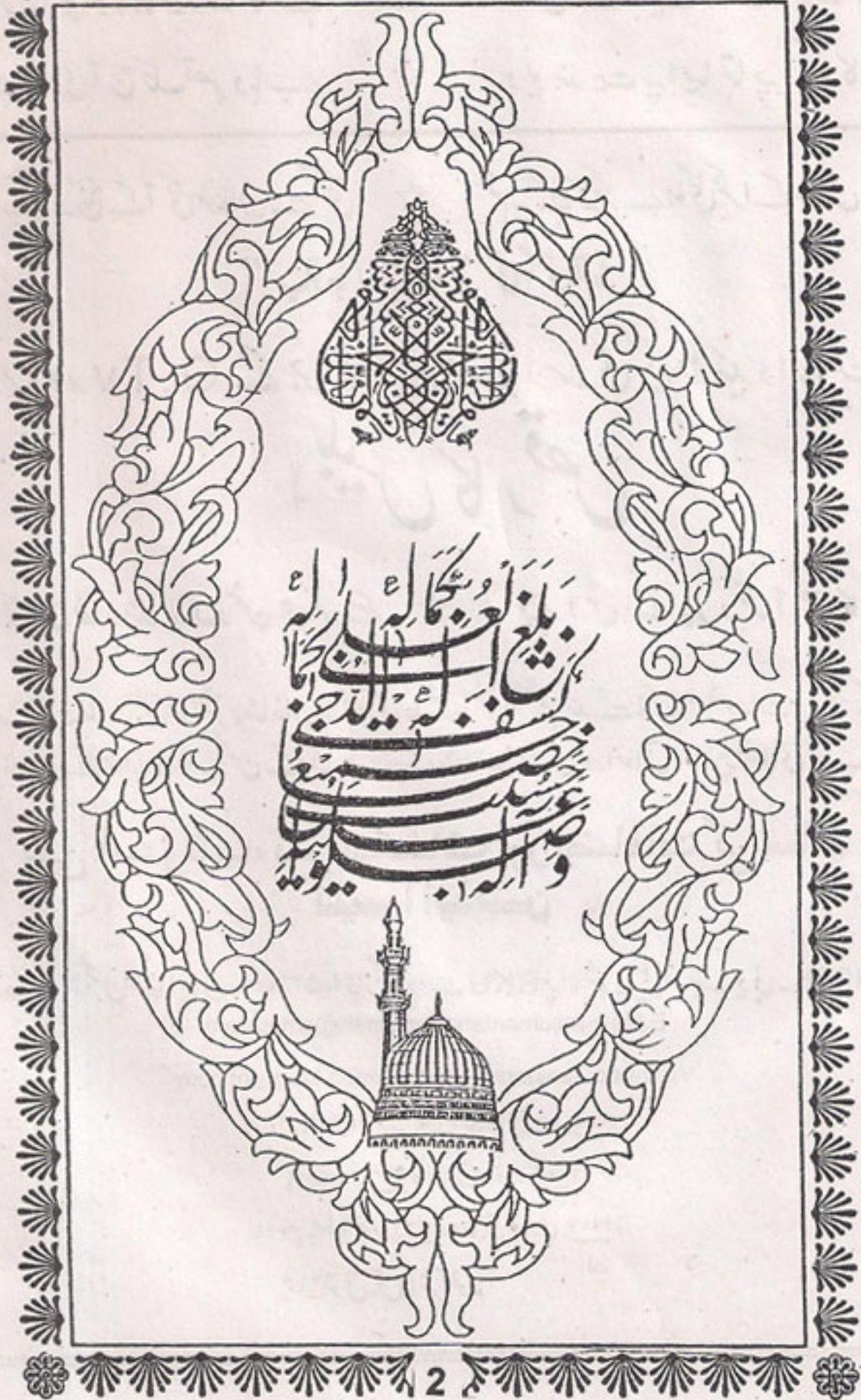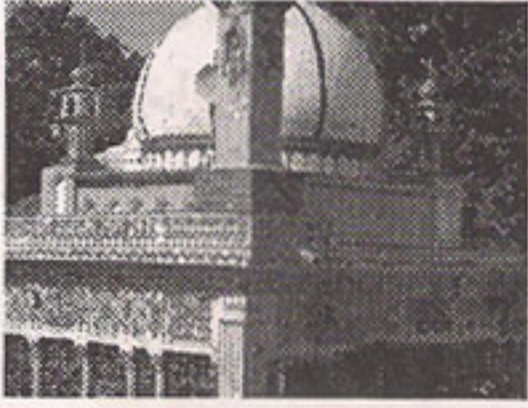
فخر انتساب

حضرت سلطان العارفین، شیخ شاہی روشن ضمیر خواجہ سید حسن رسن تاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمنی بدایونی

حضرت شاہ ولایت سید بدرالدین ابوبکر موئے تاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمنی بدایونی

غم نہیں جو لاکھ طوفانوں سے ٹکرانا پڑے
میں وہ کشتی ہوں کہ جس کشتی کا ساحل آپ ہیں

مدینۃ الاولیا بدایوں شریف کے آفتاب و مہتاب کے کرم بے حساب اور رہنمائی سے ''انجمن تحفظ ایمان'' کا گوشہ گوشہ معطر ہے اور فتنوں کی سرکوبی میں اہم رول ادا کرتے ہوئے کامیابی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔

دب کے چلتا نہیں کمزور تیرا سرکش سے
جھک کے ملتا نہیں فرعون سے بندہ تیرا

گدائے بارگاہ عالیہ

انجمن تحفظ ایمان

اہل بیت اطہار اور آل رسول کی محبت خاتمہ بالایمان کی ضمانت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی.

ترجمہ: آپ فرمادیجئے ''میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت'' اس آیت کریمہ پر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت فرمایا:- یارسول اللہ ﷺ! آپ کے قرابت دار کون کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے اہل بیت اور میری آل''

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق اور احسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سارا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:-

یارسول اللہ ﷺ! آپ کی بدولت ہمیں ہدایت نصیب ہوئی، ہمنے گمراہی سے نجات پائی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائے ہیں، قبول فرما کر عزت افزائی کی جائے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرمادئے۔ معلوم ہوا کہ مال یا دنیا کی کوئی شئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ نہیں ہوسکتی۔ اگر امت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کا شکرانہ پیش کرنا چاہے تو صرف اور صرف مدنی تاجدار کے اہل قرابت سے محبت ومودت سے اپنے دل کو معطر کرلے جو یقینی طور سے خاتمہ بالایمان کی ضامن ہے۔

دور حاضر کے پیر اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے مریدوں کے مال کو مال غنیمت نہ سمجھیں اور اپنے مریدین پر بوجھ نہ بنیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۱۔ جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا اس نے شہادت کی موت پائی۔

۲۔ سن لو! اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

۳۔ جان لو! وہ تائب ہو کر فوت ہوا۔

۴۔ جان لو! وہ مسلک اہل سنت والجماعت پر فوت ہوا۔

اس کے بر خلاف

۱۔ خوب ذہن نشین کرلو! جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغض پر مرا وہ کافر مرا۔

۲۔خبردار! جو شخص آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی پر مراوہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اللہ کی رحمت سے ناامید"۔ مزید فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ! میرے اہل بیت تم لوگوں کے لئے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کے مانند ہیں۔ جو شخص کشتی میں سوار ہوا نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا۔ اعلیٰحضرت نے آل رسول سے دشمنی رکھنے والے کے متعلق فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

فاسق سید کی تعظیم

اہل سادات کی تعظیم نسبت کی بنا پر ہے۔ جب تک کفر صادر نہ ہو فاسق سید کی بھی تعظیم واجب ہے۔ نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسق آل رسول کو نافرمان اولاد فرمایا ہے اور نافرمان اولاد بھی نسب سے وابستہ رہتی ہے۔

کیا غیر سید سید ہو سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص اپنے متعلق کسی اور کا بیٹا کہے اور وہ جانتا ہو کہ اس کا بیٹا نہیں تو اس نے کفر کیا۔ (مسلم شریف)

جو سید نہیں، اور پٹھان یا انصاری یا شیخ بن جاتے ہیں وہ اس سے باز رہیں ورنہ گرفت بڑی سخت ہے، معاملہ کفر تک پہونچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اہل بیت کرام اور آل رسول سے سچی محبت اور ان کا احترام وادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (اجر رسالت)

محترم ومکرم سادات کرام! یہ انجمن دست بستہ آپ کے حضور یہ عرض کرتی ہے کہ کسی بھی شکل میں QTv اور دیگر چینلوں پر آپ کی موجودگی اور دعوت اسلامی یا دیگر تباہ کن جماعتوں میں آپ کی شمولیت آپکے شایان شان نہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ اور اپنے نانا جان کا حکم مان کر ان تباہ کن تحریکوں سے فوراً علیحدگی اختیار کرلیں۔ رازق مطلق روزی کے دیگر بہتر ذرائع عطا فرمائے گا، یہ یقین کامل ہے۔

یاالٰہی بحق بنی فاطمہ ☆ کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
گر دعوتم رد کنی ور قبول ☆ من ودست دامان آل رسول

بدمذہبوں سے قطع تعلق کے متعلق

پیرانِ پیر دستگیر سرکار غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم

لایکاثر اهل البدع ولا یرانیهم ولا یسلم علیهم ولا یهنیهم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی علیهم اذا ماتوا ولا یترحم علیهم اذا ذکروا بل یبا ینهم و یعادیهم فی الله عزوجل معتقدا ببطلان مذهب اهل البدعة وقال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قلبه واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالیٰ ان یغفر ذنوبه وان قل عمله واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا آخر ام

بدمذہبوں کے پاس جاکر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے قریب نہ جائے ان پر سلام نہ کرے عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے۔ مرجائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لیے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہوجائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے گناہ بخشدے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ پکڑلو۔

(فتاوی الحرمین مترجم صفحہ ۱۰)

فہرست مضامین

کتابیں یہاں دستیاب ہیں

درنعت اکرم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مجدد اعظم امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
''نہیں'' سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا ہی سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تونے اسلام دیا تونے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

استغاثہ بحضور حبیب اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

''محمد مصطفےٰ'' ہیں آپ وہ تخلیق لا ثانی
مجسم خلقِ ایمانی سراپا نور یزدانی

کہاں موسیٰ کی خواہش پر ندا تھی لنترانی کی
کہاں خود لے گئے جبریل پے دیدار ربانی

''شب اسرا'' تھے محو دید واں بھی تم نہیں بھولے
گنہگارانِ امت پہ تمہاری لطف سامانی

جو تیری پیروی چھوڑی ہوئے مغلوب دنیا میں
تیر دامن تھا ہاتھوں میں تو کی ہم نے جہانبانی

شب ِ معراج دیدارِ الٰہی اپنی نظروں سے
محبّ، محبوب اور راز و نیازوبزم نورانی

قمر شق ہوگیا، سورج بھی پلٹا اک اشارے پر
بہے انگشت سے چشمے ہوئی عالم کو حیرانی

ہم اپنی حالتِ نا گفتہ بہ پہ رو تو لیتے ہیں
مگر ہوتی نہیں عصیاں پہ اپنے کچھ پشیمانی

تیری تعظیم دل میں تھی، تو سائے رحمتوں کے تھے
تیری تعظیم چھوڑی آگیا وہ قہر ربانی

ادھر دشمن، ادھر خوف فریب دوستاں بھی ہے
بظاہر ذکر تیرا اور دلوں میں بغض شیطانی

سروں پہ سبز پگڑی اور لبوں پہ ذکر سنت ہے
مگر منشور دیوبندی طریقہ کار نجدانی

لوٹتی پھرتی تھیں اب تک رہزنوں کی ٹولیاں
اب تو Q.T.V. ہے گھر گھر، رنگ رنگ شیطانی

کتابوں میں ہے بس باقی "کبھی ہم قطب عالم تھے"
تیری سنت جو چھوڑی ہو گئے دنیا میں بے معنی

خبر امت کی لو اب تو کہ ایماں پر بھی بن آئی
کہ حد سے بڑھ گئی دشمن کی آقا فتنہ سامانی

روز محشر ہوں شفیع، انجینئر کے یا نبی
طفیل پیر و مرشد اور سعید و شاہ سلطانی

از: انجینئر حسن سعید

انجمن تحفظ ایمان

سرپرست ــــ حضرت سید شاہ محمد امین میاں صاحب، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف، پروفیسر: علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ

صدر ــــ حضرت علامہ مفتی سید کفیل احمد ہاشمی صاحب: مرکزی دار الافتاء جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف

سکریٹری ــــ انجنیئر حسن سعید خاں

اغراض و مقاصد

(۱) ملتِ اسلامیہ کو عالمِ غفلت سے عالمِ بیداری میں لانے کی کوشش کرنا۔

(۲) علمِ دنیا کے ساتھ علمِ دین حاصل کرنے کی اہمیت سے روشناس کرانا، علم کی رغبت پیدا کرنا اور بنیادی، دینی و انگریزی تعلیم کی مفت فراہمی کے لئے "عربی انگلش اسکول" قائم کرنا۔

(۳) علم کے ساتھ عمل کی ترغیب دینا، نماز اور دیگر فرائض سکھانا ان کا پابند بنانا۔

(۴) محبتِ رسول اور اسوۂ رسالت کے تحت اخلاقِ حسنہ اور فلاحِ ملت کے مختلف گوشوں سے اور روحِ ایمان سے روشناس کرانا۔

(۵) ایمان کی اہمیت اور اسکو درپیش خطرات سے آگاہ کرنا اور اسکی حفاظت کی جانب متوجہ کرنا

(۶) اسلام اور مسلمانوں پر اثر انداز ہونے والے حالات پر نگاہ کرنا، ان سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اور ان کے تدارک کی کوشش کرنا۔

(۷) اسلامی عدالت کے قیام کے تحت علمائے کرام کی سربراہی میں "دار الفیصلہ" قائم کرنا جس سے مسلمانوں کو نکاح و طلاق وغیرہ جیسے عام مسائل پر نہایت کم خرچ میں فیصلے فراہم کئے جاسکیں۔

محترم سرپرست کے تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ فقیر برکاتی نے انجمن تحفظ ایمان کے اغراض و مقاصد کا بغور مطالعہ کیا۔ میں ان سے متفق ہوں اور اسکی ہر طرح سے اعانت کے لئے تیار ہوں۔

برادر طریقت انجینئر حسن سعید خان صاحب کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں کہ انہوں نے اس بار عظیم کو اٹھانے کا عزم کیا ہے۔

برادرم سید کفیل احمد ہاشمی صاحب کے زیر نگرانی انجمن ہذا دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے ایسی امید کامل ہے۔

آپ تمام حضرات سے خصوصاً علمائے کرام سے درخواست ہے کہ اس انجمن سے ہر طرح کا تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں فرماتا۔ وما علینا الا البلاغ

حسن جمع امنہ

۲۷۔ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں قادری
۱۲۔ مئی ۲۰۰۱ء سجادہ نشین۔ درگاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

تقریظ — حضرت علامہ مفتی سید کفیل احمد ہاشمی، مرکزی دار الافتاء، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب جو بنام ،،ابلیس کا رقص،، ہے کو جستہ جستہ عدیم الفرصت ہونے کے سبب دیکھا مجموعہ ان کے اصلاحی پہلو بے شمار نظر آئے۔ خوبی، میں سماجی طور پر انمول اور بیش قیمتی معلوم ہوئی۔ حق تو حق ہی ہے جو ہمیشہ سر چڑھ کر بولے اسمیں کوئی کلام نہیں کہ حق کی ہی سربلندی رہی اور انشاء اللہ الرحمن رہیگی

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ زمانہ جیسے، ٹی. وی، کے منفی اثرات قوم مسلم پر نمایاں طریقے سے نظر آ رہے ہیں، یہ بلا شبہ مسلمانان اہلسنت و جماعت کیلئے تباہی و بربادی اور عذاب الٰہی کا داعی ہے جس سے مسلمانوں کو بالخصوص دور رہنا لازم و ضروری ہے، اس کے مفسدات مضمر ہیں۔ کہ اسمیں جتنے بھی پروگرام ہوتے ہیں ان کو اگر عمیق نگاہ سے دیکھا جائے تو اسمیں شریعت اسلامیہ کی کھلی مخالفت نظر آئیگی۔ اسمیں ہونے والا کونسا ایسا پروگرام ہے جسکی شریعت اجازت دیگی، اس کے ذریعہ عریانیت و بے حیائی کے فروغ کو دعوت دے رہا ہے۔ جیسے عورتوں اور دوشیزاؤں کا بے حجاب آنا خوشگوار آواز میں نعتیں پڑھ کر غیر محرم کو سنانا۔ جبکہ عورت تو چھپانے کی چیز ہے ہی عورت کی آواز بھی عورت ہے (یعنی چھپانے کیلئے) اگر مان بھی لیا جائے کہ اسمیں مسائل و فضائل بیان کئے جاتے ہیں اور دینی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ مگر وہ کوئی علحدہ چینل نہیں ہے کہ ان کیلئے اور اسکے پروگرام اس آنے لگے اگر ہوتا جب بھی اجازت نہیں دی جاتی کیونکہ اسکی حرمت، تو وجہ تصویر ہے اور پھر اس کے ساتھ اور بھی بہت سے چینلس ہوتے ہیں جنھیں دیکھنا مطلقاً حرام ہے۔ جسے دیکھ کر ماؤں بہنوں کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکتی کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

تو گویا کہ اس چینل، قیو ٹی وی، کو جائز و درست سمجھنا امر غلط و باطل ہے

شہر بریلی شریف میں سوالات و جوابات کے پروگرام میں نبیرۂ اعلیٰحضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ النورانی سے سوال کیا گیا تو حضرت نے برجستہ فرمایا کہ ناجائز و گناہ ہے جیسے فقیر نے بھی خود سنا۔ لہٰذا اس کے جواز کی کوئی صورت نظر نہیں آتی

وہیں ایک صاحب نے دعوتِ اسلامی تحریک کے تعلق سے پوچھا کہ وہ جماعت کیسی ہے اس کے پروگرام میں شرکت کرنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس تحریک کے بہت سے طریقۂ کار ایسے ہیں جو اہلسنت کے خلاف ہیں مسلمان ان سے بچیں۔ تو ظاہر ہے جب ان میں منکرات موجود ہیں تب ہی تو بچنے کا حکم صادر فرما رہے ہیں پھر دعوتِ اسلامی والوں کے نزدیک وہ بھی حلال و جائز ہو گیا جس کے حرام و گناہ پر دلائل سے کتابیں مالامال ہیں، جیسا کہ اشاعت نے بیان کیا کہ مساجد میں، گلیوں، چوراہوں پر مشتمل سینما حال کے الیاس قادری کی ویڈیو، سی ڈی دکھائے اور ایسے جائز اور خدمت و ملت کی صحیح خدمت و تبلیغ جانتے ہیں، جیسے قانون شریعت نے حرام و ناجائز فرمایا وہ ایسے جائز مان رہے ہیں۔ تو بحکم فقہائے کرام وہ ضرور خارج از اسلام ہوئے کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا شرعاً کفر ہے۔ اس تحریک کا فریب رفتہ رفتہ عوام الناس کی عدالت میں آرہا ہے۔ مسلمان خود ان کی ان حرکات قبیحہ سے مطلع ہو کر متنفر ہو رہے ہیں۔ بانی سبب الحاج حسن سعید صاحب نے اپنی تصانیف کے ذریعہ ان کے نقاب پوش چہرے کو (جس میں عیاری، مکاری، دغابازی کے علاوہ اور کچھ نہیں) انجمن تحفظ ایمان کے بینر تلے ہمیشہ بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کو اس میدان میں خصوصی طور پر حضور رائد کامیابیاں ملیں، یہ اسکی شہادت ہیں تو مجھے اب دعوتِ اسلامی مسلک رضا سے ہے اور زوال کے بہت قریب ہے

اس کتاب میں جو چند معروضات ہیں ایسے علمائے کرام مفتیان عظام و ائمہ مساجد اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے مسلک محسوس نہ کریں بلکہ وہ ایسے پمفلٹ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرتے ہوئے فرائض منصبی کو انجام تک پہنچانے کی کوشش کریں

سید شفیق احمد غفرلہ

تقریظ — شہزادہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی بہاء المصطفیٰ القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

دعوت اسلامی کا بھی عجیب معاملہ ہے کہ ملک کے طول و عرض سے وقتاً فوقتاً اس کے خلاف آواز اٹھتی رہتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے

دعوت اسلامی کے امیر اعظم صاحب کو اپنا موقف صاف صاف تحریر کرا کر طبع کرا دینا چاہیے تاکہ دعوت اسلامی کے تعلق سے غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور اپنے لشکریوں کو آگاہ کر دیں کہ اپنی مجلسوں میں ایسی کوئی حرکت نہ ہو جو باعث بدنامی ہو مگر امیر اعظم صاحب کا یہ حال ہے کہ مجھ سے کچھ غیروں سے کچھ دربان سے کچھ۔

مولانا الیاس قادری صاحب امیر جماعت۔ مولوی طاہر القادری۔ ٹی وی سے متعلق جو کچھ مضمون میں جناب سید حسن الجنید صاحب نے اپنی کتاب مسمی ابلیس کا رقص میں جمع کیا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو یقیناً مسلمانوں کو اس سے پرہیز کا حکم دیا جائیگا۔

مگر یہ قاعدہ کلیہ پیش نظر رہے کہ جو چیزیں جائز و مباح ہیں منکرات کی شمولیت ان کو حرام و ناجائز نہیں کریں گی ہاں ان منکرات کو دور و دفع کیا جائیگا۔

مصلح قوم جناب سید حسن الجنید صاحب اصلاح معاشرہ کی تگ و دو میں ہمہ وقت سرگرداں ہیں دعا ہے مولیٰ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے اور دارین میں فلاح و صلاح سے نوازے آمین۔

دعاگو

بہاء المصطفیٰ القادری

جامعۃ الرضا۔ بریلی شریف

تقریظ --- حضرت علامہ مفتی محمد شمشاد حسین رضوی (ایم۔اے) صدر المدرسین شمس العلوم، بدایوں شریف

باسمہ تعالیٰ

ابلیس کا رقص۔ اصل میں مذہب اسماج، معاشرہ پر منفی اثرات ڈالنے والے مضامین و مقالات اور بیانات پر نقد و تبصرہ اور طنز پر مبنی ہے۔ دورِ حاضر میں سماجی اصلاح کے نام پر کچھ ایسے پروگرامس ترتیب دیے جا رہے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، بلکہ اسلام مخالف ہیں۔

(۱) کیبو ٹی وی کا پروگرام

(۲) دعوتِ اسلامی کے مدنی چینل۔

یہ دونوں پروگرامس کسی صالح جذبات پر مبنی نہیں۔ ٹی وی پر کوئی بھی پروگرام پیش کرنا جاندار کی تصویروں کی نمائش ہے اور تصویر سازی کے عمل کو فروغ دینا ہے۔ اسی طرح تحریک دعوتِ اسلامی بھی علماء خانقاہ مخالف تحریک ہے اس سے سنیت کمزور ہو رہی ہے اور صلح کلیت کو فروغ مل رہا ہے لہٰذا کیبو ٹی وی کا دیکھنا اور تحریک دعوتِ اسلامی میں شمولیت جائز نہیں۔ جو علما و مذکورہ پروگرامس کی تائید کر رہے ہیں وہ غیر محتاط ہیں ان کے اس غیر محتاط رویہ پر ابلیس رقص نہیں کرے گا تو کیا ماتم کرے گا؟

—— مذکورہ دونوں پروگرامس کے متعلق سے حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کا جو موقف ہے۔ اسے ملک کے گوشہ گوشہ میں پہونچایا جاتا تاکہ عوام و خواص اسے اپنا کر خود بھی اصلاح کریں اور دوسروں کو بھی اصلاح قبول کرنے کی ترغیب دیں۔ جناب حسن سعید صاحب اختر نے اسے ملک کے دوسرے علاقوں میں پہونچانے کی کوشش کی ہے یہ ایک اچھی پیش رفت ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس پیش رفت کو قبول فرمائے —— یہ کتاب نہایت ہی سلیس اور آسان اردو میں لکھی گئی ہے —— اگر ہندی زبان میں بھی لکھی جائے تو بہتر ہوگا —— محمد شمشاد حسین رضوی —۰۹/۲/۵

JAMIATUL KHAZRA MARWAN, MUZAFFARPUR BIHAR-843113

Ref. No. .... Date ....

۷۸۶ — ۹۲

کتاب "ابلیس کا رقص" بالاستیعاب دیکھنے کی فرصت اور فراغ بالی کم میسر ہو سکی لیکن
جستہ جستہ - مگر خادم افتاء ہونے کی وجہ سے اس میں شامل فتاوے خود دلچسپی کا باعث ہیں،
فتاوے کی روشنی میں جن حضرات کا تعاقب کیا گیا ہے وہ بلا شبہ لائق مواخذہ ہیں وہ مولف کو
ایک رنجیدہ سمجھ کر نظر انداز کر سکتے ہیں مگر مقتدیان کرام کے نافذ کردہ شرعی احکام سے انہیں مفر نہیں۔
مولیٰ تعالیٰ انہیں احتساب نفس اور اپنے قابل گرفت قول و فعل سے رجوع کی توفیق ارزانی فرمائے۔
آمین —

جو لوگ اسے کفر کی مشین گن یا تکفیری دیوان سمجھ رہے ہیں وہ بنظر انصاف فرصت میں دوبارہ مطالعہ
کی زحمت فرمائیں اور کفری جملوں کی نشاندہی فرمادیں تاکہ ہماری تصحیح ہو سکے — ورنہ آنکھ بند کر کے حکم کفر کا ذکر
کرتا ہے ہو تو اسکی حیثیت یا حیرت عینی دیکھا جا سکتا، ان الحکم الا للہ ۔

محمد مطیع الرحمٰن رضوی
خادم رضا دار العلوم منظر اسلام،
نزد [illegible]، بریلی شریف
۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق [illegible]

انجینیر حسن سعید خاں
سیکریٹری انجمن تحفظ ایمان پر فتوئے کفر

آخر اپنوں نے ایک اور وار کر ہی دیا

قاضی عبدالرحیم صاحب چیف مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف اور الیاس عطار دوستی کا شاخسانہ

پانچ سال قبل یہ سانحہ ۲۰۰۴ء اس طرح رونما ہوا کہ الیاس کی پانچ خصوصی ہدایات (ص 41) پر قاضی صاحب نے فتوئے کفر صادر کیا تھا (ص 42)۔ اس فتوئی سے بوکھلا کر الیاس نے قاضی صاحب کو اپنی معروف کذب بیانی اور دام تزویر میں پھانس کر انجینیر صاحب کے خلاف فتوئے کفر جاری کروا دیا تھا۔ قاضی صاحب کا یہ فتوئی بے بنیاد اور غیر درست تھا اسلئے حضرت مفتی ازہری میاں صاحب قبلہ نے اسکی تصدیق سے انکار فرما دیا تھا۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل تین عدد ممتاز مفتیان کرام نے بھی اسکا رد فرماتے ہوئے انجینیر صاحب کو ''اطلاق کفر'' سے بری فرما دیا تھا۔

(۱) حضرت مفتی محمد ایوب خاں صاحب جامعہ نعیمیہ مراد آباد (۲) حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی صاحب بہار شریف

(۳) حضرت مفتی محمد شمشاد حسین رضوی صاحب بدایوں شریف

قاضی عبدالرحیم صاحب کے ظلم اور اس سانحہ کی تفصیل ایک اشتہار میں اسی وقت عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر خواص وعوام کے سامنے پیش کر دی گئی تھی۔ یہ تنازعہ گو کہ ختم ہو چکا تھا لیکن ۲۰۱۰ء میں ''ابلیس کا رقص'' کی اشاعت اور اسکی مقبولیت سے الیاس عطار پھر بوکھلا گئے اور ایک بار پھر قاضی صاحب کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوئے۔ قاضی صاحب نے الیاس دوستی نبھاتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں انجینیر صاحب کے خلاف اپنا سابقہ ''فتوئے کفر'' اس مخصوص اضافہ کے ساتھ دوبارہ جاری کر دیا: ''انجینیر صاحب کی چھپوائی ہوئی کتاب یا پرچہ پڑھنا یا تقریر سننا وغیرہ شرعاً جائز نہیں۔

فتوئی میں اس اضافہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکی تجدید صرف ''ابلیس کا رقص'' کی مقبولیت کم کرنے اور عوام کو اسے پڑھنے سے روکنے کے لئے کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ کتاب خالصاً مسلمانوں کو ایمان کے لٹیروں کی شناخت اور انکے فریب سے آگاہ کرنے کے لئے ہے۔ ایسی صورت میں اس معتبر کتاب پر کیا قاضی صاحب کا وار ایمان برباد کرنے والوں کی معاونت کا آئینہ دار نہیں؟

حق کا سورج زیادہ دیر تک گہن میں نہیں رہتا۔ الیاس مسلک کی تخریب کاری میں بیس سال سے سر دھن رہے ہیں۔ مسلک کی کالی بھیڑوں کی پشت پناہی کے سبب انکو کامیابی بھی ملی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بے نقاب کر کے مسلمانوں پر اسکا فریب کھول دیا۔ ''ابلیس کا رقص'' ایک طوفان بنکر مسلک کے دوشمنوں پر چھا رہی ہے اور عطاری بوکھلاہٹ میں اراکین انجمن اور کتاب ہدیہ کرنے والوں کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ عطاری بتائیں انکی یہ نازیبا حرکتیں اسکی سنت ہے یہ کتاب اخلاص اور حقائق پر مبنی ہے اور جملہ مفاسد ثبوت و دلائل کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پبلیسٹی کے بغیر ملک کوشے گوشے میں اور بیرونی ممالک تک پہنچ چکی ہے۔ اور صرف چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں تیسرا ایڈیشن آپکے ہاتھوں میں ہے۔

قاضی عبدالرحیم صاحب اور الیاس اینڈ کمپنی اور انکا گروہ اس طوفان کو انشاء اللہ کبھی نہ روک سکیگا اور فتنے بالآخر دم توڑ دینگے اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ وطفیل میں محترم قاضی عبدالرحیم صاحب اور انکے نائبین کو ہدایت فرمایا۔ آمین

یہ ذہن میں رکھئے

"ابلیس کا رقص" کسی عالم دین کی تصنیف نہیں ہے۔ انجمن کے زیر اہتمام مرتب کی گئی ہے۔ انجمن اپنی اشاعات عوام کیلئے عوامی بول چال میں تحریر کرتی ہے اسلئے صاحب علم حضرات اسکے معیار تحریر کو نہ دیکھیں اس کے موضوعات اور پیغامات پر غور فرمائیں۔

Q.TV اور دعوت اسلامی کی اسلام اور مسلم مخالف سرگرمیوں کے بارے میں اُن کے ذمہ داران کو خطوط کے ذریعہ مطلع کیا گیا اور اصلاح کی درخواست کی گئی لیکن انھوں نے سنی اَن سنی کر دی اور اپنی روش پر قائم رہے۔ اُن کی خاموشی نے اُن کے تباہ کن عزائم کا پردہ فاش کر دیا جو اس کتاب کا پیش خیمہ بنے۔

بچہ جب شرارت کرتا ہے تو معمولی سزا اور تنبیہ دے کر اس کو نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔ جب وہ دانستہ طور پر اپنی شرارتوں میں حد سے باہر نکل جاتا ہے تو اس کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ ایمان شکن نام نہاد اسلامی چینلوں اور اسلامی تحریکوں کا معاملہ بالکل اسی طرح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انجمن نے سخت لہجہ اختیار کیا ہے کیونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے اور بے علم و بے خبر امت مسلمہ کفر و حرام کے سمندر میں غوطے لگا رہی ہے اس لئے ایمان کو درپیش خطرات سے آگاہ کرنا اور کارہائے حرام سے انکو بچانے کی کوشش کرنا انجمن کا اولین فرض ہے۔

جہاں تک چینلس اور تحریکوں کے ذمہ داران اور ان کو جائز قرار دینے والے علما کا تعلق ہے وہ قصداً مسلک اہل سنت و جماعت کے نشیمن کو اجاڑنے میں مصروف ہیں اس لئے اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی تنقید پر کان دھریں گے اور کوئی مشورہ قبول کریں گے۔ جو سو رہا ہو اس کو جگایا جاسکتا ہے لیکن جو بن کر سو رہا ہو وہ ٹھوکروں سے بھی نہیں جاگتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا اعتاب بہت موزوں ہے۔

مسلک میں تخریب کاری کرنے والی ایسی تمام چینلوں، تحریکوں کے خلاف علم احتجاج بلند کرنا انجمن کے اغراض و مقاصد میں سرفہرست ہے اور انجمن اُن کے ذمہ داران کے تئیں ادب و احترام کا کوئی خانہ خالی نہیں رکھتی۔ **ورنہ میخانہ کے آداب تو آتے ہیں ہمیں**

انجمن تحفظ ایمان دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اور فوٹو، ٹی وی، مووی کے جواز کنندگان سے یہ عرض کرنا چاہتی ہے کہ انھوں نے اپنے لئے اگر جہنم کا راستہ چن لیا ہے تو یہ اُن کی مرضی لیکن خدا کے واسطے اپنے پیارے نبی حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے علم و بے شعور اُمت کو تو فریب دے کر اس راستہ پر نہ لے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں تمام غیر دور اندیش علماء کرام اور تمام ذمہ داران چینلس اور تحریکوں کو ہدایت فرمائے اور قارئین کو حق و باطل میں امتیاز کرنے اور حق قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہو کر عوام اور متعلقین میں تحفظ ایمان کا احساس بیدار کرنے اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ضروری نوٹ:۔ صفحات کے نمبروں میں (م ص) سے مراد مشمولات کے صفحات ہیں

ابتدائیہ

برادران اسلام..........السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس کتابچہ کے سرورق پر نظر آنے والے موضوعات نے آپ لوگوں کو یقینی طور پر حیران اور پریشان کردیا ہوگا کہ کیا عجیب اعتراضات ہیں؟ جس چینل یا تحریک میں قرآن وحدیث کے درس دیئے جاتے ہوں، مفتی حضرات دینی معلومات فراہم کرتے ہوں، شرعی احکام بتاتے ہوں، اعراس بزرگان دین کے مواقع پر خاص پروگرام دیئے جاتے ہوں اور تقریباً تمام پروگراموں کو نعت خوانی سے سجایا جاتا ہو، اس چینل یا تحریک کے متعلق یہ سوال اٹھانا کہ "وہ اسلامک چینل یا تحریک ہے یا نہیں" مسلمانوں میں بے چینی پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔

پیارے بھائیو! اس سوال پر آپکی بے چینی بالکل بجا ہے لیکن جب علماء کرام کی جانب سے اس سوال کا جواب نفی میں دیا گیا ہو تو اس کی تحقیق ہی آپ کی بے چینی کا ازالہ کرسکتی ہے۔

اگر مسلمان اسلام کے اس بنیادی اصول کو جان لیں سمجھ لیں جو اسلام کی روح اور مسلمانوں کی رہنمائی کا مرکز ہے تو **Q.TV** اور تحریک دعوتِ اسلامی کی اصلیت کو سمجھ لینا مشکل نہیں یعنی اسلام میں کسی بھی قسم کی "ملاوٹ" کا تصور نہیں پایا جاتا وہ ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہے اور ہر قسم کی ملاوٹ کا رد کرتا ہے اور اس کو حرام قرار دیتا ہے۔ دنیاوی چیزوں میں ملاوٹ سے تو صرف گناہ ہی ہوتا ہے لیکن دینی باتوں میں ملاوٹ ایمان وآخرت خطرے میں ڈال دیتی ہے۔ مثال کے طور پر خوشبودار لذیذ شربت کو لے لیجئے کہ اسے پیشاب کا ایک قطرہ حرام کردیتا ہے۔ اسی طرح اجناس میں ملاوٹ کرنا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا بھی جائز نہیں۔ اس سے بڑی مثال قوالی کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مقربین کا ذکر ہوتا ہے صرف اس سبب سے حرام کردی گئی کہ اس پاک ومتبرک ذکر میں مزامیر (**Musical Instrument**) شامل کرلئے گئے جن کی حرمت نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ نے "مزامیر حرام است" فرما کر ان کی حرمت بیان فرمادی۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ لوگ نیک کام نہیں چھوڑیں گے تو وہ نیک کاموں میں داخل ہوکر ناجائز چیزیں شامل کردیتا ہے"۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں **Q.TV** اور دعوتِ اسلامی کے پروگراموں کا جائزہ لیجئے تو اس کی حرمت کے متعلق مفتیان کرام کے جواب سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

Q.TV کے مذکورہ متبرک پروگرام موسیقی (**Music**)، بے پردہ عورتیں، بجی سجائی جوان لڑکیاں اور جوان لڑکوں کے ساتھ ان کے مخلوط پروگرام، داڑھی منڈے انگریزی لباس میں ملبوس ننگے سر جوتے پہنے ہوئے اینکرس (**Anchers**) اور فاسق قاری اور نعت خواں اور دیگر شرکاء شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اشتہار (**Ads**) میں اسی قسم کی حرام چیزوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ضرر رساں پروگرام پیش کرنے والے وہ بدعقیدہ لوگ ہیں جن کا ذکر حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب الازہری نے سوال نمبر۲ کے جواب میں کیا ہے۔ جن کے پروگرام یقینی طور پر ایمان کے لئے خطرہ ہیں۔ ان تمام چیزوں کا دور دور تک اسلام سے کوئی واسطہ نہیں پھر بھی **Q.TV** جیسے اسلامک چینل پر جاری ہیں۔

غور فرمائیے کہ جب مزامیر کے سبب قوالی حرام کردی گئی تو موسیقی (Music)، بے پردگی اور دیگر مذکورہ کارہائے حرام کا اختلاط کیوں کر Q.TV کے پروگراموں کو حرام نہ کریگا۔ جہاں ایسے پروگرام دیکھنا حرام ہیں وہاں ایسے پروگرام دکھانا اشد حرام ہے کہ ان سے کفرو حرام کی تبلیغ وترغیب سے مسلمان گناہوں کے مرتکب تو ہوتے ہی ہیں ان کا ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کیوں تاج الشریعہ نے فوٹو، ٹی.وی. اور خاص کر Q.TV کے متبرک پروگرام دیکھنا حرام قرار دیا ہے؟ ۳۱ر جولائی ۲۰۰۸ء کو آزاد انٹر کالج بریلی شریف میں منعقد سوال و جواب کے محفل میں حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب مدظلہ العالی نے واضح طور پر ان موضوعات کے علاوہ ''میوزک کی حرمت، طریقت شریعت سے الگ نہیں اور فتنۂ دعوتِ اسلامی'' پر واضح جواب عطا فرمائے جن کی بنیاد پر یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے۔ اس پر حضرت علامہ مفتی سید کفیل احمد ہاشمی صاحب مدظلہ العالی، حضرت علامہ مفتی بہاء المصطفیٰ قادری صاحب اور حضرت علامہ مفتی محمد شمشاد حسین صاحب نے نظر ثانی فرما کر اس کتاب کو لاثانی بنا دیا ہے۔ انجمن ان محترم حضرات کی مشکور ہے۔

اس کتاب میں تحریر کردہ حقائق اور شرعی احکام پر شکوک وشبہات کا تأثر نہ دیا جا سکے مشمولات میں اصل ثبوت وفتاویٰ کی فوٹو کاپی پیش کئے گئے ہیں۔ QTv اور دعوتِ اسلامی کے پروگرامس ان کی سی۔ ڈی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

''انجمن تحفظ ایمان'' کئی برسوں سے کتابچوں کے ذریعہ اسکولی بچوں کو دینی معلومات فراہم کر رہی ہے اور اس انجمن نے مفتیان کرام کے فتوؤں کی روشنی میں دعوتِ اسلامی کی مسلک مخالف سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ فوٹو گرافی، ٹی.وی. اور Q.TV کے متعلق اسلام کے احکام بچوں تک پہنچانا ان کی رہنمائی کے لئے بہت ضروری ہے جس سے ٹیچرس، طلباء اور ان کے متعلقین فوٹو، ٹی.وی اور دیگر مذکورہ فتنوں کی تباہ کاریوں سے آشنا ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

Q.TV کے علاوہ TV کے سیریل اور فلمیں ہندو مذہب کا پرچار کرتے ہیں جن سے مسلمان بچے متاثر ہو رہے ہیں۔ دو مسلمان بچے ایک دوکان پر پہنچے تو وہاں لگے ہوئے ہنومان کے فوٹو کو دیکھ کر انھوں نے ہاتھ جوڑے اور ''جے ہنومان'' کہا۔ اس کے علاوہ عید کی خوشی میں ایک نوجوان لڑکی نے جامع مسجد دہلی کے صحن میں باقاعدہ ناچنا شروع کر دیا (فوٹوس 28) یہ TV کی ہی تو کرشمہ سازیاں ہیں لیکن مسلمان اس سے بے نیاز نظر آتے ہیں۔ ایمان جائے تو جائے گھر سے TV نہ جائے۔

انجمن اسکولی بچوں کے لئے اپنی کتابیں ہندی زبان میں شائع کرنے پر مجبور ہے کہ دورِ حاضر کی نسل اپنی زبان سے محروم ہو چکی ہے اس کو کون سمجھائے کہ جس قوم کی زبان ختم ہو جاتی ہے وہ قوم مٹ جاتی ہے۔ قومِ مسلم مردہ تو ہو ہی چکی ہے اگر زندہ قوم مسلم دیکھنا چاہتے ہو تو ان مسلمانوں کے انداز زندگی پر نظر ڈالو جن مسلمانوں نے دنیا فتح کی تھی اور 500 سال یوروپ پر حاکمیت قائم رہی تھی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں مسلمانوں کو علم دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فوٹو، ویڈیو گرافی، TV، Q.TV اور دعوتِ اسلامی جیسی دعوتوں سے اور دیگر تمام گناہوں سے بچنے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں مبتلا فرما دے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوٹ:- اصل ثبوت وفتاوئی اور پاک وہند سے دستیاب الیاس قادری کے بے شمار مریدین کے منحرف ہو جانے کے متعلق خطوط وغیرہ انجمن سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

انجمن تحفظ ایمان

Q.TV, TV اور ڈاکٹر طاہر القادری وغیرہ کے متعلق تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب جانشینِ مفتیٔ اعظم ہند مدظلہ العالی سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات بتاریخ ۳۱؍جولائی ۲۰۰۸ء

بمقام آزاد انٹر کالج بریلی شریف

سوال نمبر ۱۔ دینی معلومات کے لئے ٹی.وی. پر دینی پروگرام دیکھنا کیسا ہے؟

الجواب۔ شرع مطہرہ میں جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا مطلقاً ناجائز ہے اور اس سلسلے میں احادیث تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور شرع نے جاندار کی تصویر کھینچنے اور کھنچوانے کو ناجائز فرمایا۔ حدیث پاک میں ہے...... ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم میں اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ عذاب اُن لوگوں پر ہوگا جو جانداروں کی تصویریں کھینچتے ہیں اور کھنچواتے ہیں اور بنواتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کے لئے دو اونچے گدّے خریدے جن پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کہیں سے تشریف لائے اور آپ نے گدّوں کو دیکھا تو گھر میں قدم شریف نہیں رکھے اور باہر ہی کھڑے رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اللہ ورسول کی بارگاہ میں رجوع لاتی ہوں اور میں توبہ کرتی ہوں کہ میں نے کیا گناہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ تصویریں کیسی ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ یہ تو گدے ہیں۔ میں نے آپ کے لئے خریدے ہیں کہ اس پر آپ تکیہ لگائیں اور ان پر جلوس فرمائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانداروں کی تصویر بنانے والوں پر کل قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ تصویر بنانے والوں سے کہا جائیگا...... ''تم نے یہ جاندار کی صورت بنائی ہے تو اس میں جان پھونکو، جان ڈالو اور وہ جان نہ ڈال سکیں گے''۔

یہاں سے پتہ لگا کہ جس طرح تصویر بنانا، بنوانا ناجائز ہے اسی طریقے سے تصویر دیکھنا اور تصویر کے دوسرے وجوہ استعمال ناجائز ہیں۔ حضرت امام یحییٰ رضی اللہ عنہ نے **فضل باری** میں یہ لکھا ہے ''اس حدیث میں جو حضرت عائشہ کو سنائی گئی اس میں جو وعید ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ وعید جس طرح تصویر بنانے والے پر ہے اُسی طرح جو تصویر بنوائے اور اُسے استعمال کرے اُس پر یہ وعید بدرجۂ اولیٰ ہے''۔

ٹی.وی.، ویڈیو اور مووی میں جو تصویریں بنائی جاتی ہیں وہ اُن میں دلچسپی رکھنے والوں اور دیکھنے والوں کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں اگر یہ نا دیکھیں اور ٹی.وی. ویڈیو کا استعمال نہ کریں تو ان تصویروں کو کوئی دو کوڑی کو نہیں پوچھے گا اور نہ کوئی اُن کو بنانے کی جرأت کرے گا یہ بنائی ہی جاتی ہیں ان تماش بینوں کے لئے جو تصویروں کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے عطایا القدیر فی حکم تصویر (اعلیٰ حضرت) پڑھئے

جو یہ کہا جاتا ہے کہ دینی پروگرام ٹی.وی. ویڈیو پر جائز ہے یہ محض شیطان کا ایک دھوکا ہے اور شیطان کا ایک حیلہ ہے کہ اس حیلے سے اُس نے لوگوں کو ایک حرام میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ایک خرابی شیطان نے یہ ڈالی کہ حرام کو پہلے لوگ حرام سمجھتے تھے اب جائز سمجھنے لگے ہیں۔

ٹی.وی.، ویڈیو وغیرہ سنیما سے مختلف نہیں ہیں پہلے سنیما مخصوص سنیما گھروں میں ہوتا تھا اور اب گھر گھر سنیما ہوگیا ہے اور گھر گھر ٹی.وی.، ویڈیو کے ذریعہ تصویروں اور تماشوں کی نمائش ہو رہی ہے۔ مفتیٔ اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم ''خانۂ خدا'' نکلی تھی، اُس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا۔ اس بارے میں حضور مفتیٔ اعظم نے ارشاد فرمایا:- ''دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں''۔

اب جو لوگ اس قسم کا فتویٰ دے رہے ہیں کہ تصویر دیکھنا اور ہے اور تصویر بنانا اور ہے، بنانا حرام ہے اور دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت

مستحسن (خوب بہتر) ہے۔ اُن کے قول اور اُن کے فتوے میں تناقض (ایک دوسرے کی ضد) ہے اور اُن کا یہ فتویٰ صراحتاً (کھلے طور پر) حضور سرورِ عالم ﷺ کے ارشادات کے متصادم ٹکرانے والا) ہے اور یہ کھلے طور پر دین کو تماشہ بنانا ہے۔ اس کی اجازت نہ اعلیٰ حضرت نے دی اور نہ مفتی اعظم نے دی اور ہماری شرع میں اس کی ہر گز اجازت نہیں۔

سوال نمبر ۱ کا حاشیہ :-

اسلام نے جہاں اپنے ماننے والوں پر سخت قوانین نافذ کئے ہیں وہاں ہی ان کے لئے سہولیات بھی عطا فرمائی ہیں۔ فوٹو کے متعلق سخت ترین قانون آپ نے پڑھا لیکن دنیا کی روش سے پریشان مسلمانوں کے لئے فوٹو کی مشکل آسان بھی کر دی :- ''حضرت مفتی محمد اعظم صاحب صدر المدرسین مظہر اسلام بریلی شریف نے فوٹو کھنچوانے کے بارے میں فرمایا..... ''دنیاوی ضرورتوں کے لئے اگر فوٹو کھنچوانا ناگزیر ہو تو کھچوا لے لیکن گناہ سمجھ کر اور توبہ بھی کر لے'' **(م ص: 1)**۔ مسلمان جس طرح دیگر ناجائز کام کرتے رہتے ہیں مجبوری کی حالت میں فوٹو بھی کھچوالیں کہ شرع کی حرام کردہ چیزوں کو جائز قرار دے دینا ممکن نہیں۔

کیا صرف دستی تصویر ناجائز ہے کیمرے کی تصویر نہیں؟ ڈاکٹر اسرار احمد (جماعت اسلامی) کہتے ہیں ''تصویر کا حرام ہونا صرف ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر کے لئے ہے اس وقت کیمرہ ایجاد نہ ہوا تھا بعد میں ایجاد ہوا اس لئے کیمرے کا فوٹو ناجائز نہیں۔

کیا فوٹو کو عکس کا نام دے کر جائز کر دینا درست ہے؟

مفتی مطیع الرحمٰن مضطر اور کچھ دیگر مفتیان کرام نے ویڈیو ٹی.وی کے فوٹو کو عکس کا نام دے کر اس کو جائز کر دیا ہے اور ٹی.وی پر دینی پروگرام دیکھنے کو صرف جائز ہی نہیں مستحسن (خوب بہتر) قرار دے دیا ہے اور جامِ نور کے مدیرِ اعلیٰ خوشتر نورانی نے تباہ کن انداز میں اس کی تائید کی اور نوجوان نسل کو جنسی رجحان (Sex Culture) کا راستہ دکھا کر اس گناہ سے بری قرار دے دیا۔ (استغفر اللہ)۔

حقیقت سے آشنا ہو جایئے - مذکورہ اختلافات کی صورت میں تصویر کے متعلق اس کے ظاہری پہلو کے علاوہ حکم شرع کی روح کو سمجھنا چاہیے اس میں چار صورتیں سامنے آتی ہیں :-

(۱) اللہ تعالیٰ مصور ہے اس نے تصویر بنا کر اس میں روح ڈالی۔ حقیر انسان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کام کی نقل کرے اس لئے تصویر بنانا حرام قرار دے دیا گیا۔

(۲) محبوب کی محبت وعقیدت میں اس کی تصویر کا استعمال مورتی پوجا کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ایک صاحب کو دیکھا گیا ہے انھوں نے اپنے مصلے کے آگے اپنے پیر محترم کا فوٹو لگا رکھا تھا، محبت میں سب کچھ جائز نہیں، پابندیٔ شرع لازمی ہے۔

(۳) تصویر دیکھنے کی ممانعت پردے کے حکم کا حصہ ہے۔ نامحرم کو ہو بہو یا اس کی تصویر دیکھنے سے جنسی جذبات بیدار ہوتے ہیں، تصویر دستی ہو یا عکسی یا کیمرے کی، یہ سب شیطانی حربے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے تصویر کی حرمت کے حکم میں کسی خاص تصویر کا یا صرف تصویر ''دستی'' ہونے کا ذکر نہیں فرمایا۔ اس لئے تصویر کی حرمت کا حکم تمام قسم کی تصاویر پر نافذ ہے۔ اس طرح ڈاکٹر اسرار احمد کی تصویر کے متعلق جائز ہونے کی دلیل رد ہو جاتی ہے۔

(۴) فوٹو کی حرمت کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ ردّی اور کوڑے پر پھینک دیئے جاتے ہیں جس سے مومن کی عظمت و وقار پامال ہوتا ہے۔

تصویر کو عکس کا نام دے کر جائز کرنے والے حضرات بتائیں کیا شیشے میں نامحرم کا عکس دیکھنا جائز ہوگا؟ اور یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ

معاذ اللہ اسلام نے ایمان واخلاق کی تکمیل کے لئے ایسی کون سی چیز چھوڑ دی تھی جو ۱۴۰۰ سال کے بعد شامل دین ہوئی اور اس کی اشاعت آج کل صرف TV پر کی جارہی ہے. جس سے متاثر ہوکر مفتی مطیع الرحمٰن مضطر کو TV کے نام نہاد دینی پروگراموں کو دیکھنا جائز و مستحسن قرار دینا پڑا؟

حیرت تو اس بات پر ہے کہ اپنے ہی تعاون سے جاری ٹی.وی مخالف فتوے کو بلا دلیل شرعی رد کرتے ہوئے مضطر صاحب نے مذکورہ فتویٰ جاری کیا۔ آخر ایسی کون سی افتاد آپڑی تھی کہ مضطر صاحب نے مغربی تہذیب پر شرع مطہرہ کی تائیدی مہر لگادی۔ دشمنان اسلام کی اُس سازش کو کامیاب کرانے میں ان کا تعاون کیوں. جس سازش کے تحت وہ مسلمانوں کو ایمان وکردار سے محروم کرکے ان پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ''الحیاء من الایمان'' کا مطلب کیا ہے؟ لیکن آپ سمجھکر بھی نہیں سمجھتے۔

بتاؤ کس نے یہ کشتی ڈبوئی ہے ☆ نہیں تھے تم ہمارے ناخدا کیا

اَب تک مسلک اور اہل مسلک کو غیروں سے خطرہ لاحق تھا آج اپنے ہی لوگ اپنے چمن کو آگ لگانے پر اتر آئے ہیں۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کے انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کو مذہب سے آزادی حاصل کرنے کا ذہن دینے میں کامیاب ہو ہی چکے ہیں اور آزاد خیال طبقہ اپنی سوچ کا اظہار اس طرح کرتا ہے ''ہم دنیادار لوگ ہیں ہم سے عبادتوں کا کیا تعلق، یہ تو ملاؤں کا کام ہے وہ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں وغیرہ۔ انگریز جاسوس ہیمفرے جس نے ابن عبدالوہاب نجدی کو اپنا ہم نوا بنانے کے لئے آیات قرآنی کی غلط ترجمانی کر کے ترک نماز، شراب وشباب کا جواز پیدا کر دیا تھا، اُن کے ہم نوا آج پھر قرآنی آیات میں حرام چیزوں کا جواز تلاش کر رہے ہیں۔ آزاد خیال مسلمان اس مطالبے تک پہنچ چکے ہیں کہ سود اور رشوت کیونکہ عام ہو چکی ہے اس لئے جائز کر دینا چاہیے۔ بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ بنانا ان کے لئے معیوب نہیں رہا۔ Q.TV اور دیگر نام نہاد اسلامی چینل مسلمانوں کو مذہب کے بندھنوں سے آزاد کرنے کا کام بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ Q.TV کی تفصیل سوال ۲ کے حاشیہ میں پڑھئے۔ دعوت اسلامی بھی اپنے نئے روپ میں اسی جانب قدم بڑھا رہی ہے۔ الیاس عطار نے پہلے اپنے معتمد نام نہاد مفتی سے ٹی.وی، مووی کے جواز کا فتویٰ جاری کرایا پھر اس نے اپنی ویڈیو کیسٹیں جاری کیں جو چوراہوں پر اور حد یہ ہے کہ اُن کی مساجد میں ''دیدارِ عطار'' کے نام پر دکھائی جارہی ہیں۔

گذرتے ہیں یوں دغاباز کے قصور میں دن ☆ ''خدا بھی ساتھ ہے'' بس اک اسی سرور میں دن

اس گمراہ کن فتوے کا رد حضرت مفتی مجتبیٰ شریف خاں ناگپور اور حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب رضوی ناگپور نے فرمایا۔ آپ حضرات کے مکمل رد کو نظر انداز کر کے ''مدنی چینل'' قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ علمائے اکرام کے حلقوں میں الیاس قادری کی ان حرکتوں کو اسلام پر سنگین ترین حملہ تصور کیا جارہا ہے۔ دعوت اسلامی کی تفصیل سوال نمبر ۵ کے حاشئے میں پڑھئے۔

دعوت اسلامی اور Q.TV دونوں فتنوں نے مسلمانوں کے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہونے کا تاثر دیدیا۔ ایک ہاتھ میں اسلام کی علمبرداری اور دوسرے میں دینی قوانین سے آزادی۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں، مسلک کے نام نہاد ذمہ داروں نے مسلک کے جاں نثاروں کی کہانی جیسے ختم کر دی۔ اسلام کے جانباز جو پہلے ہی مغربی تہذیب میں رچے بسے نظر آتے ہیں ان کے لئے اب مکمل طور پر یہودیت اور نصرانیت میں ضم ہونے کے راستے ہموار کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

سیدی اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت اور غیب دانی۔ سیدی اعلیٰ حضرت نے غالباً اپنی چشم بصیرت سے مشاہدہ کر لیا تھا کہ

میرے بعد آنے والے زمانہ میں مضطر، خوشتر اور الیاس عطار جیسے لوگ مسلک میں فساد برپا کریں گے۔ ایسے حالات کے پیش نظر سرکار اعلیٰ حضرت نے اپنی آخری وصیت میں اہل مسلک کی رہنمائی اس طرح فرمائی:۔ **"میرا دین ومذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"**۔ اس رہنما وصیت میں **سرکار اعلیٰ حضرت نے دین سیکھنے کا سرچشمہ اپنی کتابوں کو فرمایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرا دین مذہب، میرے خلفاء سے پوچھ لینا یا میرے اخلاف سے دریافت کر لینا**۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تصویر کی حرمت، لاؤڈ اسپیکر پر نماز کا فاسد ہونا، نوافل باجماعت وغیرہ جیسے مسائل پر سیدی اعلیٰ حضرت کے موقف کے خلاف فیصلے لئے جا رہے ہیں۔ ان حرکات پر جب واویلا مچا تو سیدی اعلیٰ حضرت کے فتووں کے خلاف موقف اختیار کرنے کا یہ جواز پیش کیا گیا کہ اختلاف رائے جائز ہے اور سیدی اعلیٰ حضرت کے موقف کے خلاف موقف اختیار کیا جا سکتا ہے۔ دراصل سید اعلیٰ حضرت کے خلاف میں مہم کا آغاز مرتد طاہر القادری نے کیا اور غضب یہ کہ اسکی لگائی آگ سے ہمارے مفتیان کرام بھی اپنے ہاتھ سینکنے لگے۔ انکا شمار اگر اسلام کی کالی بھیڑوں میں کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں تباہی لازمی ہے کیونکہ

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

یہ کالی بھیڑیں جانے کس زعم وگمان میں ہیں۔ چراغ اعلیٰ حضرت غوث پاک نے روشن کیا ہے پھونکوں سے بجھایا نہ جا سکے گا بلکہ بجھانے کی کوشش کرنے والوں کی بتیاں گل ہو جائیں گی، انشاء اللہ۔ خدا خیر کرے کہ سلب ایمان تک نوبت نہ پہنچے۔ اللہ کے پیاروں سے بغض رکھنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ مولوی خلیل کے مرتد ہو جانے کے پیچھے بھی یہی سبب کارفرما تھا، طاہر القادری مرتد ہو ہی چکا ہے۔ اہل بدایوں شریف کے دلوں میں بھی بغض اعلیٰ حضرت کا بیج بو دیا گیا ہے، آبیاری بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی امان میں رکھے کہ فرقۂ اہل حدیث سے وہاں کے ذمہ داران کی قربت سامنے آتی جا رہی ہے۔

کیا فوٹو کھینچنا، کھچوانا، دیکھنا اور قوم مسلم کی بچیوں کے حسن سے محظوظ ہونا اور میوزک سے لذت حاصل کرنا جیسے کارہائے حرام کو جائز قرار دینا کیا ارتکاب کفر اور ترغیب کفر نہیں؟ (قانون شریعت، ص:۲۹) اور کیا ایسے فتوے سیکس کلچر کو بڑھاوا دینے کا ذریعہ نہ بنیں گے؟ علماء کرام فرماتے ہیں یقیناً بنیں گے۔ پھر بھی مسلک اہل سنت کے کچھ ذمہ دار حضرات مسلک میں مضطر کی لگائی ہوئی آگ میں دانستہ کود پڑے اور ان کی پیروی میں ان کے مریدین، معتقدین اور متعلقین کی ایک بڑی تعداد اپنی آنکھیں بند کئے ان کی راہ پر چل پڑی اور یہ بھی نظر انداز کر بیٹھی کہ دور حاضر میں کوئی چینل ایسا نہیں جس کے نام نہاد دینی پروگرام مذکورہ حرام چیزوں سے سجا کر پرکشش نہ بنائے جاتے ہوں۔

اے مسلمانو! جاگو۔ یہ فتنوں کا دور ہے اس میں آنکھیں بند کر کے کسی کی پیروی کرنا خود کو ہلاکت میں ڈال دینا ہے۔

یہاں مسئلہ تصویر کی اقسام کا نہیں، تصویر سے پیدا ہونے والے تباہ کن اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کا مسئلہ ہے۔ جنسی جذبات کو بیدار ہونے سے روکنے کا مسئلہ ہے، جس سے زنا کاری کا راستہ ہموار ہوتا ہے بلکہ ہو چکا ہے۔

کیا یہ گارنٹی دی جا سکتی ہے۔ دینی پروگراموں کے نام پر گھر میں ٹی۔وی لانے کے بعد کیا یہ گارنٹی دی جا سکتی ہے کہ سنیما کلچر کے اس دور میں لوگ خود کو اور اپنے بچوں کو صرف دینی پروگرام دیکھنے تک محدود رکھ سکیں گے۔ سنیما، سیریل وغیرہ نہ دیکھیں گے، بظاہر تو ممکن نہیں کہ گناہوں میں نہایت کشش ولذت ہوتی ہے اس کے علاوہ ابلیس کے اس عزم کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جس میں اس نے اللہ کے بندوں کو بہکانے کی بات کہی تھی۔ TV سے تو پہلے ہی حیاء واخلاق یہاں تک کہ ایمان برباد ہو رہے ہیں۔ شرع کے نام پر کھلی چھوٹ دینے سے

مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی بربادی کی راہ اختیار کرلے گا جو اب تک TV سے پرہیز کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت علامہ مفتی فخرالدین احمد القادری صاحب ناگپور نے خون کے آنسو رلا دینے والا ایک واقعہ اپنی کتاب ''شعائی پیکر کا حکم'' کے صفحہ ۲۴ پر تحریر کیا ہے آپ بھی پڑھئے اور اپنا آگے کا راستہ متعین کیجئے۔

ایک لڑکی کا عبرت انگیز واقعہ

ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا:...... ''ہمارے گھر میں TV نہیں تھا۔ ابو دعوتِ اسلامی سے متاثر تھے۔ دیدار عطار کی سی. ڈی آنے کے بعد ابو TV خرید لائے۔ اب ہم دیدار عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔ میری سہیلی نے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ اس میں سیکس اپیل (Sex Appeal) کے مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے۔ ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی وہ چینل آن کر دیا۔ جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر جنسی خواہش بیدار ہوگئی اور میں آپے سے باہر ہوگئی۔ بیتاب ہو کر گھر سے باہر نکلی۔ ایک نوجوان اپنی کار میں اکیلا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے لفٹ مانگی، اس نے مجھے بٹھا لیا...... یہاں تک کہ میں نے اس سے منہ کالا کیا۔ میری دوشیزگی زائل ہوگئی، میں برباد ہوگئی''۔

یہ دل سوز واقعہ لکھنے کے بعد اس نے لکھا...... بتایئے عطار صاحب، مجرم کون ہے؟ میں یا TV لانے والے میرے ابو یا آپ خود۔

مطیع الرحمن مضطر اور ان کی لگائی ہوئی آگ میں کودنے والے دیگر مفتیان نے عکس اور دینی پروگرام کے نام پر ٹی. وی. کے جواز کے تعلق سے ایسے فتوے جاری کر دیئے ہیں کہ کمان سے نکلے تیر کی مانند ان کی واپسی ممکن نہیں۔ اگر یہ حضرات رجوع بھی کرلیں تو کردار کی تباہی کے راستوں پر چلے جانے والے لوگوں کی واپسی ممکن نہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں گمراہی و بدکاری کے سمندر میں غرق ہو جانا لازمی ہے کیونکہ......

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقے میں شیطان کے شر اور شرِ رجال سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے، آمین۔

کیا اب بھی نہ جاگو گے؟

مغربی تہذیب میں رنگے لڑکے نوجوان نعت خواں لڑکیوں کی آرائش میں کھو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ لڑکیاں بھی اپنی آرائش و نمائش کے تصور میں گم ہو جاتی ہوں گی جیسی کہ ان کی فطرت ہے۔ کس کا نعت پڑھنا کس کا نعت سننا۔ مدتوں لڑکوں کی زبان پر نعت خواں لڑکی 'حوریہ' کی خوبصورتی کا چرچا سنا گیا۔ یہ سب کچھ اسلامی کلچر سے متصادم ہے تو اسطرح کے نسوانی پروگرام Q.TV پر نشر کئے جاتے ہیں آخر کیوں؟

دورِ حاضر کے حالات میں پردے اور فوٹو و ویڈیو گرافی سے پرہیز کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلنے نے فیشن کو فروغ دیا ہے۔ اب مسلمانوں کی بیشتر دولت کپڑوں، فیشن پر خرچ ہو جاتی ہے۔ آج کل عورتوں کو ہر محفل ہر تقریب میں نئے کپڑے درکار ہوتے ہیں۔ مسلمان عورتیں اگر پردے کی پابند رہتیں تو روز نئے نئے فیشن کی لعنت میں گرفتار نہ ہوتیں اور فضول خرچی سے محفوظ رہتیں اور شوہروں کیلئے دردِ سر نہ بنتیں۔ موبائل کلچر نے فوٹو اور باہم گفتگو کے دروازے کھول دیئے ہیں جو سیکس کلچر کے راستے ہموار کر رہے ہیں۔ شرع میں عورت کی آواز کا بھی پردہ رکھا گیا ہے کہ نسوانی آواز ایک خاص قسم کی کشش رکھتی ہے تو پھر Q.TV پر عورتوں کی نعت خوانی اور دیگر پروگرام کیوں؟

لڑکے لڑکیوں کو موبائل فراہم کرنا کس درجہ مہلک خطرناک ثابت ہو رہا ہے یہ حساس لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ شریعت کے تمام قانون

مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور شیطانی حربوں سے دفاع کو مدنظر رکھ کر وضع کئے گئے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے گھر اپنے معاشرے کی پاکیزگی اور سکون مطلوب ہے تو حیا سوز اور گمراہ کن پروگراموں سے پرہیز کرنا ہوگا۔ اس کے لئے TV، Q.TV اور دیگر تمام حرام چیزوں سے پرہیز کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔ اس کے علاوہ روز محشر والدین کو، شوہروں کو اور خاص کر بچوں کی ماؤں کے لئے سخت پرسش کا مرحلہ بھی موجود ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت نہ دے کر جہنم کے ایندھن کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں تباہی لازمی ہے کیونکہ

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

سوال نمبر ۲۔ طاہر القادری اور کیو.ٹی.وی. جس پر وہ آتے ہیں، کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ کیو.ٹی.وی. پر تصویروں کی نمائش تو ہوتی ہی ہے اور دین کو تماشہ بنایا ہی جاتا ہے اُس کے مضر اثرات میں سے یہ بھی ہے کہ کیو.ٹی.وی. میں کوئی تمیز نہیں ہے اُس پر دیوبندی بھی آتا ہے، رافضی (شیعہ) بھی آتا ہے، قادیانی بھی آتا ہے۔ دیوبندی، رافضی اور بدمذہب تو دین کے لئے مضر ہیں ہی لیکن ان سے زیادہ مضر وہ لوگ ہیں جو دیوبندی، رافضی، سنی، وہابی سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں۔

طاہر القادری اُنھیں لوگوں میں سے ہے اس نے اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' میں صاف صاف لکھا ہے کہ ''بریلویت، دیوبندیت، شیعت یہاں تک کہ قادیانیت اِن سب میں کوئی فرق نہیں ہے صرف لفظی اختلاف ہے حقیقت میں یہ سب ایک ہیں''۔ یہ مضمون مذکورہ کتاب میں کئی جگہ اُس نے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ''اگر مجھے دیوبندیوں، وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مل جائے تو میں اِس کو اپنی معراج سمجھوں گا''۔ بالفعل وہ دیوبندیوں وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور اُن کو اپنے جلسوں میں بلاتا ہے۔

''منہاج القرآن'' جو اُس کی ایک تحریک ہے اُس نے صاف چھوٹ دے رکھی ہے کہ اُس کا ممبر دیوبندی، وہابی، رافضی غرض ہر مذہب والا ہوسکتا ہے اور اب میں نے سنا ہے کہ اتحاد کے معاملے میں وہ اتنا فراخ دل ہے اور کفر و ایمان کو سب کو ایک کرنے کی کوشش میں اتنا فراخ دل ہے کہ اُس نے اعلان کیا ہے...... ''ہماری مسجد عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں''۔ اس قسم کے اُس کے کفریات ہیں جو ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' وغیرہ میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اُس کی بہت ساری لغویات (بیہودہ باتیں وہ ہیں جن کی مجھے خبر نہیں، کیو.ٹی.وی. پر اُس کو جو لوگ دیکھتے ہیں وہ اُن سے باخبر ہوں گے۔

سوال نمبر ۲ کا حاشیہ :-

Q.TV کے مقاصد

Q.TV میں مسلمانوں کی دلچسپی اور ان کے ایمان و عقائد کو پہنچنے والے نقصانات کے پیش نظر اس میں شامل کار ہائے حرام کی تحقیق کے لئے انجمن میں اس کے تمام پروگرام دیکھے گئے۔ خلاف شرع جو باتیں سامنے آئیں جن کا کوئی واسطہ اسلام سے دور دور تک نہیں اور جن کے ناجائز و حرام ہونے میں شکوک و شبہات کی بھی گنجائش نہیں اور جو انچارج مفتی بشیر فاروقی (الیاس عطار کے مرید خاص) اور دیگر نامور مفتیوں کی نگرانی میں مسلسل دکھائی جارہی ہیں اس طرح ہیں:-

عورتوں کی بے پردگی۔

(الف) نوجوان لڑکیوں کو دلہنوں کی طرح سجا بنا کر نعت خوانی کرانا۔ (ب) عورتوں کا پردے میں یا بے پردہ ہو کر تبلیغ و تدریس کے

پروگرام دینا جبکہ عورتوں پر اپنی آواز کا بھی پردہ فرض ہے۔ (ج) لڑکے اور لڑکیوں کے مخلوط پروگرام جب کہ دونوں کا اختلاط حرام ہے مثال کے طور پر پروگرام "ہماری شام" وغیرہ۔ اس طرح کے ذمہ داران QTV اسلام کو مغربی طرز میں پیش کر کے اسلامی تہذیب کو مٹانے میں مصروف ہیں۔

۲۔ خلاف شرع فتوے:۔

مفتی اکمل۔

(۱) لاولد ہونے کی صورت میں ٹیسٹ ٹیوب بچہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔
(پروگرام احکام شریعت بتاریخ 07-07-10 اور 08-01-08)

(۲) لڑکیوں کا بیوٹی پارلر جانا اور بیوٹی پارلر کی کمائی جائز ہے (پروگرام احکام شریعت بتاریخ 08-01-06)

(۳) سینٹ کا استعمال جائز ہے۔ سینٹ کیونکہ عام ہو چکا ہے اسے عوام پر پابندی لگانے سے عوام پریشانی میں پڑ جائیں گے (پروگرام تفسیر قرآن بتاریخ 07-07-09) (اگر رشوت و شراب عام ہو جائے تو کیا مفتی اکمل اسے بھی جائز کر دیں گے؟)

(۴) قرآن پڑھے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتے (پروگرام احکام شریعت بتاریخ 07-07-12)
(واہ مفتی صاحب آپ نے ان تمام مسلمانوں کو کافر میں زمرے میں لا کھڑا کیا جو قرآن پڑھنا نہیں جانتے)

(۵) بلیرڈ (Billiards) کھیل کھیلنا جائز ہے۔

(۶) دین میں فرقے نہیں ہیں (پروگرام تفسیر القرآن بتاریخ 07-06-17)

(۷) اصلاحی ڈرامے بنائیں جائیں (پروگرام تفسیر القرآن بتاریخ 07-09-28)

(۸) میرے پیر قرآن و حدیث ہیں (پروگرام تفسیر القرآن بتاریخ 07-10-02)

(۹) صدقہ نافلہ کافروں کو دیا جاسکتا ہے کافروں کی تعزیت بھی کی جاسکتی ہے
(پروگرام تفسیر القرآن بتاریخ 07-07-11)

(۱۰) لڑکیوں کو ایئر ہوسٹس بننے میں کوئی قباحت نہیں۔ (پروگرام احکامِ شریعت بتاریخ 19.6.07)

(۱۱) ٹی. وی. دیکھتے وقت تسبیح پڑھی جاسکتی ہے۔ (یعنی اللہ کا ذکر کرتے جاؤ اور حسن نسواں سے محظوظ بھی ہوتے جاؤ)

(۱۲) Q.TV کی برکتوں سے فائدہ ہو رہا ہے۔
(برکتوں سے یا حرکتوں سے یعنی کارہائے حرام بھی فائدے مند ہوتے ہیں، استغفر اللہ)

مفتی عامر:۔

(۱) Qtv. پر ڈرامے دکھائے جانے چاہئے (پروگرام سوال و جواب بتاریخ 07-07-15)

(۲) لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے گرلس کالج نہ ہونے کی صورت میں انکو پردہ میں رہ کر لڑکوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہوگی
(پروگرام سوال و جواب بتاریخ 07-07-15)

ایک عورت:۔ ایمان اعمال صالح کے بغیر بیکار ہے۔ محض ایمان پر جنت میں داخل نہیں ہونگے (پروگرام سوال و جواب بتاریخ 07-06-5)

مفتی ابوبکر:۔

(۱) اگر کوئی گروہ طاقت کے ذریعہ برسراقتدار آیا تو اسکے خلاف ہتھیار اٹھانا جائز نہیں (پروگرام سوال وجواب بتاریخ 07-07-04)
(غاصب حکومت کی مخالفت اپنی طاقت کے مطابق فرض ہے''۔یہ بیان عراق وافغانستان اور فلسطین پر حملہ آور ہونے والے دشمنان اسلام کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے معلوم ہوتا ہے)

(۲) کافر کیلئے ''ماشاء اللہ'' کہا جاسکتا ہے (پروگرام سوال وجواب بتاریخ 07-07-04)

(۳) ٹائی باندھکر نماز ہوسکتی ہے البتہ اتار لینا بہتر ہے (پروگرام سوال وجواب بتاری 07-07-26)

(۴) غیر مسلموں کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہہ سکتے ہیں۔

پیر نصیر الدین:۔ ''وظیفوں سے اللہ قابو میں نہیں آتا'' (یہ جملہ شان الوہیت میں گستاخی ہے۔ اسمیں اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ قابو میں لائی جانے والی کوئی ذات ہے۔ لہذا یہ بیان ایمان شکن ہے۔ کوئی فرضی پیر ہی ایسا کرسکتا ہے جسکو بشیر فاروقی' انچارج دینی پروگرام نے پیر بنا کر پیش کیا ہے جس سے اہلسنت وجماعت کو فریب دیا جاسکے۔ کوئی سچا پیر محترم ایسے الفاظ زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔)

کیا ملا اسلام کی عظمت کو رُسوا کر کے ☆ چند سکوں کے عوض دین کا سودا کر کے

مردوں کا میک اپ:۔ Q.TV پر پروگرام دینے والے ہر شخص کا ''میک اپ'' کیا جاتا ہے۔ مردوں کے لئے زینت (میک اپ) حرام ہے لیکن Q.TV کے مفتی بھی ''میک اپ'' کراتے ہیں۔ مفتی اکمل تو خود کو خوش نصیب سمجھتے ہوں گے کہ ان کا میک اپ ایک خاتون ''حمیرہ سعید'' کے نسوانی ہاتھوں سے کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہیکہ کاجل بھی نسوانی ہاتھ ہی لگاتے ہوں گے۔ دو نامحرموں کی اس قربت میں کیا جنسی جذبات بھڑکنے کے امکان کو مسترد کیا جاسکتا ہے؟ یہ مفتی خود مردوں عورتوں کے اختلاط اور مردوں کی زینت کو حرام قرار دیتے ہیں اور خود عورتوں کے ہاتھوں میک اپ سے زینت اختیار کرتے ہیں۔ جو مفتی خود گمراہ ہوں اور جن کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہو کیا وہ اسلام کی سچی تصویر پیش کرسکتے ہیں؟ آپ نے اوپر پڑھا کہ Q.TV کے مفتیوں نے کیسے کیسے خلاف شرع فتوے دے کر مسلمانوں کو فسق وفجور کے راستہ پر روانہ کردیا ہے اور ان کے ایمان کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ایسی صورت میں کیا Q.TV کو اسلامک چینل کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

مورتیوں کی نمائش:۔ لندن کے لئے کہی جانے والی اذانوں سے قبل نیویارک میں نصب مورتی جسے اسٹیچو آف لبرٹی (Statue of Liberty) کہا جاتا ہے، دکھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پروگرام ''انسان اور کائنات'' اور ہوائی کمپنی گفٹو ٹریول (Giffto Travel) کے ایڈ (Ad) میں ''مندر'' اور ''بدھ'' کی مورتی وغیرہ دکھائی جاتی ہے۔ اسلام اور مورتیاں معاذ اللہ...... پھر بھی اسلامک چینل پر ان کی نمائش کی جاتی ہے۔ وہ بھی Q.TV کے مفتیوں کی ناک کے نیچے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ نام نہاد مفتی کس کے وفادار ہیں؟ اسلام کے یا QTV والوں کے۔ ذمہ دران QTV اسلام کو مغربی طرز میں ڈھالنا چاہتے ہیں اور اسلامی تہذیب مٹا کر مسلمانوں کو مغربی تہذیب کا پیکر بنا کر انکا ایمان وکردار برباد کردینا چاہتے ہیں۔ یعنی وہ درپردہ دشمنان اسلام کے دوست ہیں اسلام کے وفادار نہیں۔

میوزک کا استعمال:۔ اسماء اللہ تبارک وتعالیٰ، حمد ونعت، درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف وغیرہ میوزک کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ سنیما کا آرکسٹرا، سنیما کا انداز، اختیار کیا جاتا ہے۔ اسلام میں ہر قسم کے مزامیر اور موسیقی حرام ہے یہاں تک کہ دف کا استعمال بھی جائز

نہیں، منھ سے نکالی جانے والی غیر فطری آوازیں جو مزامیر کا تاثر دیتی ہیں، لڑکیوں کی آواز میں مذکورہ افعال حرام ہیں لیکن Q.TV پر عام ہیں (م ص: 1) اور سوال نمبر ۴ میں حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کا جواب آگے پڑھیں گے۔

مفتی ابوبکر نے خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی بیان کیا "میں مزامیر توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں" (پروگرام سوال و جواب، بتاریخ 11.7.07)۔ لیکن اس ہی مفتی نے قوالیوں کی حرمت کے متعلق یہ کہا کہ ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ (پروگرام سوال و جواب بتاریخ 11.7.07) مفتی اکمل اور متضاد باتیں، مفتی اکمل اور جھوٹ اور فریب کی باتیں، مفتی اکمل اور دف کے جواز کو نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے منسوب کر کے افواہیں پھیلانا اور قوالی کی حرمت پر خاموشی اختیار کرنا یہ بڑی جرأت و بے حیائی کا کام ہے۔ انہوں نے اصلاحی ڈراموں کی وکالت بھی کی (پروگرام احکامِ شریعت، بتاریخ 28.9.07)

اسلام میں حرام چیزوں کی شمولیت سے اس کی اصل کو مٹایا جا رہا ہے۔ اسلام کی عظمت و وقار تو اس کی اصل میں ہی ہے اور مسلمانوں کی عظمت اور جہاں والوں پر ان کی ہیبت ان کا دبدبہ سچا پکا مسلمان ہونے کے سبب ہوتا ہے۔ جب اسلام اصل اسلام نہ رہے گا اور مسلمان غیر اسلامی باتیں اختیار کرنے کے سبب مٹی کا ڈھیر ہو جائیں گے تو دشمنانِ اسلام کو ان پر غلبہ حاصل کرنا مشکل نہ ہوگا۔ بس اسی امید میں وہ اپنی سازشوں کے تحت مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے میں مصروف ہیں اور اسلام میں غدار پیدا کر کے انکے ذریعہ اپنی حکمت عملی کو بروئے کار لانے کے لئے ان کو استعمال کر رہے ہیں جن میں Q.TV اور دیگر چینلوں کے نام نہاد مفتی اور دعوت اسلامی بھی پیش پیش ہیں۔

کفر و خرافات آلود قوالیاں:- Q.TV پر ہر رات قوالی ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔ جبکہ اسلام میں ہر قسم کے مزامیر حرام ہیں اور مزامیر کے سبب ہی قوالی بھی حرام قرار دے دی گئی ہے، آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ وہ قوالیاں جو اولیاء صوفیا کرام سماعت فرماتے تھے وہ ہر قسم کے مزامیر سے پاک ہوتی تھیں"۔ ایسی صورت میں یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ والے خود کسی کام کو حرام فرمائیں اور خود اس کارِ حرام کو اختیار کریں۔ اس لئے دور حاضر کی مزامیر آلودہ قوالیوں کو صوفیاء و اولیاء کرام سے منسوب کرنا سر سر ان پر تہمت لگانا ہے اور جائز قرار دینا شرع میں دخل اندازی ہے جو گناہ اور جرم عظیم ہے۔ اس دور میں بھی مزارات پر قوالیاں عام ہیں۔ لیکن کسی بھی کارِ حرام کو صاحب مزار کی اجازت قرار دینا نہایت بے شرمی ہے۔ اگر کسی کی جیب کٹ جائے تو کیا معاذ اللہ صاحب مزار سے منسوب کیا جائیگا۔ جملہ کارہائے حرام کیلئے مزارات کے منتظمین ذمہدار ہوتے ہیں صاحب مزار نہیں۔ آج کل قوالیوں میں صرف خرافات ہی نہیں کفریات بھی پائی جاتی ہیں مثال کے طور پر

(ا) کافر عشق ہوں اسلام سے کام نہیں ☆ بت پرستی ہے کام مرا اور کوئی کام نہیں (بتاریخ 25.5.07)

(۲) پہلے تو حرم کی راہ میں بت خانہ آتا ہے (بتاریخ 7.1.08)

ان کفریات کو صاحب مزار کی مرضی یا اجازت حاصل ہے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ منتظمین چاہیں تو کفریہ اور حرام کلام پڑھنے سے قوالوں کو روک سکتے ہیں۔ اپنے کسی غلط کام کو صاحب مزار سے منسوب کرنا بلاشبہ بڑی جرأت اور باعث گناہ اور عتاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ Q.TV پر بھی قوالی کے پروگرام سے حرام کی ترغیب ہوتی ہے۔

دور حاضر کی قوالیوں کا انداز بہت کچھ تبدیل ہو چکا ہے اب کیونکہ ان میں صرف خرافات ہی نہیں کفریات بھی پائی جاتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ اور دانستہ طور پر Q.TV پر جاری ہیں اس لئے بھی Q.TV کو اسلامک چینل نہیں کہا جا سکتا۔

نعت خوانی جو ممنوع ہے:- نعت پڑھنا در اصل باعث ثواب و برکت ہے لیکن راگ راگنیوں اور سنیما کی دھنوں پر پڑھنا جائز نہیں۔

لڑکیوں کا باآواز بلند پڑھنا اور دف کا استعمال بھی جائز نہیں جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ''خدا'' کو ''خودا'' اور ''علینا'' کو ''علائنا'' پڑھا جاتا ہے اور صرف اُمّی اُمّی کہہ کر نعت پڑھی جاتی ہے۔ Q.TV کی نعتیں ایسے ہی خرافاتی رنگوں میں رنگی نظر آتی ہیں۔ اس کو مزید پر کشش بنانے کے لئے جوان لڑکیوں کے آراستہ حسن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ''سوڑاں آیا'' نعت کی بھانگڑا دھن ایسی کہ جسم تھر کنے لگیں۔ نتیجہ یہ کہ باراتوں میں، دینی جلسوں میں اس نعت پر ناچنا عام ہو چکا ہے اور بچے بے ادبی وحرام کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اویس قادری جو اعلیٰ حضرت کے شیدائی فدائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اعلیٰ حضرت کے فتووں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نعت خوانی کے جدید انداز میں Acting کرتے نظر آتے ہیں اور اپنی شہرت کے لئے چاندی میں تلوانے جیسے ڈرامے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اگر وہ فی الواقعی سیدی اعلیٰ حضرت کی محبت کے دعویدار ہیں تو اُن کو الیاس قادری کی بیعت توڑ دینا چاہیے اور کارہائے حرام کی ترغیب میں سرگرم Q.TV بھی ضرور چھوڑ دینا چاہیے کہ اس گناہ کبیرہ میں وہ برابر کے شریک ہیں اور اُن کی موجودگی Q.TV دیکھنے کی ترغیب کا سبب بنتی ہے۔ Q.TV کے شروعاتی دور میں اعلیٰ حضرت کا کلام زیادہ پڑھا جاتا تھا جس سے Q.TV کو بریلویوں کے چینل کا تاثر دیا جا سکے۔ اب اس کا استعمال صرف نام کے طور پر اور اشتہار تک محدود کر دیا گیا ہے۔

تالیاں بجانا:- بچوں کے سوال وجواب کے پروگرام میں درست جواب پر بچوں سے تالیاں بجوائی جاتی ہیں جبکہ تالی بجانا حرام ہے۔ کسی کی تعریف کے لئے ''سبحان اللہ'' کہا جاتا ہے تو ''سبحان اللہ'' سے پرہیز کیوں؟ اور بچوں کو حرام کی عادت ڈلوانا کس لئے؟

سوٹ ٹائی اور انگریزی لباس وتہذیب:- تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ٹائی نصاریٰ کی مذہبی پہچان ہے اور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے مذہبی شعار کے سبب اس کے استعمال کو کفر قرار دیا ہے (م ص: 4) اسلامک چینل مکمل طور پر اسلامی تہذیب کا آئینہ دار ہونا چاہیے جبکہ کسی بھی دوسری دیگر تہذیب کی ملاوٹ یقیناً اسلامی تہذیب کو مٹا کر رکھ دیگی تو پھر Q.TV مختلف تہذیبوں کا کلچر کیوں ہے؟ موسیقی (Music)، عورتوں کی بے پردگی، مردوں سے خلط ملط اور ناچنا گانا انگریزی تہذیب ہے۔ دینی معلومات سے محروم مسلمان اس کو اسلام کا حصہ سمجھ کر اختیار کرتے ہیں اور اس کو حرام کہنے والوں سے جھگڑے پر آمادہ ہوتے ہیں۔

Q.TV کے اینکر (Anchor) اور کچھ دیگر شرکاء اکثر سوٹ، ٹائی اور غیر اسلامی لباس میں ننگے سر، جوتے پہنے اور داڑھی سے محروم نظر آتے ہیں۔ مفتی عامر کو اکثر وبیشتر کوٹ میں ہی دیکھا جاتا ہے جنھوں نے لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم (Co-education) جائز کردی ہے اور TV پر Q.TV ڈرامے دکھانے کی تجویز پیش کی ہے (پروگرام سوال وجواب، بتاریخ 15.7.07) یعنی ان کی نظر میں ڈرامے کرنا، دیکھنا، دکھانا ازروئے شرع جائز ہیں یعنی ان کی نظر میں سینما میں کام کرنا، سینما دکھانا اور دیکھنا سب جائز ٹھہرا کیونکہ سینما بھی ایک قسم کا ڈرامہ ہی ہوتا ہے۔ جس میں ناچنا گانا، عورتوں مردوں کا ایک ساتھ کام کرنا اور جنسی جذبات بھڑکانے والے گانے اور مناظر پیش کرنا اس کے مخصوص اجزاء ہوتے ہیں یعنی مفتی عامر نے کارہائے حرام کو جائز قرار دے دیا نیز مفتی عامر Q.TV کے Ads کو بھی جائز سمجھتے ہیں معاذ اللہ جس میں یہ تمام خرافات پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص اگر دیدہ ودانستہ حرام کو حلال ٹھہرائے اور اسکو جائز قرار دے تو یہ ضرور کفر ہے۔ یعنی حرام کو حرام جانتے ہوئے جائز قرار دینا کفر ہے۔ (قانونِ شریعت، حصہ اول، ص: ۲۹) اسلامک چینل پر کفر کی ترغیب کیوں؟

اینکر محمود غزنوی کی کفریات:- دوسری مثال اینکر محمود غزنوی کی ہے جس نے مفتی ابوبکر کی موجودگی میں یہ کفر بکا...... ''یہ لمبی لمبی داڑھیاں ہم یہ کیوں تھوپی جاتی ہیں''، داڑھی جو واجب بھی ہے اور سنت رسول بھی اس کو تھوپنے کی بات کہنا اس سے سنت کی تحقیر نمایاں ہے

اور واجب وسنت کی تحقیر بلاشبہ کفر ہے (پروگرام احکام شریعت، بتاریخ 11.6.07) اور یہ بھی بکا...... "رشوت اور سود کو جائز قرار دینے کے لئے اجتہاد کرنا چاہیے"۔ (پروگرام: آپ کے مسائل، بتاریخ 18.6.07)۔ مفتی ان تمام کفریات پر خاموش رہے۔ کفر پر راضی ہونا کیا کفر نہیں؟

اینکر جنید اقبال کی گستاخی رسول:- مینڈکی کو زکام ہوا تو اس نے بھی چھینکنا شروع کر دیا۔ پڑھے نہ لکھے نام جنید فاضل۔ گستاخوں کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے خلاف اصل یہ توہین آمیز من گڑھت واقعہ بیان کیا...... میدان محشر میں حضور علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے اور حضور علیہ السلام سے کہا آپ کی امت دوزخ میں ڈالی جارہی ہے اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ حضور علیہ السلام یہ سن کر بھاگے اور اللہ تعالیٰ سے کہا "کیا تو نے میری امت کو بخشنے کا وعدہ نہ کیا تھا"۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) (پروگرام: دکھی دلوں کا سہارا، بتاریخ 26.5.07)

حیرت ہے کہ پروگرام میں موجود مفتی جنید اقبال کے اس کفر پر خاموش رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مفتی بھی رسول گستاخوں میں سے ایک فرد گستاخ ہے۔ مثل مشہور ہے کہ لنکا میں سب باون گز کے ہوتے ہیں۔ Q.TV پر ایک سے بڑھ کر ایک گستاخ رسول موجود ہے۔ پھر بھی اس کو اسلامک چینل کہا جاتا ہے۔

اسمائے باری تعالیٰ اور قرآنی آیات کی بے حرمتی- اسمائے باری تعالیٰ اور آیات قرآنی کو گھومتا چلتا دکھایا جاتا ہے۔ پروگرام اقرا میں قرآن رومن (Roman) میں لکھا جاتا ہے جبکہ 'ن' کو بھی لکھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو 'اللہ میاں' کہا جاتا ہے۔

منبر رسول کی بے حرمتی:- اسٹیج پر منبر رسول سجانے کے بجائے صوفے، میز کرسی نظر آتے ہیں۔ منبر رسول کی شناخت کو ختم کر دیا گیا ہے، منبر رسول پر فساق کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں کہ اس میں اس کی تعظیم کا پہلو ہے۔ فاسق کی تعظیم سے عرش اعظم جنبش میں آجاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ غیض وغضب میں آجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فاسق پیر کی بیعت ممنوع ہے کیونکہ پیر کی تعظیم واجب اور فاسق کی توہین واجب۔

گورنر یوپی جناب عثمان عارف صاحب ایک مرتبہ سرکار اعلیٰ حضرت کے مزار پاک پر حاضر ہوئے۔ جلسہ منعقد کیا گیا۔ گورنر صاحب کیونکہ داڑھی سے محروم (فاسق) تھے ان کو منبر رسول پر نشست نہ دی گئی۔ انھوں نے اپنا خطبہ نیچے کھڑے ہو کر پڑھا۔

اسلام میں حصول ایمان کے بعد اولین درجہ ادب واحترام کو حاصل ہے۔ جس کے بغیر کوئی عبادت کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا. (ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو)

اس آیت کریمہ میں ترتیب وار ایمان، تعظیم وتوقیر اور عبادت کے مقام واضح کر دیئے گئے ہیں۔

Q.TV ایمان میں بدعقیدگی، تعظیم وتوقیر میں بے حرمتی اور عبادتوں میں غیر اسلامی طریقے رائج کرنے والا چینل ہے اس کا اندازہ آپ نے اب تک دی گئی تفصیلات سے لگا لیا ہوگا۔

سیکس کلچر کا فروغ:- Q.TV پر بچوں کو پیش کئے جانے کے انداز میں اسلامی جھلک نظر نہیں آتی۔ ان کے لباس، ان کے انداز گفتگو میں مغربی تہذیب کی جھلک نظر آتی ہے۔ جوان لڑکے لڑکیوں کے مخلوط پروگرام جیسے "ہماری شام" مطلقاً حرام ہیں۔ باہمی اختلاط جنسی جذبات

بھڑکانے کے راستے ہموار کرتا ہے جس کو روکنے کے لئے ''عورت کی آواز کا پردہ بھی فرض کیا گیا ہے''۔ یہ غیر اسلامی اور شیطانی انداز اسلامک چینل پر کیوں؟

پیارے برادران اسلام! امید ہے کہ Q.TV کے اسلامک چینل نہ ہونے کے تعلق سے آپ کے تمام شکوک وشبہات کا ازالہ ہوگیا ہوگا کہ جس چینل پر مفتی عامر مفتی اکمل جیسے فریبی مبلغ اور محمود غزنوی اور جنید اقبال جیسے فریبی وگستاخِ رسول اینکر (Anchor) اور اسلامی تہذیب کو مسخ کرنے والے فساق کی لائن لگی ہو اور وہ کفریات اور کار ہائے حرام کی تبلیغ وترغیب میں مصروف ہوں اس چینل کو کیونکر اسلامی چینل کہا جا سکتا ہے؟ آپ اس کے نام نہاد اسلامی پروگرام سے فریب نہ کھائیں ورنہ آپ یقیناً ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اگر آپ نے کچھ اچھی باتیں سیکھ بھی لیں جن کا Q.TV پر درست ہونا بھی مشکوک ہے تو خلاف ایمان صرف ایک بات ان تمام اچھی باتوں کو صفر کر دے گی۔ اس لئے Q.TV سے پرہیز لازمی ہے۔ یہ ہرگز ہرگز اسلامک چینل نہیں ہے۔ مفتی اکمل نے اپنے فتووں کی کتاب شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مذکورہ کتاب یقیناً گمراہ کن، ایمان شکن اور خلاف شرع فتووں کا مجموعہ ہوگی۔ اس سے لازمی طور پر پرہیز کیا جائے۔ اگر ایمان جاتا رہا تو فرض اولیں نماز اور دیگر فرائض کے حساب وکتاب کے مرحلے کی نوبت ہی کہاں آئے گی۔ یہ اسلام کے دشمن وسیلے کے منکر اللہ تعالیٰ سے سیدھے (Direct) رابطے کی تلقین کرنے والے سیدھے (Direct) جہنم کی جانب ہنکال دیئے جائیں گے۔

ناجائز اشتہارات (Advertisements):- ہر قسم کے اشتہار چھوٹے چھوٹے ڈراموں کی طرح ہی ہوتے ہیں جن میں ناچ گانا، جھوٹ اور مبالغے سے کام لیا جاتا ہے اور مرد اور عورتیں مخلوط پروگرام دیتے ہیں۔ اس میں کوئی بات بھی اسلام کے مطابق نہیں ہوتی تو پھر Q.TV پر کیوں؟ جھوٹ کے سہارے فروخت کئے گئے سامان کی آمدنی بھی جائز نہیں اس لئے Q.TV والوں کے لئے اس قسم کے اشتہارات (Ads) سے حاصل کی جانے والی آمدنی بھی حرام ہے۔

تجارت کے لئے کسی جنس (Product) کو عوام میں متعارف کرانے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کی خصوصیات بیان کر دی جائیں اور اس کی فروخت خدا کی مرضی پر چھوڑ دی جائے۔ تجارت کا یہی انداز اسلامی انداز ہے جس میں برکتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ نفع نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے اس کی فرماں برداری ہی اس کی عطاؤں کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حرام کا ایک دانہ ۴۰ روز کی عبادتوں کا نور زائل کر دیتا ہے اور دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ حرام دولت جب جاتی ہے تو جائز مال کو بھی لے جاتی ہے۔ حلال حرام کا خیال نہ رکھنے والے کتنے نقصان میں رہتے ہیں، غافل ہیں۔ مفتی اکمل خرید وفروخت کے مسائل تو بیان کرتے ہیں لیکن ان کی ناک کے نیچے حرام اشتہار (Ads) جاری ہیں، ان پر فتویٰ نہیں لگاتے شاید اس لئے کہ وہ تنخواہ دار ملازم ہیں، اپنے آقا کی حکم عدولی کر کے اپنی ملازمت گنوا دیں کیا؟

آج کل آپ دیکھ رہے ہیں کہ تمام ممالک دیوالئے پن کے دہانے پر آ کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سرمایا دارانہ نظام (Capitalism) میں یقین رکھتے ہیں اور وہ ''جیو اور جینے دو'' کی پالیسی کے برخلاف ''ہم جئیں دوسرے مریں'' یعنی صرف خود غرضی کی بنیاد پر اپنی پالیسیاں وضع کرتے ہیں جن کا نتیجہ آج ان کے سامنے ہے اور اب وہ (Socialism) کی جانب آنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔

اکتوبر ۲۰۰۸ء میں برطانیہ میں گورنمنٹ اور سرمایہ داروں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا ''تباہ شدہ معیشت (Economy) کو صرف اسلامی معاشی نظام (Islamic Economics) ہی جلا بخش سکتا ہے''۔ اہل دنیا کی (Theories) اور پالیسیاں (Policies) جس قدر فیل ہوتی جاتی ہیں اسی قدر وہ اسلام کے قریب آتے جاتے ہیں لیکن مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنا قرآن چھوڑ کر مغرب کی جانب

دوڑے چلے جا رہے ہیں، ان کی تباہی سے بھی سبق نہیں لیتے۔

Q.TV کے اشتہار کا ایک اور پہلو دینی پروگراموں کی بے حرمتی بھی ہے۔ دینی پروگرام کو روک کر وقفہ (Break) میں حرام اشتہار (Ads) دکھائے جاتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہوا جیسے کسی جلسے میں عالم دین کی تقریر کے دوران کوئی شخص کھڑا ہو اور کسی جنس (Product) کا پرچار کرنے لگے۔ دوسرا پہلو توہین کا یہ ہے کہ اشتہار (Ads) میں سرکار اعلیٰ حضرت کا کلام شامل کرلیا جاتا ہے۔ ''سہولت بازار'' کے اشتہار میں سیدی اعلیٰ حضرت کا کلام اور سلام پڑھا جاتا ہے آخر کیوں؟ صرف سنیوں (بریلویوں) کو متاثر کرنے کے لئے سیدی اعلیٰ حضرت کے کلام کی توہین کے سبب بھی Q.TV کو اسلامک چینل نہیں کہا جاسکتا۔ اس قسم کی ہر توہین کو روکنا لازمی ہے جو مفتیوں کی نگرانی میں کی جا رہی ہے اور وہ بھی اسلام کے نام پر۔ اسی لئے حضرت ازھری میاں صاحب قبلہ نے Q.TV کو حرام قرار دیا ہے۔

دین کے مبلغ یا ٹی.وی کلاکار (T.V. Artist) - Q.TV کا نظام ہو بہو فلموں کی طرح ہے۔ مثال کے طور پر اسٹوڈیو، خوبصورت قیمتی سیٹ، دلکش قیمتی ملبوسات مردوں اور عورتوں کا میک اپ، لائٹس کیمرے اور ہدایت کار (Director) کے تابع نام نہاد مبلغ دین کے پروگرام فلمایا جانا وغیرہ۔

Q.TV کے دینی پروگرام کے ہدایت کار الیاس عطار کے معتمد مرید بشیر فاروقی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ Q.TV کے پروگرام اسلام کے نام پر اسلام کی اصل مٹا کر اُسے مسخ کرنے میں سرگرم ہیں اس لئے ڈائریکٹر خواہ کوئی بھی ہو اس قسم کے پروگرام دینے والا ہرگز اسلام کا وفادار نہیں ہوسکتا۔ کیا اس سے واضح نہیں ہوتا کہ Q.TV کے اصل ڈائریکٹر یہود و نصاریٰ ہیں جو الیاس عطار اور بشیر فاروقی جیسی کالی بھیڑوں کے ذریعہ اسلام کی جڑیں کٹوا رہے ہیں اور دیگر نام نہاد مبلغ، مولانا مفتی اور عالمائیں وغیرہ تنخواہ دار ٹی.وی کلاکار ہیں۔ ڈائریکٹر کے زرخرید غلاموں کو جو بھی رول دیا جاتا ہے وہ ادا کرتے ہیں۔ Q.TV کے اخراجات غالباً حرام، جھوٹ اور فریب سے پُر اشتہارات (Advertisement) کی حرام کمائی سے پورے کیے جاتے ہیں۔ پھر بھی Q.TV اسلامک چینل ہے؟

یہ اعلانِ تقدس اور یہ میخواریاں واعظ ☆ تجھے مجملۂ اربابِ فن کہنا ہی پڑتا ہے

گذرتے ہیں یوں دغاباز کے قصور میں دن ☆ ''خدا بھی ساتھ ہے'' بس اک اسی سرور میں دن

فضول خرچی - مذکورہ قیمتی سیٹس اور قیمتی ملبوسات وغیرہ میں شدید قسم کی فضول خرچی واضح ہے۔ اسلام برف کے پانی سے ہاتھ دھونے کو جب فضول خرچی بتاتا ہے تو مذکورہ اخراجات کو اسلام کی اجازت کا تاثر دینا نہایت بے شرمی اور بے حیائی ہے۔ ایسی صورت میں تباہی لازمی ہے۔ کیونکہ:۔

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

صلح کلیت اور توہین مصطفےٰ ﷺ کو عام کرنا: - Q.TV پر جیسا کہ حضرت ازھری میاں صاحب قبلہ نے فرمایا، ہر عقیدے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ پروگرام دیتے ہیں، یہ صورت ایمان کے لئے خطرناک ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر طاہر القادری، ڈاکٹر ذاکر نائک ان تمام کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور بدنام زمانہ گستاخ رسول ہیں۔ صلح کلیت، منافقت ہے اور دوزخ میں منافقوں کا طبقہ کافروں سے بھی نیچے ہے۔ اسلئے انکی تحریروں تقریروں سے پرہیز لازمی ہے کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھو اور جنت کا تصور لئے دوزخ میں چلے جاؤ۔

فرحانہ اویس کی کفریات :- فرحانہ اویس کا دیو بندی ہونا ثابت ہو چکا ہے، کچھ لوگوں نے اپنے عقائد پوشیدہ رکھے ہیں۔ فرحانہ اویس نے پروگرام ''روشن چراغ'' میں نبی کریم ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ گنہگار کہا۔ دراصل یہ قول محمود الحسن دیو بندی کا ہے اور اشرف علی تھانوی دیو بندی نے بھی خطا کار لکھا ہے۔ اس نے سورۂ فتح کی پہلی آیت کا ترجمہ اس طرح ہے ''ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی تا کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں''۔ فرحانہ اویس نے یہ کفریہ قول ایک عظیم الشان ولی حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کر دیا تا کہ سنی مسلمان (بریلوی) ایک ولی اللہ کا قول سمجھ کر اس پر یقین کر لیں اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ بیشک و بے گماں نبی کریم ﷺ کو گنہگار یا خطا کار سمجھنے والا ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ (21.1.08 کی سی ڈی)۔

ڈاکٹر طاہر القادری کو پہچانئے :- اللہ تعالیٰ نے طاہر القادری کو علوم دینیہ اور علوم جدیدہ پر دسترس عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا استعمال دین حق کے فروغ اور اس پرفتن دور میں امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے کرنا چاہیے تھا لیکن ابلیس نے اس کو اپنے شکنجے میں کس لیا۔ مسلک حقہ سے منحرف ہو کر اس نے مسلک باطلہ اختیار کیا اور اس طرح خود کو یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ اس نے ''منہاج القرآن'' ادارہ قائم کیا اور خود کو اسلام مخالف سرگرمیوں کے لئے وقف کر دیا۔ جس طرح تمام اسلام دشمن تحریکیں اپنے فریب کو چھپانے کے لئے دورخی پالیسی اختیار کرتی ہیں، طاہر القادری نے پہلے قدم کے طور پر علوم دینیہ کا استعمال مسلک اہل سنت کے عقائد صحیحہ کے پرکشش و پراثر ترجمانی کے ذریعہ عوام اہلسنت (بریلویوں) کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے کیا۔ 2007 میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ایمان کی حقیقت، تصوف، عظمت و محبت پنجتن پاک اور آل رسول اور مقام محمود جیسے موضوعات کی اپنے مخصوص انداز میں سحر انگیز تشریح کی، یہاں تک کہ غیر شرعی داڑھی والا اور عورتوں کو اپنے اسٹیج پر مدعو کرنے والا فاسق سنی مسلمانوں کی نظروں میں عاشق رسول اور ولی کامل اور صوفی بن گیا۔ (فرقۂ باطلہ مذکورہ تمام امور پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں)۔ عوام اہلسنت کو اپنا گرویدہ بنانے کے بعد دوسرے قدم کے طور پر فروری 2008 میں اس نے عاشق رسول کا چولا اتار پھینکا، وہابیت کے بدنام زمانہ پرچارک ابن تیمیہ اور شبیر احمد عثمانی و اشرف علی تھانوی و صدیق حسن بھوپالی، ثناء اللہ امرتسری جیسے بدعقیدہ اور گستاخان رسول کو سنی صحیح العقیدہ عاشق رسول بتایا اور اس طرح اپنے منافقانہ کردار کا واضح طور پر اظہار کر دیا۔ یہاں یہ تاریخی بات ذہن نشین رہے کہ یہ وہی ابن تیمیہ ہے جس کے کفریہ عقائد کی بنا پر حضرت قاضی زین العابدین ابن مخلوق مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے 705 ہجری میں اس پر فتوئے کفر عائد فرمایا تھا اور اس کو قید میں ڈال دیا گیا تھا۔ جبکہ بانیان فرقۂ دیو بندیہ پر بھی انکی کفریات اور گستاخیوں کے سبب حرمین شریفین کے 14 مفتیان کرام نے فتوئے کفر عائد فرمایا تھا (دعوت فکر ص: ۹۹) (م ص :6) ان ہی گستاخ دیو بندیوں کے تعلق سے ڈاکٹر اقبال نے فرمایا ''گستاخوں پر آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا''

ڈاکٹر طاہر وقتاً فوقتاً دور حاضر کے پیران عظام پر یہ الزام بھی لگاتا رہتا ہے کہ ''وہ ایجنٹوں کے ذریعہ مریدوں کو پھانستے ہیں'' اور خود کو ''وجدان'' کا حامل بتاتا ہے اس طرح وہ مسلمانوں کو ان کی بیعت سے اجتناب کرنے اور خود سے بیعت ہونے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔

وہ جو آئینہ میں تھا پس آئینہ نہیں ☆ پہلے وہ کچھ اور تھا مگر وہ اب کچھ اور ہے

طاہر القادری کے دیگر باطل عقائد اس طرح ہیں :-

(۱) تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں بنیادی اختلاف نہیں ہے (اس کی تصنیف ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن نہیں'')

(۲) خالق کون و مکاں نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں

فرحانہ اویس کی کفریات:- فرحانہ اویس کا دیوبندی ہونا ثابت ہو چکا ہے، کچھ لوگوں نے اپنے عقائد پوشیدہ رکھے ہیں۔ فرحانہ اویس نے پروگرام ''روشن چراغ'' میں نبی کریم ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ گنہگار کہا۔ دراصل یہ قول محمود الحسن دیوبندی کا ہے اور اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی خطا کار لکھا ہے۔ اس نے سورۂ فتح کی پہلی آیت کا ترجمہ اس طرح ہے ''ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے جائیں''۔ فرحانہ اویس نے یہ کفریہ قول ایک عظیم الشان ولی حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کر دیا تاکہ سنی مسلمان (بریلوی) ایک ولی اللہ کا قول سمجھ کر اس پر یقین کر لیں اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ بیشک وبے گماں نبی کریم ﷺ کو گنہگار یا خطا کار سمجھنے والا ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ (21.1.08 کی سی ڈی)۔

ڈاکٹر طاہر القادری کو پہچانئے:- اللہ تعالیٰ نے طاہر القادری کو علوم دینیہ اور علوم جدیدہ پر دسترس عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا استعمال دین حق کے فروغ اور اس پر فتن دور میں امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے کرنا چاہیے تھا لیکن ابلیس نے اس کو اپنے شکنجے میں کس لیا۔ مسلک حقہ سے منحرف ہو کر اس نے مسلک باطلہ اختیار کیا اور اس طرح خود کو یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ اس نے ''منہاج القرآن'' ادارہ قائم کیا اور خود کو اسلام مخالف سرگرمیوں کے لئے وقف کر دیا۔ جس طرح تمام اسلام دشمن تحریکیں اپنے فریب کو چھپانے کے لئے دورخی پالیسی اختیار کرتی ہیں، طاہر القادری نے پہلے قدم کے طور پر علوم دینیہ کا استعمال مسلک اہل سنت کے عقائد صحیحہ کے پرکشش و پراثر ترجمانی کے ذریعہ عوام اہلسنت (بریلویوں) کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے کیا۔ 2007 میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ایمان کی حقیقت، تصوف، عظمت ومحبت پنجتن پاک اور آل رسول اور مقام محمود جیسے موضوعات کی اپنے مخصوص انداز میں سحر انگیز تشریح کی، یہاں تک کہ غیر شرعی داڑھی والا اور عورتوں کو اپنے اسٹیج پر مدعو کرنے والا فاسق سنی مسلمانوں کی نظروں میں عاشق رسول اور ولی کامل اور صوفی بن گیا۔ (فرقۂ باطلہ مذکورہ تمام امور پر شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں)۔ عوام اہلسنت کو اپنا گرویدہ بنانے کے بعد دوسرے قدم کے طور پر فروری 2008 میں اس نے عاشق رسول کا چولا اتار پھینکا، وہابیت کے بدنام زمانہ پر چارک ابن تیمیہ اور شبیر احمد عثمانی و اشرف علی تھانوی و صدیق حسن بھوپالی، ثناء اللہ امرتسری جیسے بدعقیدہ اور گستاخان رسول کو سنی صحیح العقیدہ عاشق رسول بتایا اور اس طرح اپنے منافقانہ کردار کا واضح طور پر اظہار کر دیا۔ یہاں یہ تاریخی بات ذہن نشین رہے کہ یہ وہی ابن تیمیہ ہے، جس کے کفریہ عقائد کی بنا پر حضرت قاضی زین العابدین ابن مخلوق مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے 705 ہجری میں اس پر فتوئے کفر عائد فرمایا تھا اور اس کو قید میں ڈال دیا گیا تھا۔ جبکہ بانیان فرقۂ دیوبندیہ پر بھی انکی کفریات اور گستاخیوں کے سبب حرمین شریفین کے 14 مفتیان کرام نے فتوئے کفر عائد فرمایا تھا (دعوت فکر ص: ۹۹ (م ص :6) ان ہی گستاخ دیوبندیوں کے تعلق سے ڈاکٹر اقبال نے فرمایا ''گستاخوں پر آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا''

ڈاکٹر طاہر وقتاً فوقتاً دور حاضر کے پیران عظام پر یہ الزام بھی لگا تا رہتا ہے کہ ''وہ ایجنٹوں کے ذریعہ مریدوں کو پھانستے ہیں'' اور خود کو ''وجدان'' کا حامل بتاتا ہے اس طرح وہ مسلمانوں کو ان کی بیعت سے اجتناب کرنے اور خود سے بیعت ہونے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔

وہ جو آئینہ میں تھا بس آئینہ نہیں ☆ پہلے وہ کچھ اور تھا مگر وہ اب کچھ اور ہے

طاہر القادری کے دیگر باطل عقائد اس طرح ہیں:-

(۱) تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں بنیادی اختلاف نہیں ہے (اس کی تصنیف ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن نہیں'')

(۲) خالق کون ومکاں نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں

(۲) صوفی ازم اسلام کی مسخ شدہ شکل ہے، یہ اسلام نہیں ہے (Sufism is corrupted form of Islam, it is not islam) (پروگرام سوال وجواب ۲۶ رجون ۲۰۰۸ء)

(۳) قرآن چھونے کے لئے وضو کی ضرورت نہیں۔ کوئی آیت یا کوئی حدیث اس سلسلے میں نہیں۔ (پروگرام Dare to Ask بتاریخ ۱۰ رجون ۲۰۰۸ء)

(۴) حضور علیہ السلام نے پردہ فرمانے سے سات سال قبل متعہ حرام قرار دیا تھا۔ (پروگرام Dare to Ask بتاریخ ۱۱ رجون ۲۰۰۸ء)

(۵) حضور علیہ السلام نے تبوک جانے سے قبل ۷ ہجری میں متعہ حرام قرار دیا تھا۔ (پروگرام Dare to Ask بتاریخ ۲۳ رجون ۲۰۰۸ء)

(۶) نبی کریم ﷺ کے سامنے بھی عورتیں مساجد میں جاتی تھیں۔ آج کل ہندوستان کے علاوہ امریکہ یوروپ میں بھی عورتیں مساجد میں جاتی ہیں۔ کسی جگہ عورتوں کا مساجد میں جانا منع نہیں ہے۔ (پروگرام Salah بتاریخ ۱۴ رجون ۲۰۰۸ء)

حقیقت یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فساد کے پیش نظر عورتوں کا مساجد میں جانا ممنوع قرار دے دیا تھا۔ ذاکر نائک کی نظر میں شاید صحابہ کرام کے احکام قرآن وسنت کے مطابق نہیں۔ وہ امریکہ یوروپ کو اسلام کے مراکز مانتے ہیں جہاں اسلام کے نام پر اسلام کی اصل مٹائی جارہی ہے۔

(۷) حلالہ کی ضرورت نہیں۔ یہ قرآن میں نہیں ہے۔ (پروگرام سوال وجواب بتاریخ ۲۶ رمئی ۲۰۰۸ء)

(۸) قرآن کو جزدان میں رکھنا، اس کی یا کعبہ کی طرف پیٹھ اور پیر کرنا، جوتے پہن کر قرآن پڑھنا غلط نہیں ہے۔ عزت کرو لیکن اتنی نہیں۔

(۹) عورتیں مردوں کی طرح نماز پڑھ سکتی ہیں۔ قرآن میں کسی جگہ یہ حکم نہیں کہ عورتیں مردوں کی طرح نماز نہیں پڑھ سکتیں۔

ذاکر نائک کے چیلے فیض الرحمٰن کی کفریات۔

(۱۰) حضور علیہ السلام صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ایک نابینا صحابی کچھ معلومات کرنے آیا۔ حضور علیہ السلام نے اس کی جانب توجہ نہ کی۔ اس پر یہ آیت اُتری (سورۂ عبس آیت ۸۰)۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ڈانٹ دی (معاذ اللہ) (پروگرام ذکرِ قرآن پارٹ ۴، بتاریخ ۲۲ رمئی ۲۰۰۸ء)

(۱۱) حضور ﷺ وحی جلدی یاد کرلیا کرتے تھے کہ بھول نہ جائیں اور اگلے سبق کے لیے تیار ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے فرمایا ”آپ قرآن بھولیں گے نہیں، آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کتنا ہی زور لگالیں آپ یاد نہیں کر سکتے اگر ہم نہ چاہیں۔ اگر اللہ چاہے جو قرآن ہم نے دیا ہے، ہم چھین لیں۔ مشکل حالات سے آپ کی تربیت کی جارہی ہے کہ آپ اس قابل بن جائیں کہ جو ہم مہربانیاں کرنے والے ہیں آپ ان کے قابل بن جائیں۔ یہ آپ کا کمال نہیں نہ کوئی دخل، یہ اللہ کا کمال ہے کہ آپ قرآن یاد کرلیتے ہیں۔“ (استغفر اللہ من ذالک) کیا یہ سب کفر نہیں؟

خوشتر نورانی کا جغرافیہ۔ جہاں فوٹو اور ٹی .وی. کے جواز کا مسئلہ اٹھتا ہے وہاں خوشتر نورانی کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے۔ خوشتر نورانی ”جام نور“ کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد بلند پایہ علمی ہستیاں اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خوشنما نشانیاں کیوں نہ رہی ہوں، ادارۂ سرسید احمد خان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خوشتر نورانی، نورانی نہ رہے۔ حرانی (آزاد خیال) ہوگئے خدا کرے یہ خبر غلط ہو جو متعدد معتبر حضرات کے توسل سے ملی کہ ”خوشتر نے اپنا آئیڈیل مودودی کو بنایا ہے“۔ خبر معتبر ہے یا نہیں ان کے ”اداریئے“ ان کا ماہنامہ ”جام نور“ مودودی عقائد کا

آئینہ دار اور مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف سرگرم عمل ضرور ہے' بیشتر علما اس بات پر متفق نظر آتے ہیں۔ کہ '' جام نور'' کا پڑھنا ایمان کیلئے خطرناک ہے سہ ماہی پیغام رضا اپریل تا جون ۲۰۰۸ء کا سرورق اس کا شاہد ہے۔ (م ص: 20)

کیا علماء کرام کے یہ تاثرات خوشتر کے ''مودودی عاشق'' ہونے کا تاثر نہیں دے رہے ہیں؟ مسئلہ فوٹو، ٹی.وی کی حرمت کا ہو یا ''مسلک اہل سنت و جماعت'' کو ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کہنے کا، خوشتر کا قلم زہر اگلے بغیر نہیں رہتا یہاں تک کہ ان کی نوکِ قلم مفتیانِ کرام خصوصاً امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت پر تیشہ زنی میں پیش پیش رہتی ہے۔ توہین و تضحیک سے باز نہیں آتی۔

کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے ☆ ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے

مفتی مطیع الرحمٰن مضطر نے فوٹو اور ٹی.وی پر نام نہاد دینی پروگرام دیکھنے کے جواز کا جو فتویٰ جاری کیا وہ خوشتر نے جام نور دسمبر ۲۰۰۸ء میں صرف شائع ہی نہیں کیا، اپنے اداریہ میں اس تباہ کن فتوے کی تائید وحمایت میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے اور وہ مفتیان کرام خصوصی طور پر سیدی اعلیٰ حضرت کی تضحیک سے بھی باز نہیں آئے (م ص: 21)۔ قارئین اس اداریہ کو ضرور پڑھیں اور اپنے امام ورہنما سیدی اعلیٰ حضرت کی توہین پر آنسو بہائیں۔ ''پیغام رضا'' میں مفتیان کرام نے خوشتر اور ان کے ''جام نور'' کی دھجیاں اڑادی ہیں وہ عوام کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس اداریہ کا سب سے تباہ کن پہلو پیش کیا جاتا ہے جس میں خوشتر نے اپنا سازشی ذہن نچوڑ کر رکھ دیا ہے ملاحظہ فرمائیں:۔ (م ص: 22)

مفتی مطیع الرحمٰن کی ٹی.وی. کے جواز کی جانب پیش قدمی کو اسلام میں ''روشن صبح کے آغاز'' کا نام دیا ہے۔ استغفر اللہ، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب رحمۃ اللہ کا آزاد خیال پوتا یہاں ٹھہرا نہیں بلکہ مزید آگے لکھتا ہے ''اس پیش قدمی سے لاکھوں افراد کو یقیناً اماں ملی ہے جن کی آنکھیں اسلامیات کے مشاہدے کے باوجود احساس گناہ سے جھکی جارہی تھیں'' یعنی وہ اعتراف کر رہے ہیں کہ ٹی.وی کے دینی پروگرام کارہائے حرام سے مخلوط ہوتے ہیں جن سے احساسِ گناہ پیدا ہوتا ہے یعنی مضطر کی پیش قدمی سے ٹی.وی کے کارہائے حرام، حرام نہیں رہے اور ان کا دیکھنا سننا گناہ نہیں رہا۔ اس جواز میں ایک غضب اور بھی نمایاں ہے یعنی مضطر، خوشتر نے کارہائے حرام کو اہل ایمان کا دارالاماں بنادیا۔ یعنی اب اسلامیات کے ساتھ حسن نسواں سے آنکھیں سینکنا، راگ راگنیوں پر سینما کے آرکیسٹرا کی دھنوں پر حمد ونعت پڑھنا اور درمیان (Break) میں ننگی مغربی تہذیب والے اشتہار (Ads) اور دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں دیکھنا معاذ اللہ گناہ نہیں رہا۔ بلّے بلّے، جے ہو مضطر خوشتر کی۔ اب وہ دن دور نہیں کہ ملت اسلامیہ کی بچیاں اور بچے جدید تہذیب کی سوغات لئے، ہاتھوں میں ہاتھ لئے پاپ میوزک (Pop Music) کا پاپ لئے تھرک تھرک کر حمد ونعت پڑھا کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اگلا قدم آیات قرآنی اور احادیث مصطفیٰ ﷺ کی جانب ہوگا۔ اکیسویں صدی ہے، زمانہ کے کارہائے حرام کے ساتھ چلنے کے لئے اسلام کو جدت پسند بنانا بھی تو ضروری ہے تاکہ مسلمان دقیانوس نہ کہلائیں۔ دشمنان اسلام کی آوازوں سے اپنی آواز ملاتے ہوئے آزاد خیال بلکہ مذہب سے آزادی حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے نام نہاد مسلمان، اسلام اور مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کرانے کا ذریعہ تو بن ہی چکے ہیں: آہ! گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔

(۱) اصل اسلام (Radical Islam) اور انتہا پسند یا بنیاد پرست مسلمان (Fundamentalist, Orthodox Muslims)

(۲) معتدل اسلام (Moderate Islam) اور آزاد خیال یا روشن خیال مسلمان (Liberal Muslims)

آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ اس پر فتن دور میں دینی تعلیم اور دینی شعور سے محروم مسلمان کون سا مسلمان بننا پسند کریں گے۔ ظاہر ہے کہ

جس میں حصول جنت کا یقین بھی ہو اور گناہوں کی لذت بھی۔

اس طرح یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اسلام میں موجود مغرب زدہ کالی بھیڑیں مغرب کے اشاروں پر اسلام کو جدید انداز میں اور اسلامی تہذیب کو مغربی ننگی تہذیب میں ضم کرنے کیلئے میں پیش پیش ہیں۔ مضطر اور خوشتر کا نام ایسی کالی بھیڑوں کی فہرست میں سر فہرست ہوگا کیونکہ ان میں ایک مفتی تو دوسرا مفتی نما "محترم ہستی" کا پوتا ہے۔ ستمگر ستمگری کر لیں لیکن:

ایک دن ایسا بھی آئے گا ستمگر تجھ پر ☆ اپنی تصویر جو دیکھے گا تو ڈر جائے گا

ایسی صورت میں کیا مضطر کی کارحرام کی جانب پیش قدمی کو "روشن صبح کا آغاز" کا نام دینا کیا ارتکاب کفر نہ ہوا اور اکابرین خصوصی طور پر **سیدی اعلیٰ حضرت کے لئے "دسویں صدی کا نمونہ" جیسے دل خراش الفاظ کا استعمال کیا ان کی صریح توہین اور جرم بالائے جرم نہیں۔** "خوشتر کے منھ میں خاک"۔ دسویں صدی کے خاص تو خاص عوام میں بھی حیا بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔ اکیسویں صدی میں حیا ٹوٹ کر جنسیات میں ضم ہوتی جارہی ہے۔ خوشتر کی نظر میں یہی روشن صبح کا آغاز ہے (معاذ اللہ) کہ وہ مغرب کی طرح مسلم معاشرے میں بھی جنسی آزادی چاہتے ہیں۔ کیا وہ ملت کی بیٹیوں کو، جن میں ان کی اپنی بیٹیاں بھی شامل ہوں گی جنسی آزادی دے کر عوامی ملکیت (Public Property) بنانا چاہتے ہیں؟ "الحیاء شعبہ من الایمان" کا تصور مٹا کر وہ آخر کیوں دشمنان اسلام کے تباہ کن منصوبوں کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں میں جدید عالمی جنسی تہذیب (Modern Universal Sexual Culture) کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور عوام اہل سنت کو فلاح کی راہ سے ہٹا کر جہنم کی راہ پر لے جانا چاہتے ہیں، آخر کیوں؟

مفتیان کرام کے ریمارکس (Remarks) اور مذکورہ کرتوتوں سے کیا یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا خوشتر صرف آزاد خیال ہی نہیں بلکہ مودودیت کا دلدادہ بن کر عوام میں مذہب سے آزادی حاصل کرنے کی آرزو بیدار کرنے کی سازش میں بھی ملوث ہے اور اپنے دادا جان اور مسلک اہل سنت پر بدنما داغ بن چکا ہے۔ جس کو دھونا اور جلد دھونا اشد ضروری ہے ورنہ یہ داغ دوسروں کو داغدار کرتا رہے گا۔ تخریبی ذہن رکھنے والے خوشتر کو "جام نور" سے برطرف کر دینا نہایت ضروری ہو گیا ہے ورنہ اس کی نوک قلم سے نکلنے والے ایمان شکن مضامین حضرت ارشد القادری صاحب کی روح کیلئے باعث کی اذیت اور مسلمانوں کے ایمان کے لئے خطرہ بنتے رہیں گے۔ کیا "جام نور" کی انتظامیہ اس جانب جلد کوئی قدم اٹھانا چاہے گی؟

آگ اگلتی ہوئی ہر سمت فضا لگتی ہے ☆ زمین مسلک بھی آج آبلہ پا لگتی ہے
برہمی کیوں ہے اور یہ ماتھے پہ شکن کیسی ☆ ہم نے جو بات کہی ہے وہ خدا لگتی ہے

Q.TV خطرناک کیپسول: — مذکورہ تمام برائیوں کے سبب حضرت تاج الشریعہ قبلہ ازہری میاں صاحب نے TV اور Q.TV دیکھنے کو حرام و ممنوع قرار دیا ہے تاکہ مسلمانوں کا ایمان خطرے میں نہ پڑے، محفوظ رہے۔ اور تاکیداً یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ مسلمان Q.TV کی میلاد و نعت خوانی، ذکر و اعراس اولیاء کرام، درود پاک اور ذکر و کلام اعلیٰ حضرت پڑھنے سے فریب نہ کھائیں کہ کڑوی دوا کیپسول کے خول میں بند کر کے کھلائی جاتی ہے۔ Q.TV ایسا ہی ایک کیپسول ہے جو کفر و حرام اور صلح کلیت جیسے **ایمان شکن زہر مذکورہ متبرک اذکار کے خول میں بھر کر مسلمانوں کے حلق کے نیچے اتارے جا رہے ہیں۔**

دلکش شخصیات (Celebrities) کے انٹرویوز — فاسق کی تعظیم سے عرش اعظم جنبش میں آجاتا ہے آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں

لہٰذا شریعت مطہرہ کی اسی پاسداری کے سبب جب گورنر یوپی جیسی شخصیت کو منبر رسول پر جگہ نہ دی گئی اور انھیں اپنا خطبہ منبر کے نیچے کھڑے ہو کے پڑھنا پڑا تو ایسی صورت میں فلموں کے ہیرو، گانے بجانے ناچنے والے فساق کو Q.TV پر مدعو کرنا، ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کو ترقی اور کامیابی کی دعائیں دینا کیا یہ گمراہانہ کردار اللہ جبار وقہار کے غضب کا سبب نہ بنتا ہوگا؟ مذکورہ لوگ اسلام کے نام پر بدنما داغ ہیں۔ ان کی عزت افزائی اسلام کے وقار کو مجروح کرتی ہے۔ اس لیے Q.TV کو اسلامی چینل ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔

نام نہاد اسلامی چینل کی مسلک اہل سنت کے خلاف منظم سازش کا ایک اور ثبوت- ان چینلس کے مقاصد و مفاسد بیان کئے جاچکے ہیں۔ عوام اہل سنت کو فریب دینے کے لئے ان مفاسد پر حمد ونعت خوانی، درود شریف، صلاۃ وسلام، انعقاد اعراس بزرگان دین جیسے پروگرامس کی چلمن ڈال کر پیش کیا جارہا ہے۔ اہل علم نے جب ان چینلس کے مفاسد پر اعتراضات اٹھائے تو فرقہ ہائے باطلہ دیوبندیوں تبلیغیوں نے خطرناک شاطرانہ چال چلی۔ انھوں نے شور مچانا شروع کردیا کہ Q.TV بدعتیوں (بریلویوں) کا چینل ہے۔ اس میں شرک وبدعت کا بول بالا ہے اس پر روک لگائی جائے۔ انکے اس شور کی حکمت یہ تھی کہ عوام اہل سنت ان کی مخالفت کی ضد میں مزید دلچسپی اور پابندی کے ساتھ دیکھنا شروع کردیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ ان کی شاطرانہ چال کامیاب رہی اور شاید فرقۂ باطلہ کی اس چال کا شکار ہوکر مفتظر صاحب نے اس کے جواز کا فتویٰ جاری کردیا۔ آہ مفتظر صاحب کی فہم وفراست پر، کیا ایسے شخص کو جو دشمن کے پروپیگنڈے کا شکار ہوکر احساس کمتری کا شکار ہوجائے، قاضی کے منصب کے لائق سمجھا جانا چاہیے؟ اس تعلق سے غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر بتائی جانے والی دس باتوں میں سے ۹ ر اچھی باتیں سیکھنے کے ساتھ ایک بات بھی کفر یا بدعقیدگی کی ذہن میں سما جائے تو ۹ ر اچھی باتوں پر خود بخود پانی پھر جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ایمان وعقیدہ ہی نہ رہیگا تو کیا عید میلاد النبی ﷺ اور کیا درود ونعت خوانی اور اعراس کسی کام آسکیں گے؟

فرقۂ باطلہ کی یہ وہی پرانی چال تھی کہ جب وہابیت کے موضوع پر علماء اہل سنت کی یلغار ہوئی اور علماء دیوبند نے خود کو عاجز پایا تو علماء اہل سنت کی توجہ اس جانب سے ہٹانے کے لئے مباح اور فروعی امور پر جو خواص وعوام اہل سنت کی زندگی کا خاص جز ہیں، شرک وبدعت کا فتویٰ لگا کر ہنگامہ کھڑا کردیا۔ ان کی حکمت کامیاب رہی۔ علماء اہل سنت اپنے دفاع میں ایسے لگے کہ فرقۂ باطلہ کے گمراہ کن اور ایمان شکن عقائد کا معاملہ پس پشت جا پڑا اسکے یہ نتائج برآمد ہوئے کہ ایک طرف دونوں فرقوں کے مابین بظاہر فرق وامتیاز صرف مزارات کی حاضری، عرس و نیاز، تیجہ چالیسواں میں باقی رہ گیا، دوسری جانب سادہ لوح سنی مسلمان وہابیوں سے جڑ کر بدعقیدہ ہونے لگے۔ کیونکہ ان کے گستاخ رسول ہونے کا چرچا اس شد ومد کے ساتھ باقی نہ رہا جتنا ہونا چاہیے تھا جسکی اشد ضرورت آج بھی ہے اور آئندہ زمانوں میں بھی رہیگی لیکن اسکے انداز بقدر حالات اور ضرورت تبدیل ہوتے رہیں گے۔

کچھ ایسے بدحواس ہوئے آندھیوں سے لوگ ☆ جو پیڑ کھوکھلے تھے ان ہی سے لپٹ گئے

ابلیس رقص میں:- وہ مفتظر صاحب ہی تو تھے جنھوں نے پہلے بڑے زور شور سے TV دیکھنے کے عدم جواز کی وکالت کی تھی پھر ایسا کیا حادثہ پیش آیا کہ اُن کی ذہنی کیفیت دگرگوں ہوگئی اور اپنے محسن وآقا سیدی اعلیٰ حضرت اور اپنے مخلص دوستوں پر حملہ آور ہوگئے۔ اس قسم کے انقلاب کے پس پردہ عموماً تین عوامل کارفرما ہوسکتے ہیں......

(۱) علما ومفتیان کرام میں باہمی جذبۂ رقابت

(۲) حصول دولت اور جھوٹی شہرت کی خاطر اپنے ذہن وقلم، اپنی زبان اور اپنے دین وایمان کا دشمنان اسلام سے سودا کرلینا۔

(۳) فرقہ ہائے باطلہ کے مکر فریب اور مسحور کن باتوں کا شکار ہو جانا۔

باہمی رقابت کی آگ دور حاضر میں کیا خوب دہک رہی ہے۔ جس کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بعض علماء کرام نازیبا حرکت سے بھی گریز نہیں کرتے۔ کیا مظہر صاحب کا یہی فتویٰ چیخ چیخ کر سیدی اعلیٰ حضرت اور دیگر اکابرین کے خلاف اُن کے جذبۂ رقابت اور شریعت سے متصادم ہونے کی گواہی نہیں دے رہا ہے؟

شہرت و دولت کے لئے اپنے دین اپنے منصب کا سودا کر لینا بھی اس دور میں معیوب نہیں رہا۔ آپ کے دعوت اسلامی والے برملا کہتے پھرتے ہیں...... "کیا ایسے مفتیوں کو مفتی مانا جائے گا جو روپیہ لے کر فتویٰ بدل دیتے ہیں"۔

دعوتِ اسلامی والے جب کسی سنی عالم دین کو توڑ کر دعوتِ اسلامی کے حق میں اس عالم سے حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ازراہ طعنہ زنی وہ انجمن کو فون پر اس کی اطلاع ضرور دیتے ہیں۔ غالباً یہ دو یا ڈھائی برس پہلے کی بات ہے کہ ایک ایسا ہی فون مظہر صاحب کے بارے میں بھی آیا تھا۔ "آج آپ کے ایک اور دبنگ مفتی کو توڑ کر پچاس ہزار (50,000/-) روپیہ کے عوض ٹی۔وی۔ دیکھنا جائز کروالیا"۔

کیا ملا عظمت اسلام کو رُسوا کر کے ☆ چند سکوں کے عوض دین کا سودا کر کے

ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ مظہر صاحب نے فرقۂ باطلہ کے فریب کا شکار ہو کر یہ فتویٰ اپنی ہی منطق کے خلاف نفس امارہ کے زبردست دباؤ میں آکر کسی اضطراری حالت میں تحریر کیا تھا۔ سیدی اعلیٰ حضرت اور دیگر مفتیان کرام کے فتووں کے وجود کو نظر انداز کرتے ہوئے TV کو جائز قرار دے کر ارتکاب گناہ پر معاذ اللہ ثواب کی خوشخبری تو کوئی بے ہوش، بے علم بھی نہیں دے سکتا۔ یہ حرکت اُسی اضطرابی اور اضطراری کیفیت کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ کیا فلمی اسٹائل میں زندگی گذارنے والی نوجوان نسل یہ کہہ کر آپ کے فتوے کو بوسہ نہ دے گی کہ کڑیاں دیکھو، میوزک پر تھرکو اور خوب ثواب کماؤ (معاذ اللہ)۔ کیا ان کا یہ ذہن جنسی میلان پیدا نہ کرے گا جس کو وہ آگے چل کر گناہ بھی نہیں سمجھیں گے؟ معاملہ یہاں تک تو پہنچ ہی چکا ہے کہ نام نہاد اسلامی چینل Q.TV کے مفتی ڈراموں کی وکالت کرنے لگے ہیں اور نوجوان نسل فوٹو گرافی اور میوزک کو وقت کی ضرورت سمجھنے لگی ہے، گناہ نہیں ...... 'رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی'

مظہر صاحب کے فتوے کا دوسرا پہلو اس سے بھی زائد خطرناک ہے۔ مذکورہ رخ تو گناہوں کی ترغیب کے متعلق تھا لیکن یہ رخ سیدھا ایمان پر ضرب لگا رہا ہے۔ انھوں نے ایک ہی جنبش قلم سے برسوں پرانے سنی وہابی تنازعہ کا فیصلہ ایک سطر میں کر ڈالا۔ نام نہاد اسلامی ٹی۔وی چینلس پر صلح کلیت اور وہابیت کا ہی غلبہ رہتا ہے۔ جس کو نعت خوانی اور ذکر اولیاء کرام سے سجا کر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ Q.TV اور دیگر والے لوگ مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائی و فدائی ہیں۔ کیا ایسی پر فریب صورت میں سنی مسلمان رفتہ رفتہ صلح کلیت اور وہابیت اختیار نہ کریں گے جبکہ ابلیس اس جانب لے جانے کے لئے ہر لحہ تاک میں رہتا ہے۔ اس طرح کیا مظہر صاحب کا فتویٰ عوام اہل سنت کو وہابیت کی جانب ڈھکیلنے میں معاونت کرنے والا اور ان کے ایمان کا دشمن نہ ہوا؟

حیرت و تشویش اس بات پر بھی ہے کہ ایسے تباہ کن فتوے پر کسی مفتی محترم نے اپنا پُر اثر ردِ عمل ظاہر نہ کیا اس کے برخلاف خوشتر نورانی نے اس کی تائید و حمایت میں زہریلا اداریہ لکھ مارا۔ کاش ان کے ذہنوں میں اپنے پیارے آقا ﷺ کا یہ انتباہ محفوظ ہوتا "جس کو اپنے بھائی کا غم نہیں وہ میری امت سے نہیں" اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اسنے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ و طفیل میں "انجمن تحفظ ایمان" کو مظہر

صاحب کے فتوے، خوشترنورانی کے ادائیے اور دیگر ایمان شکن فتنوں کے خلاف علم احتجاج بلند کرنے کا اعزاز عطا فرمایا۔

وہ مطیع الرحمٰن ہو کر بھی ''مطیع الرحمٰن'' نہیں۔ ''مطیع الرحمٰن'' کبھی ''مضطر'' نہیں ہو سکتا۔ وہ اور انکی تائید کرنے والے تمام ذمہ داران مسلک شرع مطہرہ اور مجدد ملت سیدی اعلیٰ حضرت کے مجرم ہیں۔ انھوں نے تو وہ کارنامہ کر دکھایا ہے جس پر ابلیس نے یقیناً جھوم جھوم کر رقص کیا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اس منصب پر جہاد اکبر کے لئے فائز فرمایا تھا لیکن انھوں نے اس منصب کو فساد اکبر کا ذریعہ بنا دیا۔

تو ادھر اُدھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا ☆ مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تری رہبری کا سوال ہے

لمحۂ فکریہ

اسلام دنیا میں نظام مصطفیٰ ﷺ قائم کرنے کے لئے اتارا گیا ہے۔ برسر اقتدار حضرات کی بنیادی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں ''نظام مصطفیٰ'' قائم کریں۔ ملکی سطح پر نظام شریعت کا نفاذ تو بڑی بات وہ اپنے گھر، اپنے معاشرے میں نظام شریعت نافذ کرنے سے صرف غافل ہی نہیں بلکہ نفس پرستی کے تحت وہ دانستہ طور پر اس سے گریز کرتے ہیں۔ دنیا میں تقریباً 62 ممالک میں مسلمان حکمراں ہیں بعض ممالک ''اسلامی جمہوریہ'' بھی کہے جاتے ہیں لیکن کسی ایک بھی ملک میں نظام شریعت نافذ نہیں۔ یہ ممالک مسلم ممالک تو ضرور ہیں اسلامی ممالک ہرگز نہیں۔ نظامِ مصطفیٰ کے قیام کی بات خواب وخیال بن چکی ہے۔ کیا مسلم سربراہانِ ممالک کو ''نظام مصطفیٰ'' قائم کرنے کی تلقین کرنا علماء کی ذمہ داری نہیں؟

اسلام ایک تحریک ہے اس میں جب تک حرکت باقی رہی مسلمان فاتح عالم رہے۔ جب حرکت دم توڑنے لگی تحریک کمزور ہوتی گئی۔ دشمنان اسلام سر اٹھانے لگے اور اسلام کو منہدم کرنے کے لئے سازشیں رچی جانے لگیں۔ قادیانی اور وہابی تحریکوں کے ذریعہ متعدد فرقے پیدا کر دیئے گئے اور مسلک اہل سنت انتشار کا شکار ہوتا گیا۔ اس میں مزید انتشار برپا کرنے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' اور Q.TV کو مسلک اہل سنت کا علمبردار بنا کر قائم کیا گیا۔ انکی ظاہری وضع قطع سے متاثر ہو کر اہل سنت وجماعت (بریلوی) ان کے گرویدہ ہو گئے پھر اس کے بعد ان دونوں تحریکوں نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا تو اسلام کو منہدم کرنے کے ان کے اصل عزائم سے پردہ اٹھ گیا۔ ایسے وقت اور سنگین حالات میں علم دین سے محروم بے شعور مسلمانوں (بریلویوں) کو رہنمائی کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن ہمارے رہنما ساحل پر کھڑے مسلمانوں کی ہچکولے کھاتی کشتی کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے طوفان میں پھنسا سفینہ نہ ہو بلکہ کوئی تماشہ ہو رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بے یارو مددگار امت مسلمہ اپنے رہنماؤں (علمائے کرام) سے متنفر اور فتنوں کا شکار ہوتی جارہی ہے۔

''نظام مصطفیٰ'' کے قیام کا مرحلہ تو بعد میں آئے گا پہلے امت کو کفر والحاد کے طوفان سے بچا کر ساحل پر تو لے آیا جائے۔ فی الوقت یہ ممکن نظر نہیں آتا کیونکہ دورِ حاضر کے رہبران دین وملت ابھی خود کو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈھالنے سے قاصر نظر آتے ہیں اور اپنے عشرت کدوں میں آرام فرما ہیں اور فتنوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے تیار ہی کہاں ہیں؟ جب ان کے اپنے متعلقین میں اپنے معتقدین میں اور اپنے ہی مریدین میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ مفقود ہو تو وہ امت مسلمہ کی ذمہ داریاں کس طرح نبھا سکتے ہیں۔ جب انکی اولاد علوم دین ودنیا سے محروم خانقاہی چڑھاووں پر آرام دہ زندگی بسر کر رہی ہو یا علوم دینیہ چھوڑ کر علوم جدیدہ حاصل کرنے پر مائل ہو اور دنیا کی گندی گمراہ کن سیاست میں داخل ہو رہی ہو، جن کی شہزادیاں عالمہ ہونے کا اعزاز حاصل کرنے کے بجائے بے پردہ ہو کر جدید علوم حاصل کر رہی ہوں تو کیا ایسے سے کسی رہنمائی کی امید کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

دینی تعلیم کے معیار پر غور کریں تو دور حاضر کے مفتی و عالم معمولی دینی مسائل پر بغلیں جھانکتے نظر آتے ہیں۔ اپنا بھرم رکھنے کے لئے غلط جواب سے بھی گریز نہیں کرتے۔ نتیجتاً متضاد فتوے جب منظر عام پر آتے ہیں تو عوام میں تذبذب اور رفتہ رفتہ اپنے علماء کرام سے برہمی اور تنفر کا جذبہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بزرگ مفتیان کرام کی ایک خاصی تعداد بھی جذبۂ رقابت کا شکار ہے اور ان کا آپس کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا ہے وہ ملکی اور عالمی مسائل پر بھی ایک رائے اور فتنوں کی سرکوبی کے لئے بھی ایک پلیٹ فارم پر نہیں آپاتے۔ کہاں ہے ''سیرتِ مصطفٰی''، اے مصطفٰی والو؟ آپ کے متضاد فتوے عوام اہل سنت میں انتشار برپا کررہے ہیں۔ عوام اس کو آپ کی آپسی رنجش کا نام دے کر آپ سے دور اور صلح کل متحد اور منظم وہابیت سے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ آپ ہی کی بے حسی کے سبب فتنۂ طاہریہ زور پکڑتا جارہا ہے۔ آپ کی ہی خود غرضی اور لاپرواہی کے سبب ''دعوتِ اسلامی'' مکمل فتنہ بن چکی ہے۔ جب دو فتنے مشترکہ طور پر حملہ آور ہوں تو مسلک میں قیامت جیسا ماحول پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔ ایسی قیامت Q.TV اور دعوت اسلامی کے اشتراک نے برپا کررکھی ہے۔ عوام کی مایوس نگاہیں نہایت بے بسی کے عالم میں آپ کو تلاش کررہی ہیں لیکن اس قیامت خیز منظرنامہ میں آپ کہیں نظر نہیں آتے۔ البتہ آپسی لڑائی میں کفریہ فتوؤں کے خنجر لئے ضرور میدان میں نظر آتے ہیں، کہاں ہے ''سیرتِ مصطفٰی'' اے محبت مصطفٰے کا دعویٰ کرنے والو؟

کچھ علمانے خود کو انانیت اور رقابت کے ڈبوں میں بند کرلیا ہے جس کی تسکین کے لئے وہ متضاد فتوے جاری کرنا اپنی شایان شان سمجھتے ہیں خواہ وہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہوں۔ TV، مائک پر نماز، فوٹو، ویڈیوگرافی جیسے کارحرام کے جواز کے فتوؤں کی مثال ہمارے سامنے ہے اور حد یہ ہے کہ حقوقِ رائے کے نام پر اپنے ہی امام و پیشوا سیدی اعلیٰ حضرت کے تحقیق شدہ فتووں پر انگلیاں اٹھانے لگے ہیں گو کہ یہ آگ مرتد طاہر القادری نے لگائی ہے۔ وہ خود کو سیدی اعلیٰ حضرت سے آگے لے جانا چاہتا ہے لیکن یہ کہاں ممکن ہے کیونکہ۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے ☆ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

ایسی صورتِ حال میں امت مسلمہ کی رہنمائی کون کرے گا، مسلک اہل سنت کے سامنے یہ ایک اہم سوال آکھڑا ہوا ہے؟ یاد رہے کہ جس قوم کے رہنما اپنی قوم کی رہنمائی سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں تو اس قوم کی رہنمائی بالآخر ابلیس ہی سنبھال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام کے دلوں سے اپنے علماء کرام کی عظمت و وقار تقریباً غائب ہو چکا ہے۔ دشمنان اسلام کی سازشوں میں اس بات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ مسلمانوں کو ان کے علماء سے متنفر کردیا جائے۔ یہاں علماء خود ہی اپنے طرز عمل سے اپنے ہی عوام کو خود متنفر کررہے ہیں جس سے دشمنان اسلام کا کام بہت آسان ہوتا جارہا ہے۔

رہبروں نے دور کر دیں رہزنوں کی مشکلیں ☆ کارواں رستے میں لٹ جاتے ہیں آسانی کے ساتھ

تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے سوال نمبر۲ کے جواب میں صاف طور پر فرمایا کہ ''طاہر القادری جماعت اہلسنت کو تمام فرقوں کے ساتھ ملا کر آپس میں ایک کردینا چاہتا ہے۔'' جبکہ قرآن کریم میں ہے ''حق کو باطل سے نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ'' بہرحال۔ صلح کلیت دراصل منافقت ہے اور منافقوں کی صحبت اور ان کی تقریریں تحریریں یقینی طور پر ایمان کے لئے خطرہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:- ''جیسوں میں بیٹھو گے ویسے ہو جاؤ گے''۔

ڈاکٹر اسرار احمد (جماعت اسلامی)، ڈاکٹر ذاکر نائک (جماعت اسلامی) جس پر حال ہی میں فرنگی محل لکھنؤ سے کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا ہے (اخبار امر اُجالا بتاریخ 8.11.08) Q.TV کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ اسلام کے نام پر ایسے گستاخوں اور صلح کل فریبیوں کو Q.TV

پر جمع کرنا کیا اسلام کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا نہ ہوا؟

پیران پیر دستگیر سرکار غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی بدمذہبوں سے دور رہنے کے بارے میں عبرت انگیز تنبیہ

آپ نے فرمایا:- بدمذہبوں کے پاس جا کر ان کی گنتی نہ بڑھائے، ان کے قریب نہ جائے، ان پر سلام نہ کرے اور عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انھیں مبارک نہ دے۔ مرجائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا ذکر آئے تو ان کے لیے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے۔ اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولا سبحانہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اگر چہ اُس کے عمل تھوڑے ہوں۔ جب کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ (فتاویٰ حرمین) (ص:6)

اہم سوال:- Q.TV کے مفتی Q.TV کی کفریات وحرام باتوں پر صرف راضی ہی نظر نہیں آتے ان کی تبلیغ وترغیب میں تعاون بھی دے رہے ہیں تو کیا وہ ایسی صورت میں خود کفر وگمراہی سے محفوظ رہے؟

Q.TV کو مرکز اعلیٰ حضرت سے اجازت نہیں:- ''Q.TV کو بریلی شریف کی اجازت حاصل ہے'' Q.TV جیسے مشہور و معروف ادارے کو جھوٹی تشہیر کی بھلا کیا ضرورت ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ بریلوی مکتب فکر سنیوں کو ایک اور فریب دیا جائے چنانچہ، نعت خوانی، ذکر اولیاء کرام وغیرہ پروگرام کے بہانے سنیوں کو ان کا فریب دینا ظاہر ہے۔

مسلمانو! جان لو کہ ''ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی'' فتنوں کے دور میں اپنے شعور کو بیدار رکھنا بہت ضروری ہے تا کہ ایمان کے لٹیروں سے محفوظ رہ سکو۔ Q.TV یا کسی بھی ایسے چینل کو مرکز اہلسنت بریلی شریف کی اجازت ہرگز نہیں اور اس وقت تک اجازت ہو بھی نہیں سکتی تاوقتیکہ مذکورہ چینل اپنے تمام کفریات سے نیز عورت، فوٹو اور مزامیر جیسی حرام چیزوں سے خاص کر گستاخ، بدعقیدہ مبلغوں سے پاک نہ ہو جائیں۔ (م ص:17)

Q.TV کا کوئی کلاکار مسلک اہل سنت کا پیروکار نہیں- Q.TV کے اسٹاف کے نام کے ساتھ لگے'' صابری، امجدی، قادری، رضوی'' جیسے القاب وعلامت بھی بریلویوں کو فریب دینے کے لئے معلوم ہوتے ہیں کہ مذکورہ نسبتوں کے حامل حضرات ایمان شکن اور کفر و حرام کی ترغیب دینے والے Q.TV پر لاحول پڑھتے اور اس کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتے اس پر پروگرام دینا تو دور کی بات رہی۔

ایک اور اہم سوال:- محبت رسول اور محبت اعلیٰ حضرت کا دعویٰ کرنے والے الیاس عطار کے مریدان وکارکنان کا کفر وحرام کی ترغیب دینے والے Q.TV پر موجود ہونا کیا کفر پر راضی ہونا اور کفر کی ترغیب دینے والوں کا ہم نوا ہونا نہ ہوا؟ Q.TV اور دعوت اسلامی کا گٹھ جوڑ دونوں اداروں کے یکساں اغراض ومقاصد کا غماز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دعوت اسلامی کا طریقہ کار مسلک اعلیٰ حضرت سے متصادم (ٹکرانے والا) نظر آتا ہے اور ہزار کوششوں کے باوجود اس کو درست نہ کیا گیا اسی لئے **تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے ''دعوت اسلامی''** کی اعانت اور اس میں **شمولیت کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس کو صلح کل فرمایا ہے۔** (م ص:35) دیگر تفصیل سوال نمبر ۵ کے حاشیہ میں آگے پڑھیں گے۔

تجزیہ

دین اسلام صرف حق اور سچائی کا مظہر ہے۔ اسلام میں معمولی سی بھی غیر اسلامی چیز کی ملاوٹ کا تصور محال ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں کسی بھی غلط شئے کا اختلاط اس کو اصل پر قائم نہیں رہنے دیتا اور اس سے پرہیز لازم ہو جاتا ہے۔

ابتدائیہ میں Q.TV کی تباہ کاریوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے پروگراموں کی تفصیل نے آپ کو اس یقین تک پہنچا دیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اور اس کی شریعت میں خلاف شرع باتوں کا اختلاط (ملاوٹ) اس کے تمام پروگراموں میں پایا جاتا ہے۔ Q.TV کے پروگرام چونکہ مفتیوں کی نگرانی میں پروان چڑھتے ہیں اس لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا غلط نہ ہوگا کہ دانستہ طور پر اسلام اور اس کی تہذیب کو مسخ کرنا اور اسلام کے نام پر مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنا Q.TV کا اصل مقصد ہے۔ شاید اسی لئے اس کو پرکشش بنانے کے لئے ''حسن نسواں'' موسیقی (Music) اور ننگی مغربی تہذیب سے سجایا سنوارا جاتا ہے اور مفتی نما اسلام کی کالی بھیڑوں کا تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔ کیا اسلام کے ساتھ یہ بدترین مذاق نہیں؟ کہ چور دروازے سے اسلام میں داخل ہونے والی مفتی نما کالی بھیڑیں اسلام کے نام پر مسلمانوں کو مغربی اور ہندی تہذیب میں ڈھال کر گمراہ کر رہی ہیں اور اسلام کی اصل شکل کو مسخ کرنے میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔

(Islam is being re-defined in the light of Western and Indian culturein the name of Islam.) by so called Islamic clerics and black sheeps of Islam

ظاہر ہے کہ ایسے مفتی بظاہر اگر چہ مسلمان ہی کیوں نہ دکھتے ہوں لیکن درحقیقت وہ نہ اسلام کے وفادار ہیں اور نہ مسلمانوں کے ہمدرد۔ اس لئے کیا یہ کہنا غلط ہوگا کہ ''اسلام کے وہ چھپے دشمن ہیں وہ یا تو مسلمان نما یہود و نصاریٰ ہیں یا ان کے ایجنٹ''؟ اگر ایسا نہیں تو اسلام کے تشخص اور اس کے وقار کو اپنے ہاتھوں پامال کرنے کی وجہ بتائی جائے۔

عالم بکے، شعور بکا، آگہی بکی	☆	جاہل نہ بک سکے نہ کبھی مفلسی بکی
احساسِ کمتری کے لئے برتری بکی	☆	کتنا عجیب ردِ عمل تھا عمل کے بعد
شیخ حرم کا دین بکا، بندگی بکی	☆	بازارِ مصلحت میں شریعت کے بھاؤ پر
اک قوم تھی کہ جس کی دین پروری بکی	☆	اک سو برس کے بعد مورخ بتائے گا
سب کچھ بکا تھا عزت اسلاف بھی بکی	☆	بعد از گناہ زخم گناہوں پہ فخر ہے

چنانچہ اسلام میں ایسی کالی بھیڑیں ہر دور میں غداروں کا رول ادا کرتی رہی ہیں۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک مسلمان نما منافق ابن صبا یہودی بھی تھا، حضرت سلطان ٹیپو کے دوش بدوش میر جعفر تھا، عصر حاضر میں سلمان رشدی، تسلیما نسرین کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں موجود ہے اور اب ذاکر نائک ابھر کر سامنے آرہا ہے۔ جس پر حال ہی میں ''فرنگی محل'' سے کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا ہے۔

عرب کے فرماں روا، مصر کے صدر اور کویت کے امیر جیسے لوگوں کی بھی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جنھوں نے امریکہ وغیرہ کے اشارے پر اپنے اپنے ملکوں میں دینی تعلیم کے نصاب سے جہاد اور پردے کے اسباق نکال دیئے جو اسلام کی روح اور مسلمانوں کی عظمت و وقار کے مظہر سمجھے جاتے ہیں۔ (جہانِ کتب، جولائی ۲۰۰۴ء ص: ۱۵)

خوشبودار لذیذ شربت کو حرام کرنے کے لئے جس طرح پیشاب کی ایک بوند کافی ہوتی ہے اسی طرح Q.TV کو حرام قرار دینے کے

لئے صرف ایک کارحرام ہی کافی ہے جبکہ اس میں بے شمار کارہائے حرام پائے جاتے ہیں۔ شریعت کی پابندی کا نام اسلام ہے لیکن اس میں احکام شریعت کی پابندی نہیں کی جاتی بلکہ شدید قسم کی خلاف ورزیاں موجود ہیں اور دین کو تماشہ بنایا جارہا ہے جس کے بارے میں تاجدار اہلسنت حضرت مصطفیٰ رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند کا فرمانا ہے کہ ''دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں''۔ ایسی صورت میں کسی بھی ایسے چینل کو اسلام کا نمائندہ چینل نہیں کہا جاسکتا اس لئے اس سے پرہیز کرنا مسلمانوں کو اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر لازمی ہے۔ مفتیان کرام کا یہی حکم ہے۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی ڈالے گا ☆ ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

نوٹ:- Q.TV کی مذکورہ خرافات ان کی C.Ds. سے ثابت ہیں۔

یہ سوال بھی اہم ہے۔ دشمنان اسلام کی پالیسیوں کو بروئے کار لانے کے لئے مسلمان آخر کیوں ایسے چینل چلانے میں مصروف ہیں۔ آخر کیوں مسلمان ان شاخوں کو کاٹنے میں دلچسپی رکھتے ہیں جن پر خود ان کا بسیرا ہے۔ کوئی سچا پکا مسلمان آخر کیوں دانستہ طور پر اپنے دین کو مسخ کئے جانے اور اپنی آخرت خراب ہونے سے بے نیاز ہوسکتا ہے؟ باشعور مسلمان یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ ان چینلوں کو چلانے والے کہیں مسلم نما یہود و نصاریٰ تو نہیں جو اسلام کو Terrorism اور مسلمانوں کو Terrorist کا نام دے کران کو مٹانے کا عزم لئے برسوں سے برسر پیکار ہیں۔ اس کی تحقیق کی جانی چاہیے اور اس امر کی بھی تحقیق ضروری ہے کہ خود کو سنی ظاہر کرنے والے عالم کون ہیں؟ اگر وہ راسخ العقیدہ سنی ہوتے اور سیدی اعلیٰ حضرت کے سچے شیدائی ہوتے تو QTV پر ہرگز قدم نہ رکھتے اور اگر واقعی وہ سنی ہی ہیں تو یہ بات وثوق سے کہ جاسکتی ہے کہ انہوں نے دولت وشہرت کی خاطر اپنا دین وایمان اپنا ضمیر دشمنانِ اسلام کے ہاتھوں بیچ ڈالا ہے اور کفر وحرام میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کا ضمیر مر چکا ہے اسی لئے اپنے مسلک کو نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کو فریب دے کر کفر و حرام کی جانب لانے میں شرم محسوس نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عاقبت کا کوئی تصور نہیں۔ ایسی صورت حال یقیناً تباہی کا پیش خیمہ ہے کیونکہ......

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں ان کو ہدایت عطا فرمائے آمین۔

تبلیغ دین کے لئے الیکٹرانک میڈیا کی ضرورت نہیں۔

قرب قیامت ''تصویر'' قاتل ایمان ثابت ہوگی، نبی کریم ﷺ نے اپنے حکم وعمل شریف سے تصویر کی حرمت اور مصوروں پر شدید قسم کے عذاب کی وعید واضح فرمادی۔ دور حاضر میں ''تصویر'' کے رجحان کو دیکھتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت نے ان احکام پر سختی کے ساتھ عمل کرنے کا حکم فرمایا جس سے عوام تباہ کن میڈیا سے محفوظ رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ واشاعت کو کسی ممنوعہ شے کا محتاج نہیں رکھا۔ دنیا کے کونہ کونہ میں دینی مراکز ومدارس ومساجد موجود ہیں۔ اگر مسلمانوں میں علم دین کی اہمیت اور اس کے حصول کی جستجو پیدا کی جاتی تو اس کے لئے مذکورہ ذرائع کافی ہوتے، کسی ایسے میڈیا کا خیال تک نہیں آتا جو حرام کی ترغیب دیتے ہیں اور قاتل ایمان ثابت ہورہے ہیں۔

جلسے، سیمینار اور میڈیا مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے کسی حد تک استعمال کئے جاسکتے ہیں ان سے مکمل علم حاصل کر لینا ممکن نہیں اور نامکمل علم بے معنی اور ضرر رساں ہوتا ہے۔ علم صرف اور صرف علماء کرام اور کتب سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ حصول علم دین کے لئے TV،

انٹرنیٹ اور میڈیا کے دیگر ذرائع کی جانب دوڑنے والو، ٹھہرو! اور غور کرو کہ اسلامی پروگرامس دکھانے والے TV چینل صحیح اور مکمل تعلیم فراہم نہیں کرتے اور ان کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ ان پر بدمذہب، فاسق لوگ مامور کئے گئے ہیں کوئی بھی شخصی مسلک اہل سنت (مسلک اعلیٰ حضرت) کا علمبردار نہیں اور عوام اہل سنت کو محض فریب دینے کے لئے نعت و میلاد اور اعراس بزرگان دین کے پروگرامس شامل کئے جاتے ہیں۔ عوام الناس اس نکتہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انھیں جو بھی نعت و میلاد پڑھتا نظر آتا ان کی نظر میں وہی سچا پکا سنی مسلمان ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ نام نہاد ہی سہی اسلامی چینل کے گرویدہ کیوں نہ ہوں گے اور کیوں ان کے خلاف اٹھائی جانے والی کسی آواز پر کان دھریں گے اور کیوں ان کے خلاف فتووں کا اثر قبول کریں گے؟ سنی مسلمانوں کی صرف اسی کمزوری کا فائدہ تمام نام نہاد اسلامی چینل اٹھا رہے ہیں اور سنیوں کا ایمان خطرات سے دوچار ہو رہا ہے۔

اہل سنت و جماعت نے اپنی کوتاہیوں سے اپنا تبلیغی نظام خود ہی برباد کیا ہے۔ جس سے سماجی برائیوں اور ایمان شکن فتنوں کو راستہ کھلا مل رہا ہے۔ امت مسلمہ گمراہ ہو رہی ہے، اگر ذمہ داران مسلک خواب غفلت سے بیدار ہوں اور بے حسی کے جال سے نکل کر میدان عمل میں آئیں تو دینی مراکز و مدارس اور مساجد سے جہاد اکبر کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اور عوام کی تعلیم و تربیت کے لیے کسی الیکٹرانک میڈیا کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔

مقررین، مصنفین اگر اپنے روایتی انداز سے ہٹ کر وقت کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ایسے موضوعات پر اپنی زبان و قلم استعمال کریں جو عوامی اصلاح کے لئے ضروری ہیں تو ایک اچھی تبدیلی کی امید کی جا سکتی ہے۔ حصول علم دین، ایمان و کردار حلال و حرام (پاکیزہ روزی) اور خوف خدا جیسے موضوعات پر مقررین، مصنفین خاموش نظر آتے ہیں۔ ایمان شکن TV کے خلاف کوئی جد و جہد نہیں۔ حصول علم کی رغبت پیدا کرنے کی کوشش ناپید ہے۔ ایسی صورت میں TV میں عوام کی دلچسپی پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔

رضائی ٹی وی چینل کا قیام۔ علماء اگر دین کی تبلیغ کے لئے میڈیا کو ناگزیر سمجھتے ہیں تو فوٹو، میوزک وغیرہ سے بالکل مبرا اور پاک ''رضائی ٹی وی چینل'' کا قیام کر سکتے ہیں۔

اے برادران اسلام! اگر ایمان کی حفاظت منظور ہے تو TV اور خاص کر نام نہاد اسلامی پروگرام دکھانے والے Q.TV، Peace TV اور ETV Urdu جیسے تمام چینلوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ رہے دیگر پروگرام وہ تمام کے تمام مورتیوں، بھجنوں اور دیگر کفریات سے بھرے ہوتے ہیں اور ان سب پر جنسیات (Sex) کا غلبہ ہوتا ہے یہ ایمان کش بھی ہیں اور بے حیائی پیدا کرنے والے کردار کش بھی۔ ''الحیاء من الایمان'' آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ حیا جاتی ہے تو ایمان جاتا ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ TV ایمان کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جیسے نائی کا استرا سر کے بال صاف کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ کو اسلامی تعلیمات کے لئے کسی TV چینل، کسی میڈیا کی ضرورت نہیں ہے، صرف اسلامی روش پر قائم رہ کر ہی اپنے ایمان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ حضرت تاج الشریعہ نے Q.TV کو حرام قرار دینے کے حکم میں ان اسباب کا ذکر بھی کیا ہے۔ اب یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ دنیا کی نئی نئی ایمان شکن ایجادات کا استعمال کرنا اور حالات زمانہ سے باخبر رہنا زیادہ ضروری ہے یا اپنے ایمان کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ TV گھر میں قائم رہنا زیادہ ضروری ہے یا ایمان کو کفریات سے محفوظ رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ جنت کی تمنا ہے یا دوزخ کی یادونوں سے بے نیاز ہیں کہیں بھی ٹھکانا ہو سب چلے گا۔ اگر آپ کو اپنے ایمان کی حفاظت اور حصول جنت مقدم ہے تو TV کو اپنے گھر سے بے دخل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ وارسوا ممبئی کے باشندوں کا عمل قابل

تحسین ہے انھوں نے TV کے نقصانات سے گھبرا کر اپنے اپنے مالوں (Storeys) سے TV سڑک پر پھینک دیئے۔ اس طرح 1156 فلیٹوں سے TV کو نکال پھینکا گیا (امراجالا: 10.10.95) (م ص: 75)۔ اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں تمام مسلمانوں کو ایسی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

فتنوں کی یلغار کے پیش نظر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی نظام کو جلا بخشی جاتی اور عوام اہل سنت کو تباہ کن میڈیا سے محفوظ رکھنے کے اقدام کئے جاتے لیکن کیا یہ بات حیران کن نہیں کہ اقدام اس کے برعکس کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خواص کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عوام اہل سنت کے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔

سوال نمبر ۳۔ جو تصویر کھنچواتا ہے یا ٹی.وی. پر آتا ہے اُس سے مرید ہونا چاہیے یا نہیں؟

الجواب۔ اُس سے مرید ہونا جائز نہیں۔

سوال نمبر ۳ کا حاشیہ

دین و دنیا کی فلاح کے لئے کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس کا مرید ہو جانا اس دور میں ایک عجیب قسم کی کشمکش کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ نہ دور حاضر کے پیران محترم میں اخلاص نظر آتا ہے اور نہ عوام اہل سنت میں، اِلا ماشاء اللہ ایسے پیر سمجھتے ہیں ایک مرید یعنی دودھ دینے والی گائے اور پھنسی اور مرید سمجھتا ہے کہ وہ اب اپنی زندگی کسی بھی انداز میں گذارے جنتی ہونے کی ضمانت پیر محترم کی شکل میں اسے مل چکی ہے۔ نہ پیر کی جانب سے تعلیم و تربیت گناہوں سے پرہیز اور اصلاح نفس کا کوئی انتظام کیا جاتا ہے اور نہ عوام میں اس کی دلچسپی پائی جاتی ہے۔ جنت کی ضمانت کے بعد دین کی باتوں میں دلچسپی لینے کا سوال ہی کہاں رہ جاتا ہے؟ جس کے نتائج بے راہ روی کی شکل میں برآمد ہو رہے ہیں۔

خداوندا! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

شرائط بیعت:- شرع مطہرہ نے اسی لئے مندرجہ ذیل شرائط بیعت وضع فرما کر عوام کے لئے پیر کا انتخاب آسان کر دیا ہے۔

۱۔ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔ ۲۔ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے نہیں تو حرام وحلال، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

۳۔ فاسق معلن (بڑے بڑے گناہ کھلے طور پر کرنے والا) نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری۔

۴۔ اس کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک متصل ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔ (قانونِ شریعت، ص: ۳۳)

خلاف شرع چلن اختیار کرنے والا بناوٹی پیر اگر آسمان پر بھی اڑتا ہو، پانی پر چلتا ہو اس کی ریاکارانہ حرکتوں کو کرامات ہرگز نہ سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ آج کل جاہل اور بناوٹی پیر کاندھوں سے نیچے لمبے لمبے بال رکھ کر بہت سی انگوٹھیاں پہنے بے ڈھنگی صورت بنا کر اپنے پہنچے ہوئے ہونے کا تاثر دیتے ہیں ایسے پیروں سے بچنا لازم ہے۔ تاج الشریعہ نے سوال ۶ کے جواب میں فرمایا ہے کہ طریقت کو شریعت سے الگ کرنے والے لوگ اللہ تک نہیں پہنچتے جہنم تک پہنچتے ہیں۔

لیکن علم دین کے بغیر یہ کہاں ممکن ہے کہ عوام ان شرائط کے مطابق پیر کا انتخاب کر سکیں۔ عوام اہل سنت کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ علم دین سے محرومی کا مسئلہ ہے، جس کے بغیر وہ آسانی سے فریب دینے والوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا رہا ہے، وہ غیر ہو یا اپنا۔

حضور غوث پاک نے بیعت کی مشکل آسان فرمائی

قرب قیامت کا پرفتن دور اور ایمان وعلم وعمل سے کمزور اپنے نانا جان حبیب اکرم ﷺ کی ناتواں امت کا حال زار اور بناوٹی جاہل پیروں کا عیارانہ کردار، یہ سب کچھ حضرت پیران پیر دستگیر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہِ بصیرت کے سامنے تھا۔ چنانچہ آپ نے ناتواں امت کو درپیش بیعت کی دشواریوں کا آسان حل عطا فرمادیا، آپ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔......

محبوبانِ خدا آیۂ رحمت (رحمت کی نشانی) ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کرلیتے ہیں اور اس پر نظرِ رحمت رکھتے ہیں۔

حضور پرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی، اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور نہ اس نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو کیا وہ حضور کے مریدوں میں شمار ہوگا۔ فرمایا۔

من انتمی الی وتسمی بی قبله الله تعالیٰ وتاب علیه ان کان علی سبیل مکروه وهو من جملة اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واهل مذهبی وکلّ محب لی الجنة.

جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہجۃ الاسرار شریف)

اس حوالے سے یہاں یہ امر حقیقت ذہن نشین رہے کہ مرید ہونے کے لئے کسی پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا واجب یا ضروری نہیں بلکہ سچے دل سے کسی کو پیر مان کر اس کی تابعداری کافی ہوتی ہے اسی طرح فرمان غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے مطابق آپ کو سچے دل سے پیر محترم مان کر آپ کا تابعدار بن جانا کافی ہے۔ جب حضور غوث پاک نے بیعت کا آسان راستہ کھول دیا تو دیگر اجلہ اولیاء کرام جیسے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت سلطان العارفین صاحب بدایونی (بڑے سرکار)، حضرت خواجہ بدرالدین شاہ ولایت صاحب بدایونی (چھوٹے سرکار) حضرت پیر سید اشرف جہانگیر سمنانی اور سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ میں سے جن کی طرف دل کا میلان زیادہ ہو اور جن بزرگ سے بھی عقیدت رکھتے ہوں ان کے سامنے دامن پھیلا کر دین ودنیا کی رہنمائی طلب کی جا سکتی ہے۔ ایسی بارگاہوں سے کوئی خالی نہیں لوٹایا جاتا اس طرح دور حاضر کے غیر معتبر پیروں کا شکار ہونے سے مسلمان محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جہاں دین وایمان خطرے میں پڑ جانے کا امکان پیدا ہو گیا ہو ایسے کشمکش کے عالم میں وہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے نسخے پر عمل کیا جائے۔ بلاشبہ اس نسخہ میں دین ودنیا سلامتی اور دنیا وآخرت کی بھلائی پوشیدہ ہے۔

دیکھئے کردی نا حضور غوث پاک نے آپ کی مشکل آسان، اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں؟ ڈھونگی پیروں سے بچتے ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۴۔ اللہ اللہ کا ذکر کرنا کیسا ہے جس میں منہ سے میوزک کی آوازیں نکالی جاتی ہیں؟

الجواب۔ اللہ اللہ کا ذکر اور نعتِ پاک پڑھنا فی نفسہٖ جائز ہے بشرطیکہ اس میں دف اور میوزک کا یا باجوں کا استعمال نا ہو اور زبان و حلق کے ذریعہ سے یا موبائل اور مائک منھ کے قریب یا ہونٹوں کے درمیان لے کر جو انداز اپنائے جاتے ہیں جو ڈھول اور میوزک ہیں۔ایسی آوازیں نکالنا جائز نہیں ہے اور اس صورت میں ذکر کرنے کی اجازت نہیں ہے، ذکر خاص صورت ذکر پر ہونا چاہیے اور خشوع اور خضوع کے ساتھ کرنا چاہیے جو لہو ولعب کی صورت میں نہ ہو اور یہ صورت خاص لہو ولعب کی ہے جو ذکر میں بہت زیادہ ''حرام'' ہے۔

سوال نمبر ۴ کا حاشیہ

اسلام میں مزامیر حرام ہیں اور دف بھی جائز نہیں، آپ پڑھ چکے ہیں اسی بنیاد پر مزامیر و دف کی آوازیں منہ سے نکالنا خواہ کسی طرح بھی نکالی جاتی ہوں جائز نہیں۔اسی طرح سیٹی بجانا، قوالوں کی طرح گلے بازی کرنا جائز نہیں، تالی بجانا بھی حرام ہے کیونکہ یہ سب میوزک کا ہی حصہ اور لہو ولعب ہیں۔ اللہ کا ذکر، حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مذکورہ کسی بھی حرام چیز کے ساتھ کسی بھی شکل میں جائز نہیں۔ پاک و متبرک اذکار اور حرام چیزیں ایک ساتھ جمع نہیں کی جاسکتیں۔لیکن رونی جیسے بعض نعت خواں Q.TV پر دف کا برملا استعمال کر کے اپنی بے حیائی اور بے شرمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی والے بھی مزامیر و دف کے استعمال کے الزام سے بچنے کے لئے ان کی آوازیں منہ سے نکال کر نعت خوانی کرتے ہیں۔اس عمل سے بھی Q.TV اور دعوتِ اسلامی دونوں فتنوں کا اشتراک ثابت ہوتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ میوزک کی آمیزش والی نعت خوانی سے مکمل طور پر پرہیز کریں، وہ میوزک مزامیر کی ہو یا منہ سے نکالی گئی میوزک نما آوازوں کی۔عورتوں کا بلند آواز سے نعتیں پڑھنا اور ان کی نعتوں کو سننا دونوں جائز نہیں۔عورتوں کو میلاد شریف وغیرہ پڑھنا ممنوع نہیں لیکن ان کی آواز نامحرم کے کانوں تک نہ پہنچے یہ شرعی مسئلہ ہے اس پر عمل درآمد ضروری ہے۔

سوال نمبر ۵۔ دعوتِ اسلامی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ دعوتِ اسلامی کے لوگ بنیادی طور پر سنی ہیں لیکن اُن کے بہت سارے طریقۂ کار پسندیدہ نہیں ہیں۔ یہ ایک سوال ہے جو بہت تفصیل طلب ہے اور تفصیل نہ تو اس کا تقاضہ کرتی ہے اور نہ یہاں پر تفصیل کا موقع ہے۔ اُن کے بہت سارے طریقے پسندیدہ نہیں ہیں۔لہٰذا **محتاط علماء** اُن کے ساتھ نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۵ کا حاشیہ

دعوتِ اسلامی بے نقاب: تحریک دعوتِ اسلامی ۱۴۰۴ھ مطابق 1984 کی دہائی میں کراچی (پاکستان) میں وجود میں آئی گو کہ الیاس قادری مستند عالمِ دین نہ تھے لیکن ان کی دلچسپی کے پیشِ نظر ان کو اس تحریک کا امیر بنا دیا گیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اصل بانی حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بے علم و بے شعور ہونے کے سبب الیاس قادری اپنی شہرت اپنی عزت کی بلندی ہضم نہ کر سکے اور خلافِ اسلام کسی سازش کے تحت ان کے قدم ڈگمگا گئے اور ان میں خود نمائی، خودسری اس حد تک پہنچ گئی کہ انھوں نے شدید قسم کی غلطیوں کے ارتکاب اور ان پر علماء اہل سنت کی سرزنش تک کی پرواہ کرنا چھوڑ دیا۔ آج بھی ان پر عائد کئے گئے تین عدد فتوئے کفر موجود ہیں لیکن کسی پشت پناہی کے زعم میں توبہ و تجدید ایمان وغیرہ کی زحمت گوارہ نہ کی۔ نہ الیاس قادری کو اس سے کچھ غرض رہی کہ کفر کے فتوں نے ان کو کہاں پہنچا دیا ہے اور نہ ان کے مریدوں کو اس سے غرض کہ ان کی بیعت برقرار رہی یا پیر کی کفریات کے سبب فسخ ہوگئی۔

الیاس عطار کا اصل مقصد اور ہتھکنڈے

الیاس عطار کا مقصد دین کی سر بلندی کبھی نہ رہا وہ دین کو مسخ کرنے کے لئے سرگرم رہے اور ہیں۔ کوئی قائد اعلیٰ مقام حاصل کیے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا جس کے لیے وہ مختلف قسم کے ہتھکنڈے اختیار کرتا ہے۔ مقام عظمت حاصل کرنے کے لئے الیاس نے جو ہتھکنڈے اختیار کئے ان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین و تحقیر اور امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت کے مرتبہ کی بیخ کنی سے بھی گریز نہ کیا۔ لانڈھی کے جلسے کا خواب اور سیدی اعلیٰ حضرت کے سر مبارک سے عمامہ اتروا کر اپنے سر پر رکھوانے کا خواب اس کے واضح ثبوت ہیں۔ اپنے پوشیدہ مقصد کے تحت انھوں نے اپنے جاں نثاروں کا گروہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا اور جائز اور ناجائز طریقوں سے لوگوں کو اپنا مرید بنانے کے اقدام کئے۔ پوشیدہ پشت پناہی اور دولت کے زور پر وہ کامیاب بھی ہوئے۔ ان کی اس کامیابی میں معروف علمائے اہل سنت سے حاصل کردہ تحریری تائید و حمایت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان کا یہ حربہ نہایت پر اثر ثابت ہوا۔

الیاس عطار کا فریب:۔ الیاس قادری کا بھی جواب نہیں، انھوں نے ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ ان کے فریب کو فریب نہ کہا جاسکے اور وہ وہابیت کے حکم سے محفوظ رہیں۔ حالانکہ ان کی مسلک مخالف سرگرمیاں اور تحریک کا طریقہ کار وہابیوں سے اشتراک کا ثبوت ہے۔ ان کے عروج میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نظر آتے تھے لیکن محتاط و مخلص مفتیان کرام کے بروقت اقدام اور اس انجمن کی جدوجہد نے عوام کے سامنے الیاس عطار اور ان کی تحریک دعوت اسلامی کو ننگا کر دیا۔

مخلص مفتیان کرام کے فتوے:۔ مفتیان کرام کے فتووں میں سب سے اہم فتویٰ تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب الازہری جانشین مفتی اعظم ہند کا فتویٰ ہے جس میں دعوت اسلامی پر اُٹھائے گئے ۷ اعتراضات (م ص:32) کی بنا پر واضح طور سے دعوتِ اسلامی کو صلح کل قرار دے کر اس کی اعانت اور اس میں شمولیت کو ناجائز قرار دیا گیا ہے (م ص:35) یہ حتمی اہم فیصلہ 1995 میں کیا گیا۔ الیاس عطار سے استفسار کیا گیا (م ص:36) لیکن وہ خاموش رہے۔ دوسرا اہم فیصلہ حضرت مفتی محمد اعظم صاحب صدر المدرس مظہر اسلام بریلی شریف کے مبارک قلم سے نکلا جس میں آپ نے دعوتِ اسلامی کو مسلک اہل سنت سے ہی خارج فرما دیا (م ص:38) ایک اور اہم فیصلہ حضرت مفتی عبید الرحمٰن صاحب مظہر اسلام بریلی شریف کا ہے جس میں آپ نے دعوت اسلامی پر صلح کل ہونے کا جرم عائد فرما کر اس سے پرہیز کا حکم دیا۔ (م ص:34) دیگر اہم ترین فیصلہ بزرگ مفتی حضرت علامہ محمد حسن علی صاحب قبلہ (پاکستان) کا ہے جس میں آپ نے فرمایا...... مولوی الیاس کا فتنہ اب مولوی غلام رسول کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ کئی مسائل میں وہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تغلیط اور عملاً تردید کر رہے ہیں۔ (م ص:40) اسکے علاوہ ایک عظیم کارنامہ حضرت مفتی محمد شمشاد حسین رضوی بدایونی کا ہے۔ آپ نے ''دعوت اسلامی کا تجزیاتی مطالعہ'' شائع فرما کر دعوتِ اسلامی کے حلقوں میں زلزلہ پیدا کر دیا۔

انجمن نے محتاط و مخلص مفتیان کرام کے موقف اور انکے احکام کو عوام تک پہنچا کر ان کو دعوت اسلامی کے فریب اور اس کے دیوبندی کردار سے آگاہ کیا۔ ایمان کو درپیش خطروں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کے لئے اشتہارات اور مندرجہ ذیل دو کتابیں شائع کیں جن کے مثبت نتائج حاصل ہوئے۔ دعوتِ اسلامی کے غبارے کی ہوا نکل گئی۔ **ٹریڈ مارک پگڑیاں** اتر گئیں۔ پاکستان میں الیاس قادری کے برسوں پرانے صرف کارکن ہی نہیں انکے معتمد مریدین بھی انکی بیعت توڑ کر علیحدہ ہو گئے اور اس طرح دعوتِ اسلامی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔ اسکے بعد ہندوستان کے کئی صوبائی نگراں اپنے ماتحت بے شمار مبلغوں کے ساتھ تحریک سے دست بردار ہو گئے اور الیاس عطار سے بیعت توڑ دی۔ انہوں نے تحریری طور پر اسکے وجوہات شائع کئے۔ آپ بھی پڑھئے (م ص:67) انجمن پر یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس کی جد جہد قبول

فرما کر اسے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنادیا...... (۱) دعوتِ اسلامی سے پرہیز کیوں؟، (۲) دعوتِ اسلامی کے قدم وہابیت کی جانب کیوں؟ اور دعوتِ اسلامی کا تجزیاتی مطالعہ ان تمام کتابوں نے دعوتِ اسلامی کی دھجیاں اڑادیں۔

طویل عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مفتیان کرام خصوصی طور پر حضرت تاج الشریعہ دعوتِ اسلامی کی مسلک مخالف سرگرمیوں کو عوام کے سامنے خود بیان فرمائیں۔ انکی یہ اواز ''شاید کاشانۂ ازہری'' تک پہنچ گئیں۔

خدا کے واسطے مہر سکوت توڑ بھی دے ☆ تمام شہر تیری گفتگو کا پیاسا ہے

تاخیر سے ہی سہی وہ دن آیا جب حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے جشن سرکار اجمیر شریف کے جلسے میں دعوتِ اسلامی کے تعلق سے کئے گئے ایک سوال کے جواب میں مختصر مگر نہایت جامع جواب عطا فرمایا جس میں اس کی مسلک مخالف سرگرمیوں کا ذکر اور اس کے حامی علماء کو دعوتِ اسلامی سے علیحدگی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا...... ''دعوتِ اسلامی کے لوگ بنیادی طور پر سنی ہیں لیکن ان کے بہت سارے طریقہ کار پسندیدہ نہیں ہیں لہٰذا محتاط علماء ان کے ساتھ نہیں ہیں''۔ اس طرح آپ نے دعوتِ اسلامی کے سازشی خیموں میں زلزلہ برپا کرنے والے اپنے حتمی فیصلے کی تجدید فرمادی۔

آیئے! پہلے دعوتِ اسلامی کے طریقہ کار کے ان مفاسد (برائیوں) کو جان لیں جن کے سبب اس کو ناپسندیدہ فرمایا گیا اور محتاط ومخلص مفتیان کرام کے قلم اس کی سرکوبی کے لئے چل پڑے۔

غلط طریقہ کار کی جھلکیاں

الیاس خود ساختہ مفتی ومجدد:۔ الیاس عطار مستند عالم دین نہیں پھر بھی خود ساختہ مفتی اور مجدد بن بیٹھے۔ (آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ)

علما وصفیائے کرام کی توہین:۔ علم وتصوف اسلام کے دو اہم بنیادی پہلو ہیں ان کا رد اسلام کی بنیادیں ہلا دینے کے مترادف ہے۔ الیاس عطار نے اپنے کارکنوں کو جو پانچ خصوصی ہدایات دیں ان میں علما وصوفیا کرام پر شدید حملہ اس طرح کیا گیا:

(الف) علما مقدس پتھر ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ انھوں نے دین کا کام نہ کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔

(ب) اپنے مراکز خانقاہوں سے دور بناؤ۔ خانقاہوں سے تعلق والے دین کے کاموں میں دلچسپی نہیں رکھتے (م ص: 41)

ایک جانب علما اور صوفیا کا رد کرنا دوسری جانب اپنا خانقاہی نظام قائم رکھتے ہوئے جائز وناجائز طریقوں سے اپنے مریدوں کے گروہ میں اضافہ کرنا جاری ہے؟ ''علما نے دین کا کام نہ کیا ہے نہ کرنے دیں گے'' کہہ کر اپنے کارکنوں اور عوام میں علماء مخالف فضا ہموار کرنا ان کے تئیں تنفر پیدا کرنا، عوام کو اپنے رہبروں سے دور کرنے کی سازش کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ ان کا یہ عمل علما وصوفیہ مخالفت کا بین ثبوت ہے۔ مسلمانوں میں علما مخالف فضا ہموار کرنے کی سازش یہود ونصاریٰ نے کی تھی جس کو ابن عبدالوہاب نجدی کے ذریعہ بروئے کار لایا گیا۔ (پڑھئے انگریز جاسوس ہمفرے کے اعترافات)۔ الیاس عطار یہود ونصاریٰ کی اس سازش کو بروئے کار لانے میں سرگرم کیوں؟

الیاس عطار کی مذکورہ تحریر پر مرکز اہلسنت بریلی شریف سے انکے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا گیا (م ص: 42)

فیضان سنت میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کو ظالم حکومت سے تشبیہ اور اس پر فتوئے کفر۔ ''ہم عید کیوں نہ منائیں'' اس عنوان کے تحت الیاس عطار نے اللہ تعالیٰ کی حکومت کو ظالم حکومت، رمضان المبارک کو ظالم حکومت کا چنگل اور عید الفطر کو اس چنگل سے آزادی کا نام دیا ہے (استغفر اللہ) (م ص: 65) ان کی اس تحریر پر مفتی محمد شمشاد حسین صاحب رضوی بدایونی اور مفتی محمد ایوب خاں صاحب جامعہ نعیمیہ مراد آباد

نے فتوئے کفر جاری کیئے۔ (م ص:43)

فیضان سنت کے ایک خواب میں نبی کریم ﷺ کی توہین:- الیاس عطار ایک جلسہ میں ان کی آمد میں تاخیر سے گھبرا کر ایک شخص گھر جا کر سو گیا۔ اس نے خواب دیکھا جسے یوں بیان کیا:..... ''نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: رات الیاس قادری کے جلسے کے تمام حاضرین کی مغفرت کردی گئی اگر تو بھی وہاں موجود رہتا تو تیری بھی مغفرت فرمادی جاتی''۔ (م ص:41)

توہین کا پہلو:- یہ کیسا عقل کا اندھاپن ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دیدار سے جو مشرف ہو وہ مغفرت سے محروم رہ جائے اور الیاس عطار کے جلسے کے تمام شرکا کی مغفرت کردی جائے؟ اس خواب کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا مرحلہ ہی ختم کردیا گیا۔ دیوبندیوں کی طرح سیدھی مغفرت کا مژدہ سنا دیا گیا۔ یہ بھی ایک ثبوت دیوبندی عقائد رکھنے کا ہے۔ یہ سراسر توہین مصطفیٰ علیہ السلام اور خواب کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

توہینِ سلام:- الیاس عطار نے ''مغیلانِ مدینہ'' میں مدینہ شریف کے گدھوں، سبزیوں، میٹروں، ہیٹروں، چادروں وغیرہ کو سلام لکھ کر اسلامی سلام کے تقدس کا مذاق اُڑایا ہے۔ (م ص:45) آپ بھی پڑھیئے اور الیاس عطار کی دریدہ ذہنی پہنچایئے۔

سرکار اعلیٰ حضرت کی توہین کا خواب:- ''ایک مجلس میں نبی کریم ﷺ نے سیدی اعلیٰ حضرت کے سر سے عمامہ اتار کر الیاس عطار کے سر پر رکھ دیا'' (دعوتِ اسلامی کا تجزیاتی مطالعہ ص ۱۷) اس خواب میں واضح طور پر اس بات کا اظہار ہے کہ اعلیٰ حضرت سے مجدد کا منصب چھین لیا گیا اور یہ منصب الیاس قادری کو عطا کردیا گیا۔ کیا یہ شان رسالت اور شان جودو کریمی اور منصب قاسمیت کے منافی نہیں کہ منصب عطا فرما کر چھین لیا جائے۔ کیا اس من گھڑت خواب کے سہارے غیر مستند عالم، الیاس عطار کے مجدد ہونے کا اعلان کرنا اسکو مجدد تسلیم کرنا مجدد ملت سیدی اعلیٰ حضرت کے منصب جلیل اور مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کسی سازش کا غماز نہیں؟

سرکار اعلیٰ حضرت کو غاصب بنا کر پیش کرنا:- الیاس قادری نے ''شان امام اہل سنت'' نام کی کیسٹ میں سیدی اعلیٰ حضرت کو اس طرح غاصب بنا کر پیش کیا..... ''اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ دولت مند تو تھے نہیں اور آپ کا عجیب وغریب معاملہ تھا مکان کا تو غالباً اب تک کیس چل رہا ہے۔ غالباً آپ کا مکان ہندو کی ملک تھا کچھ کرایہ کا مسئلہ تھا۔ آپ کرایہ دار تھے'' یعنی الیاس عطار کہہ رہے ہیں کہ آپ ایک ہندو کے مکان پر قابض تھے کرایہ بھی نہ دیتے تھے اور مالک مکان نے آپ پر کیس کردیا تھا۔ (م ص:46) غضب خدا کا، الیاس قادری کے منھ میں خاک۔ سیدی اعلیٰ حضرت تو ے گاؤں کے زمیندار تھے اور محلہ سوداگران میں کئی مکان آج بھی موجود ہیں جو آپ کی ملکیت تھے۔ ذرا غور فرمایئے کہ شیدائی ہونے کا دعویٰ کرنے والا اپنے ہی آقا پر کیوں حملہ آور ہوا؟ کیا یہ کسی سازش کا نتیجہ نہیں جس کے تحت وہ سیدی اعلیٰ حضرت سے آگے نکل جانا چاہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کو ہٹا کر مجدد تو بن ہی چکا ہے۔ پھر بھی خود کو قادری کہتا ہے۔ اسکے منہ میں کڑوا چرائتا۔

اعلیٰ حضرت کے ساتھ اگر خدانخواستہ ایسا کچھ معاملہ تھا بھی تو اس کا شمار برائی میں ہی ہوگا۔ عاشق کو اپنے محبوب کے چہرے کے داغ بھی چاند کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں اپنے محبوب اعلیٰ حضرت کو بے سبب بدنام کرنا عشق کی کون سی منزل ہے اے الیاس عطار؟ تم کو تو اس کی پردہ داری کرنی چاہیے تھی۔ یہاں الیاس قادری کے ''عاشق اعلیٰ حضرت'' کے دعوے کی پول کھل جاتی ہے۔ اس کے کارکن یہ نعرہ اکثر لگاتے ہیں ''وہ اعلیٰ حضرت کا زمانہ تھا یہ الیاس قادری کا زمانہ ہے، ان جیسا مجدد آج تک پیدا نہیں ہوا''۔ ایسے نعرے تنخواہ دار ملازم ہی لگا سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے سبقت لے جانے کا عزم کس لئے؟ جس کے لئے اس نے مفتی اعظم ہند کے مریدوں کا ریکارڈ توڑنے کا تہیہ کیا ہے۔

ردِ باطل سے انحراف :- رد باطل ایمان کا فرض اعظم ہے لیکن الیاس قادری نے جماعت کے طریقہ کار میں لکھا ہے "بیان میں باطل فرقوں کا رد ہو نہ تذکرہ صرف ضرورتاً مثبت انداز میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو" (م ص: 27)۔ یہاں ان کا یہ مقصد واضح ہو جاتا ہے کہ وہ امت مسلمہ کے درمیان سے حق و باطل کا امتیاز، سنیت اور وہابیت کا فرق مٹا کر بدعقیدگی کے خوف اور دور اندیشی سے آزاد کر دینا چاہتے ہیں تا کہ ایمان کی حفاظت کا تصور ہی ان کے ذہنوں سے محو ہو جائے۔ اس کے علاوہ جس مسلک میں رد باطل "ایمان" کی پہلی شرط ہے وہ مسلک ان کا مسلک نہیں۔ **انھوں نے اپنے مہلک مسلک کو "اپنا مسلک حقہ" کہہ کر یہ بات واضح کر دی کہ ان کا مسلک، مسلک اعلیٰ حضرت نہیں۔** وہ **اپنا ایک علیحدہ مسلک (فرقہ) وجود میں لانا چاہتے ہیں۔ الیاس عطار نے "ایمان" کے فرض اعظم کو ہی جب ترک کر دیا تو پھر وہ کون سے دین کی تبلیغ میں سرگرداں ہیں جواب دیں؟ یقیناً وہ کوئی نیا دین ہے جو نہ علماء کرام کا دین ہے نہ صوفیاء کرام کا، کہ بقول انکے ان دونوں طبقوں نے نہ دین کا کام کیا اور نہ کرنے دیتے ہیں" (پانچ خصوصی ہدایات م ص: 42)**

حیرت انگیز انکشاف :- دعوت اسلامی چھوڑ کر واپس لوٹے محمد ندیم ساکن محلہ صوفی ٹولہ بریلی شریف نے مسجد بارہ دری میں یہ حیران کن انکشاف کیا:

"دعوتِ اسلامی" کے مقاصد کے حصول میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے" (م ص: 42)۔ کیا اس سے بھی یہ واضح نہیں ہوتا کہ ان کا مقصد مسلک اہلسنت و جماعت سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ ایک دین قائم کرنا ہے جو عوام اہلسنت کو رفتہ رفتہ دینی احکام سے آزادی دے کر ان کی حیا لوٹ لیگا اور سیکس کلچر کا دلدادہ بنا کر یہودیت و وہابیت میں ضم کر دے گا۔ Q.T.V سے ان کا اشتراک اس کی بین دلیل ہے۔ **کیا غیر محتاط علماء اب بھی اپنے فیصلوں پر نظر ثانی نہ فرمائیں گے؟**

نعت خوانی میں منھ سے نکالی جانے والی مزامیر کی آوازوں کا استعمال :- اسلام میں مزامیر، دف اور منھ سے ان جیسی نکالی جانے والی ان کی آوازیں جائز نہیں (م ص: 1) نعت خوانی میں ان کا استعمال کرنا بڑی جرأت و بے حیائی ہے۔ اس کے علاوہ راگ، راگنیوں اور سینما کی دھنوں پر نعت خوانی جائز نہیں لیکن دعوتِ اسلامی والے اس ناجائز کام کو جاری رکھ کر مسلسل شرعی احکام کی عظمت پامال کر رہے ہیں پھر بھی مسلمان ہیں، قادری ہیں، رضوی ہیں؟

ٹی۔وی، مووی جائز قرار دے کر مدنی ٹی۔وی چینل شروع :- فوٹو، ٹی۔وی اور Q.TV کی حرمت کے متعلق آپ شرعی حکم پڑھ چکے ہیں۔ عاشق رسول اور محبّ اعلیٰ حضرت بننے والے الیاس عطار حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے حکم اور سیدی اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند کے شرعی فتووں کی مذاق اڑاتے ہوئے اپنا مدنی چینل قائم کر دیا ہے۔ کیا یہ دورخی پالیسی نہیں جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں؟ الیاس عطار کے اس اقدام نے اپنی مخالفتِ رسول اور اعلیٰ حضرت پر اپنی مہر لگا دی۔ ایسی صورت میں عوام اہلسنت کی گمراہی کون روک سکتا ہے؟

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

الیاس عطار کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا- الیاس عطار کا مقصد اب دین کی سربلندی ہرگز نہ رہا بلکہ اب تو محض اپنی سربلندی اور دیگر گمراہ کن اور ایمان شکن جماعتوں فرقوں کی طرح احکام دین کو رفتہ رفتہ مسخ کرنیکا ان کا مقصد سامنے آچکا ہے۔ ان کے تبدیل ہوتے طریقہ کار سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ اپنے سابقہ مقصد سے یوٹرن (U Turn) لے چکے ہیں۔ ابتدا میں تمام نازک مسائل میں وہ

محتاط مفتیان کرام کی بات مانتے اور عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ پھر بتدریج وہ غیر محتاط علماء ومفتیان کرام کے گروپ میں شامل ہوگئے اور خود بھی خلاف شرع فتوے جاری کرنے اور ان پر سختی کے ساتھ عمل کروانے لگے۔

خلاف شرع فتوے

(۱) مائک پر نماز- مسلک اہل سنت میں مائک پر نماز جائز نہیں۔ الیاس قادری اس پر سختی کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ پھر وہ عدم جواز کا فتویٰ دینے والوں سے الگ ہوگئے۔ وہ مفتی تو درکنار مستند عالم دین بھی نہیں ہیں لیکن اپنی حد سے باہر جا کر مائک پر نماز کے جواز کا فتویٰ جاری کردیا۔

(۲) باجماعت نفل نماز- اس تعلق سے وہ ابتداء سیدی اعلیٰ حضرت کے موقف پر قائم تھے۔ پھر اس سے منحرف ہوکر مفتی اکمل (QTV) کی نام نہاد تحقیق کے آگے سر جھکا دیا اسطرح وہ سیدی اعلیٰ حضرت کے خیمے سے نکل کر مفتی اکمل کی بے بنیاد تحقیق کے کھلے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ اب یہ انکشاف ہوا ہے کہ QTV پر نام نہاد دینی پروگرام دینے والے بیشتر لوگ الیاس عطار کے اپنے معتمد لوگ ہیں۔

(۳) ٹی.وی دیکھنا- الیاس پہلے TV کے عدم جواز پر اس قدر شدت کے ساتھ قائم اور عمل پیرا تھے کہ گھروں سے ٹی.وی نکال کر چوراہوں پر اور اپنے اجتماعات میں ''مارو شیطان کو'' بول بول کر سنگسار کرنے کا اہتمام کرتے تھے اور اب ٹی.وی دیکھنا صرف جائز ہی نہیں کیا، اپنی ویڈیو کیسٹ مساجد میں دیکھنے کی بھی اجازت دیدی۔ کیا اس عمل سے مساجد کو سنیما گھر بنانے کی سازش کا پتہ نہیں چلتا؟ اسطرح آج نہیں تو کل، کھلے طور پر نہیں تو چھپا چوری مساجد میں ہر قسم کی فلمیں دیکھنے کی شروعات ہوگی اور عبادت گاہیں تہمت کی جگہیں بن جائیں گی۔ (**اتقوا مواضع التهم** یعنی بچو! تہمت کی جگہوں پر کھڑے ہونے سے۔

دیگر خلاف شرع فتویٰ:- غیر عالم الیاس عطار کا غلط فتوے جاری کرنا ان کا معمول بن چکا ہے۔ اس سے قبل بھی انہوں نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا۔ ''مرد ایک ماہ کے لئے داڑھی رکھ لیں اور عورتیں ایک ماہ کے لئے پردہ کرلیں''۔ اس فتوے پر بہرائچ شریف سے فتوئے کفر جاری ہوا۔ دیگر فتوے اس طرح ہیں:-

وہ جو آئینہ میں تھا پسِ آئینہ نہیں ☆ پہلے وہ کچھ اور تھا مگر وہ اب کچھ اور ہے

Q.TV اور دعوتِ اسلامی کا اشتراک:- Q.TV کے نام نہاد اسلامی پروگرامس کے انچارج، جیسا کہ مشہور ہے، بشیر فاروقی ہیں اور وہ دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار کے نہایت معتمد مرید ہیں۔ شاید اسی لئے Q.TV کے مفتی اور نعت خواں وغیرہ دعوت اسلامی کے ٹریڈ مارک ''پگڑی'' میں نظر آتے ہیں۔ اس سے باہمی اشتراک ثابت ہوتا ہے۔ (**م ص:47**)

Q.TV سے اشتراک پر بشیر فاروقی خاموش کیوں؟ Q.TV کے مفاسد اور دعوتِ اسلامی سے اشتراک کے متعلق بشیر فاروقی کو دو رجسٹرڈ خطوط بتاریخ 25.12.07 اور 31.3.08 ارسال کئے گئے لیکن وہ جواب دینے سے قاصر رہے۔ ان کی خاموشی اقبال جرم کے مترادف ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دانستہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں دشمنان اسلام کی معاونت کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ (**م ص:48,50**)

آج جو علماء دعوتِ اسلامی کی حمایت میں ہیں ان کی حمایت کو اُس کی ظاہری وضع قطع سے متاثر ہوکر عجلت میں بنا تحقیق اُٹھایا ہوا قدم ہی کہا جارہا ہے۔ آج ایسے غیر دانشمندانہ فیصلوں پر نظر ثانی کرنے کا وقت آچکا ہے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ الیاس قادری کس کس زاویئے سے مسلک کو تباہ

کرنے کا عزم لئے ہوئے ہیں۔ایسی صورت میں امت مسلمہ کی رہنمائی از حد ضروری ہے ایسے میں۔اے محترم رہبرانِ دین وملت! خواب غفلت سے بیدار ہوکر دین وملت کی آبیاری کیلئے اٹھئے کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی سر سے اونچا ہو جائے اور اسکی روک تھام آپکے لئے دشوار ہو جائے۔دعوتِ اسلامی کی کتاب "ٹی وی، مووی" کا رد حضرت علامہ مجتبیٰ شریف خاں صاحب ناگپور نے اپنی کتاب "ٹی وی مووی کا فریب" میں کیا ہے اور "شعاعی پیکر (عکس) کا جنم" کتاب حضرت مولانا فخر الدین احمد القادری صاحب ناگپور نے تحریر کی ہے۔خواص وعوام کو یہ دونوں کتابوں سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیے۔دعوت اسلامی کے مزید مفاسد وفریب پیش کئے جاتے ہیں۔

علمائے اہل سنت کی تائید حاصل کرنا ایک فریب- بالفرض اگر الیاس عطار سنی صحیح العقیدہ ہیں ان کی تحریک بھی سنی تحریک ہے تو پھر ان کو صرف سنی (بریلوی) علما کی تائید وحمایت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ انھوں نے دعوتِ اسلامی کو وہابیت کے توڑ کے روپ میں پیش کیا تھا تو ان کو دیوبندی علماء سے تائید حاصل کر کے دیوبندیوں کے خطوں میں سرگرم ہونا چاہیے تھا لیکن اس کے برعکس ہو رہا ہے۔وہ سنی علما کی تائید حاصل کر کے سنی حلقوں میں سرگرم رہے اور آج بھی صرف بھولی بھالی عوام اہل سنت و جماعت، مرکز اعلیٰ حضرت اور مسلک اہلسنت ہی ان کے نشانے پر ہے۔اس تعلق سے یہاں یہ پہلو بھی توجہ طلب ہے کہ الیاس عطار علمائے اہل سنت سے تائید حاصل کرنے کے بعد پھر ان کی جانب رخ بھی نہیں کرتے۔ان کا قول کہ "مسلک اعلیٰ حضرت ہمارے مقاصد کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے" اس کا واضح ثبوت ہے۔وہ سنی علما کی غیر احتیاط پر مبنی تائیدیں دکھا کر سنی مسلمانوں کو اپنے سنی ہونے کا تاثر دیتے ہیں گو کہ دیوبندیوں اور Q.TV سے ان کے اشتراک کا معاملہ کھل کر سامنے آ چکا ہے۔اس تناظر میں یہ عجیب اتفاق ہے کہ وہ محض اپنی چالوں کے سبب حکم وہابیت سے اب تک بچے ہوئے ہیں۔لیکن مثل مشہور ہے "بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی"؟ بہر کیف ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی "وہابیت کے توڑ" کے لئے نہیں بلکہ سنیت کی تخریب کے لئے محض جماعت اہلسنت کے خطوں میں اتاری گئی ہے۔اس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت میں انتشار برپا کرنے کی سازشوں کو بروئے کار لانے کے لئے دشمنانِ اسلام نے دعوتِ اسلامی کا تعاون حاصل کیا ہے۔وہ وہابیت کو جنم دے کر مسلک کی ایک تقسیم پہلے ہی کر چکے ہیں۔مسلک کو مکمل طور پر منہدم کرنے کے لئے ذکر اعلیٰ حضرت اور نعت خوانی کی چادریں اُڑھا کر وہابیت کے توڑ کے نام پر دعوتِ اسلامی کو وجود میں لایا گیا ہے۔اسی لئے وہ صرف سنیوں (بریلویوں) کے خطوں میں سرگرم عمل ہے۔کاش غیر محتاط علماء کرام اس نکتہ کو سمجھ پاتے۔اب بھی وقت ہے وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔

کیا الیاس عطار سے بیعت اب بھی جائز ہے؟- الیاس عطار کے ٹی.وی پر آنے کے سبب حضرت تاج الشریعہ کے جواب کے تحت الیاس عطار پیری مریدی کے لائق نہیں رہے اس لئے ان سے بیعت ہونا جائز نہیں۔اور اب ان کو کھلے طور پر الیاس پادری کہا جا رہا ہے۔اگر وہ توبہ وتجدید ایمان نہیں کرتے ہیں تو الیاس عطار خود بتائیں کہ ان کے مریدین کی بیعت برقرار رہی یا فسخ ہو گئی جبکہ اس سے قبل ۳ر بار ارتکاب کفر کے سبب ان پر علی الاعلان توبہ وتجدید ایمان اور تجدید بیعت باقی ہے۔ایسی صورت میں امت مسلمہ کا ایمان کفر وگمرہی کے سمندر میں غرق ہو جانا لازمی ہے۔جاگو پیارے مسلمان بھائیو جاگو۔

کارکنان دعوت اسلامی اور حضرت تاج الشریعہ سے بیعت کا فریب- فریب بھی کیسے کیسے رخ اختیار کرتا ہے۔الیاس عطار کے ایک طرف یہ اعلانات "کوئی بھی شخص جو کسی دوسرے پیر سے مرید ہو وہ میرا مرید ہو جائے" اور "میں نے جلسے کے تمام حاضرین کو اپنا مرید کیا"۔دوسری جانب الیاس عطار کے مرید جوان کو اپنی شفاعت ومغفرت ومفادِ دنیا کا ضامن مانتے ہیں، ہندوستان کے مختلف خطوں

سے حضرت تاج الشریعہ کی بیعت کے لئے حاضر ہوتے رہتے ہیں۔یہ تماشہ عجیب لگا، پوشیدہ تحقیق کی گئی۔ایک سینئر مبلغ کا بیان سامنے آیا ......''ہم تو اپنے امیر اہل سنت سے بیعت ہیں ان سے بیعت ہونے کون ان کے پاس جاتا ہے۔مبلغین تو یہ تاثر دیتے جاتے ہیں کہ......ہم مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائی ہیں اور مسلک کی اعلیٰ ترین شخصیت اور سنیوں کی نظر میں ہماری تحریک کو مسلک اعلیٰ حضرت کا وفادار سمجھا جائے ورنہ ہم سب ہی جانتے ہیں کہ ہماری تحریک کے مقاصد حاصل کرنے میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے''۔آہ! اتنا بڑا فریب۔ایسا ہی بیان کچھ سال پہلے دعوتِ اسلامی کے چنگل سے نکل کر واپس پلٹنے ندیم میاں نے دیا تھا (م ص:42)

عطاریوں سے میلاد شریف، قرآن خوانی اور قربانی وغیرہ نہ کرانے کی تنبیہ کیوں؟۔ دعوتِ اسلامی والوں پر فی الحال حکم وہابیت نہیں لیکن در پردہ وہ لوگ نہ صرف مسلک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہیں بلکہ رفتہ رفتہ ان کا دیوبندیانہ کردار سامنے آتا جا رہا ہے۔کافی کچھ سامنے آچکا ہے مثال کے طور پر عاشق الرسول اور ''مدینہ مدینہ'' کی رٹ لگانے والے والیٔ مدینہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ضرور ہیں (لانڈھی کے قبرستان کا خواب (م ص:40) اسکی واضح دلیل ہے)۔دیوبندیوں نے اللہ تعالیٰ پر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ صرف جھوٹ بولنے کا ہی الزام تراشا تھا جبکہ الیاس عطار نے تو دیوبندیوں کی ان خیانتوں سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو ''ظالم''، اللہ تعالیٰ کی حکومت کو ''ظالم حکومت''، ماہ رمضان المبارک کو ''ظالم حکومت کا چنگل'' اور عید الفطر کو ''ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی'' کی مثال دے ڈالی جس پر دو مفتیان کرام نے فتوئے کفر جاری کئے (م ص:43)۔سیدی اعلیٰ حضرت پر غاصب ہونے کا الزام لگایا گیا (م ص:46) ایسی متعدد باتیں آپ تفصیل میں پڑھ چکے ہیں۔اپنے پیر ''عطار'' کے کفر پر راضی کارکن خود کفر کی زد سے محفوظ نہیں۔اسلیئے دعوت اسلامی کے کارکنوں سے میلاد شریف پڑھوانا، قرآن خوانی کرانا اور قربانی کرانا اپنے کار خیر کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور اس سے گلشن اعلیٰ حضرت میں آگ لگانے والے دعوتِ اسلامی والوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔

پیارے مسلمان بھائیو! میوزک، دف اور منھ سے دف کی آوازوں کے ساتھ ان کا نعت پڑھنا اور ڈانس کرنا آپ QTV پر دیکھتے ہی ہیں۔دیوبندیوں سے ان کا اشتراک ظاہر ہو چکا ہے تو پھر سیدی اعلیٰ حضرت سے بغض رکھنے والوں اور دیوبندیوں کی آواز میں آواز ملانے والوں سے آپ کی کیا دوستی، مساجد میں الیاس قادری کی ویڈیو کیسٹ دیکھنے والوں، TV کو جائز کرنے اور اپنا مدنی ٹی.وی چینل جاری کرنے والوں سے آپ کا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ تھوڑے لکھے کو بہت سمجھئے اور ان سے پرہیز کیجئے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بھی خدانخواستہ ایک دن ایمان کی تباہی کے ہلاکت خیز دہانے پر پہنچ جائیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان کی حفاظت فرمائے، آمین۔

فتنۂ دعوتِ اسلامی کے بارے میں حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشینگوئی

حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضور پر نور پیران پیر دستگیر حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔۹۰۰ سال قبل آپ نے قیامت تک رونما ہونے والے حالات و واقعات کا ذکر اپنے ایک قصیدے میں کیا ہے۔اس مشہور زمانہ قصیدے کی تمام تر پیشنگوئیاں صحیح ثابت ہو رہی ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ جو اطیع اللہ و اطیع الرسول میں خود کو فنا کر دیتے ہیں اللہ ان کی آنکھ بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں، ان کی زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتے ہیں اور ان کا ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتے ہیں یعنی ان کے تمام کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوتے ہیں۔آپ نے مندرجہ ذیل اشعار میں دعوتِ اسلامی کی نشاندہی فرمائی ہے......

احکامِ دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش ☆ عالم جہول گردد، جاہل شود علامہ

(ترجمہ-دین اسلام کے احکام خاموش ہوجائیں گے۔ عالم جاہل اور جاہل عالم بن جائیں گے)

آں عالمانِ عالم گردند ہم چوں ظالم ☆ ناشستہ روئے خودرا برسر نہند عمامہ

(ترجمہ-علم جاننے والے عالم ظالم بن جائیں گے اور اپنی نااہلیت کے باوجود سر پر عمامہ رکھ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے)

زینت دہند خودرا باطرہ با جبہ ☆ گو سالہ ہائے سامر باشد درونِ جامہ

(ترجمہ-اپنی بزرگی کے اظہار اور تشہیر کے لیے جبہ اور دستار استعمال کریں گے لیکن ان کے کپڑوں میں سامری گوسالہ چھپا ہوگا) (سامری نام کے ایک شخص نے گائے کا بچہ بنا کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قوم کو گمراہ کیا تھا۔)

آں مفتیانِ فتویٰ، فتویٰ دہند بیجا ☆ از حکم شرع بیرون بدہند بر علانہ

(ترجمہ-عالم دین مفتی خلاف دین فتوی دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کی خلاف ورزی کریں گے)

اسلام کی ۱۴۰۰ سالہ طویل تاریخ میں کسی ایسی تبلیغی جماعت کا ذکر نہیں ملتا جس جماعت نے جاہل ہونے کے ساتھ جبہ ودستار پہن کر اپنی علمیت اور بزرگی کا اظہار کیا ہو اور خلاف دین سرگرمیوں سے عوام کو گمراہ کیا ہو۔ ان تباہ کن جرائم کی چلتی پھرتی تصویر دورِ حاضر کی **دعوت اسلامی** ہی ہے۔ دعوتِ اسلامی کا طریقۂ کار واضح طور پر وہابی ذہنیت کا مکمل غماز ہے جبکہ دوسری جانب TV کو شیطان اور حرام کہہ کر چوراہوں پر توڑنے والے الیاس پادری نے تحریک مضبوط ہونے کے بعد اُسی TV کو جائز قرار دے کر ''دیدارِ عطار'' کے نام سے ویڈیو کیسٹیں جاری کر دیں جن کیسٹوں کو نہ صرف یہ چوراہوں پر بلکہ اُن کی مساجد میں بھی دکھایا جارہا ہے۔ یہ امر یقیناً امر فتنہ گری ہے۔ مفتیان کرام نے دعوتِ اسلامی کو جو فتنہ قرار دیا ہے اُس کی تصدیق اس متبرک قصیدے کی پیش گوئیوں سے ہوجاتی ہے۔

تجزیہ

مقولہ مشہور ہے کہ چھپا ہوا دشمن، کھلے دشمن سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ بدعقیدہ جماعتوں مثلاً (دیوبندیوں، اہل حدیث، تبلیغی جماعت، جماعتِ اسلامی وغیرہم کا فریب کھل کر سامنے آچکا ہے۔ لیکن دعوتِ اسلامی کے فریب پر اب بھی محبت رسول ومحبت اعلیٰ حضرت کا باریک پردہ باقی ہے جس سے چھن چھن کر اسکے بدنما داغوں کی دمک نمایاں طور پر نظر آتی رہتی ہے۔ الیاس عطار اگر مسلک اعلیٰ حضرت اور سنتوں کی تبلیغ میں مخلص ہوتے تو تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ جیسی ایک عظیم ہستی اور دیگر مسلک اعلیٰ حضرت کے مشہور ومعروف مفتیان کرام کو الیاس عطار اور ان کی تحریک پر قلم اٹھانے کی ضرورت پیش نہ آتی؟ تبلیغ دین میں ضرورتاً نئے طریقے وضع کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی کہ نئے طریقہ وضع کرنے میں کوئی شرعی حدود سے باہر نکل جائے اور مسلک اعلیٰ حضرت اور مسلمانوں کے لئے نقصان کا سبب بن جائے۔ الیاس عطار اور ان کی تحریک کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا گو کہ بہت مختصر ہے لیکن اس سے الیاس عطار کے پوشیدہ مقاصد اور دعوتِ اسلامی کے منشور کے مفاسد کا اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے۔ اگر یہ غلطیاں غیر دانستہ طور پر ہوتیں اور الیاس عطار مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ میں مخلص ہوتے تو مفتیان کرام کے اعتراضات پر یقیناً اپنا کردار درست اور تحریک کے مفاسد دور کر لیتے، لیکن ایسا ہوا نہیں۔ مفتیان کرام کی تنبیہات پر الیاس عطار نے ذرا بھی کان نہ دھرے، اپنی روش پر قائم رہے اور آج بھی قائم ہیں جیسا کہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے اپنے حکم نامہ میں تحریر فرمایا ہے کہ **''فہمائش بسیار (بار بار تنبیہ) کے باوجود الیاس قادری غلط**

طریقہ کار پر جمے ہوئے ہیں"۔(م ص:35) آخر ایسا کیوں کہ الیاس عطار مفتیان اہل سنت کی رہبری، رہنمائی سے گریز کرتے ہیں۔ رہنمائی حاصل کرنا تو دور کی بات انھوں نے منشور میں علماء اہل سنت کی مخالفت سرفہرست رکھی ہے اور اپنے جاہل کارکنان کو علماء اہل سنت کے عقائد واعمال وکردار کا محاسب بنادیا ہے (م ص:28) علماء اہل سنت کی اقتدا میں نماز نہ پڑھنا ان کو سلام کرنے سے گریز کرنا عام بات ہے وہ اپنے جلسوں میں علماء اہل سنت پر طعنہ زنی سے بھی نہیں چوکتے۔ مثال کے طور پر **"علما اتنے متکبر ہوتے ہیں کہ اگر اپنی اولاد کو متکبر بنانا ہو تو ان کی صحبت میں بٹھادو"**۔(م ص:30)

الیاس عطار کی پانچ خصوصی ہدایات علما وصوفیاء کرام کو مطعون کرنے اور انکی کردارکش پالیسی کی آئینہ دار ہیں۔ آپ پڑھ آئے ہیں (م ص:41) علماء کرام کی عظمت و وقار پامال کرنے کی پالیسی تو یہود و نصاریٰ کی رہی ہے (پڑھئے انگریز جاسوس ہیمفرے کے اعترافات) الیاس عطار یہود و نصاریٰ کی اس پالیسی کو بروئے کار لانے میں پیش پیش کیوں ہیں جس کے سبب وہ "الیاس قادری" سے "الیاس پادری" بن گئے؟

آخر کیوں الیاس عطار اور ان کے تنخواہ دار کارکنان جس شاخ (مسلک اعلیٰ حضرت) پر بیٹھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں؟ خود ساختہ امیر اہل سنت جن پر ۳ فتوئے کفر پہلے ہی سے نافذ ہیں ٹی.وی. پر آنے کے بعد فاسق کے زمرہ میں بھی آچکے ہیں۔ اب ان سے بیعت ہونا اور بھی جائز نہ رہا۔

مفتیان کرام فرماتے ہیں کہ تاج الشریعہ نے نہایت مختصر اور شائستہ الفاظ میں دعوتِ اسلامی کی دھجیاں اڑادیں۔ آخر مسلک اعلیٰ حضرت کے شیدائی نے مسلک مخالف ناپسندیدہ منشور جاری ہی کیوں کیا اور کیوں مسلک سے متصادم طریقہ تبلیغ اختیار کیا اور حضرت ازہری میاں قبلہ سے کئے گئے وعدوں کے باوجود منشور کی اصلاح سے گریز کیا۔ ان ہی مذکورہ اسباب کے پیش نظر 1995 میں حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کو تحریک کی اعانت اور اس میں شمولیت کو شرعاً ناجائز قرار دیا البتہ اس تعلق سے یہ درپیش واقعہ بھی ذہن نشین رہے کہ ۱۹۹۱ء میں الیاس عطار کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے کہ منشور کی غلطیاں اور تحریک میں پیدا شدہ خرابیاں دور کردی جائیں گی، حضرت تائید فرما چکے تھے۔ جس کو آج تک وہ بھنا رہے ہیں (م ص:29) لیکن تائید حاصل کرنے کے بعد الیاس اپنے کئے ہوئے وعدوں سے مکر گئے۔ اس غیر متوقع واعدہ خلافی پر ۱۹۹۲ء میں حضرت تاج الشریعہ اپنی سابقہ تائید سے دستبردار ہوگئے اور ارشاد فرمایا **"ان کی تحریک سے لوگوں پر اجتناب، پرہیز لازم ہے۔ میری کسی سابقہ تحریر سے لوگ دھوکہ نہ کھائیں"** (م ص:31) الیاس عطار نے ان تمام باتوں کا ذرا بھی نوٹس نہیں لیا۔ اپنوں کا ظلم جس تحریک کا طریقہ کار مسلک مخالف اور ناپسندیدہ ہو، ظاہر ہے کہ وہ تحریک نقصان دہ ہوگی اور اس تحریک میں شامل ہونے کی اجازت کیوں کردی جاسکتی ہے۔ کاش تحریک کے حامی غیر محتاط علما اس توجہ طلب پہلو پر غور فرمالیتے تو مسلک میں انتشار برپا نہ ہوتا۔ فتنوں کے پیش نظر اسلام میں **"احتیاط"** کو کتنی اہمیت حاصل ہے اہل علم سے بہتر کون جان سکتا ہے؟ حضرت کے اس مختصر بیان میں ان علماء کرام کے لئے خاص تنبیہ ہے جو محتاط نہیں ہیں اور دعوتِ اسلامی کی تحقیق کئے بنا اس کی تائید وحمایت کر بیٹھے ہیں ان علما میں حضرت مفتی شریف الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ جن کی تائید (م ص:56) کی بنا پر ان کے معتقدین اور بے شمار علما ان کی تقلید میں دعوتِ اسلامی سے جڑ گئے اور آج غریب الرہبر عوام فتنۂ دعوتِ اسلامی کے شکنجہ میں پھنس کر اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے پھڑ پھڑا رہے ہیں اور بیشتر کو ایمان کی تباہی کا احساس تک نہیں۔ وہ مزے لے لے کر TV اور Q.TV دیکھ رہے ہیں اور الیاس پادری کے دیدار کو اپنی شفاعت کا ضامن سمجھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

کسی نے وار کیا ہے لگا کے سینے سے ☆ ہمارا قتل ہوا ہے بڑے قرینے سے

مخلص ومحتاط جید علماء کرام نے حضرت مفتی شرف الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تائیدی تحریر کے ہر پہلو پر گرفت کی تھی (م ص:56) اور حضرت کو لاجواب ہو گئے تھے۔ علماء کرام فرماتے ہیں اگر ان کو اپنے مرتبہ کا لحاظ نہ ہوتا تو یقیناً اپنی تائید سے رجوع فرمالیتے۔ پرانی بیماریاں جان لیوا ثابت ہوتی ہیں اس لیے دعوتِ اسلامی کے خلاف جہاد شروع کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اب یہ ان علمائے کرام کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی بے علم، بے شعور اور بے یار و مددگار امت کو سنبھالا دیدیتے ہیں یا کفر و الحاد کے سمندر میں ڈوب جانے دیتے ہیں۔ اسے تائید کنندگان دعوتِ اسلامی! یہ فیصلہ خود آپ کو کرنا ہے اور آپکے ضمیر پر منحصر ہے۔ کیونکہ

یہاں سانپ بھی پلتے ہیں آستینوں میں ☆ جو چھپ کے زہر اگلتے ہیں آبگینوں میں

نگاہ رکھنا نئے موسموں کی سازش پر ☆ کہ ترا خون بھی شامل ہے ان زمینوں میں

حضرت مفتی شریف الحق کی تائیدی تحریر پر علماء کرام کی تنقید "دعوتِ اسلامی سے پرہیز کیوں؟" میں شائع کی گئی تھی۔ علماء اہل سنت ہی ملت اسلامیہ کے رہبر و رہنما ہیں لہٰذا نمودار ہونے والی ہر تحریک اور اسکی مسلک مخالف سرگرمیوں کی تحقیق کرنا اور اس کی تہہ تک پہنچنا ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ مرکزی دارالافتاء اور دیگر مفتیانِ کرام **"ہمیں تحقیق نہیں"** کہہ کر سوالات سے دامن بچا کر عوام کو رہبری سے محروم رکھ رہے ہیں ان کا یہ طرزِ عمل ایمان کے لئے نہایت خطرناک اور باعث زوال ثابت ہو رہا ہے۔ کیا غیر محتاط تائید کرنے والے علما کیا اب بھی تین کفریہ فتووں سے دبے الیاس پادری کو اپنا اور ملت اسلامیہ کا امیر تسلیم کرتے ہیں یعنی "امیر اہل سنت" ہونا مانتے ہیں؟ کیا اُن کی نظر میں تاج الشریعہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی دیانتداری مشکوک ہے؟ اگر ایسا نہیں اور ہرگز ایسا نہیں تو حضرت کے فیصلوں پر چوکنے ہو کر دعوتِ اسلامی کی مکمل تحقیق سے کیوں گریز کیا جا رہا ہے؟ دیگر کچھ ممتاز تائید کنندگان کی کذب پر مبنی بے بنیاد اور مبالغہ آمیز تائیدات جو مسلک کی تقسیم کا سبب بن رہی ہیں انکی اصل انکی تفصیل (م ص:56) پر ملاحظہ فرمائے۔

قوت فکر و عمل پہلے فنا ہوتی ہے ☆ تب کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

اگر علماء کرام محتاط ہوتے تو انکے اثر سے عوام بھی محتاط ہو جاتے۔ ایک تحریک کو لے کر علماء کرام کا دو خیموں میں تقسیم ہو جانا مسلک اور عوام اہل سنت کے ایمان کے لئے کیا نہایت خطرناک نہیں؟ اگر بروقت تحقیق اور موثر اقدامات کئے گئے ہوتے تو آج "دعوتِ اسلامی" فتنہ بن کر سامنے نا آ کھڑی ہوتی۔

علماء کرام کا اپنے منصب کی ذمہ داریوں سے منہ موڑ لینا اور برائیوں پر خاموش تماشائی بن جانا ایک جانب عتابِ الٰہی کو آواز دینے کے مترادف ہے جس کا شکار خود ان کو بھی ہونا ہے وہ گرچہ نیک ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ان میں جہادِ اکبر (امر بالمعروف نہی عن المنکر) کا جذبہ مفقود ہو چکا ہے، دوسری جانب دنیا میں خود ان کا اور ان کے سبب اسلام اور عوام کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں دونوں کو عظمت و وقار سے محروم کر دیتا ہے۔ غیر محتاط علما توجہ فرمائیں۔

تم کو کیا دے گا فریبی آخرت کے نام پر ☆ خود تیمم کر رہا ہے جو وضو کے نام پر

ایسی ہمدردی دکھائی اُس نے آ کے جوش میں ☆ تیرا دامن چاک کر ڈالا رفو کے نام پر

بدعقیدہ جماعتوں کا ذکر کیا اہل سنت و جماعت بھی دنیا کے سامنے اسلام کی اصل تصویر پیش نہیں کر رہے ہیں۔ جب ان میں انتشار اور ان کے اقوال و افعال میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے تو یہ عمل اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب بن جاتا ہے۔ علماء کرام سے عوام کا کیا تعلق ہے۔ حضرت فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ (۳۷۶ھ) کے قول میں نمایاں ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔ **جب علما مال حلال کی زخیرہ اندوزی میں مشغول ہوتے ہیں تو عوام مشکوک مال کھانے لگتے ہیں اور جب علماء مشکوک مالوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو عام انسان مال حرام کھانے لگتے ہیں اور جب علما کے منہ کو حرام لگ جاتا ہے تو عام لوگ کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں"**۔ اسی لئے علما کو حکیم حاذق اور رہنمائے ملت کے منصب پر فائز فرمایا گیا ہے کہ ملت ان کے سائے میں رہنمائی حاصل کرتی رہے۔ لیکن آج یہ حال ہے کہ رہنما بے شمار نظر آتے ہیں اور رہنمائی نظر نہیں آتی۔ اس لئے محترم علماء کرام! اٹھئے اور ملت کی رہنمائی فرمائیے۔ دور حاضر میں امت کی مثال اس بے خبر بچے کی طرح ہے جو چراغ کی جانب لپکتا ہے، اس بات سے بے خبر کہ اس کا ہاتھ جل جائے گا، اُس پر نظر رکھنے والا ہی اس کو بچاتا ہے۔ امت مسلمہ کو بھی اپنے گمراہ ہونے کا احساس نہیں ہے اسلئے اہل علم کا فرض بنتا ہے کہ اس کو آواز دے کر ہوشیار کریں۔ بے خبر امت کو کیوں کر علماء کے پاس حاضر ہونے کی ضرورت کا احساس ہوسکتا ہے۔ علماء کرام امت کے گلے بان ہیں اور گلے بان ہر فرد کی نگہبانی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ امراء المومنین (صحابہ کرام) کی طرز امارت اور رہنمائی ہمارے سامنے ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا کتنا لازمی ہے علماء کرام سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے؟

محترم علماء کرام حضرت تاج الشریعہ کی تقلید فرمائیے اور دعوت اسلامی، Peace TV، E.TV Urdu, Q.TV اور دیگر فتنوں کے خلاف میدان عمل میں آجائیے۔ ائمہ مساجد امت مسلمہ کو فتنوں سے آگاہ کرنے میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ سرپرستانِ مدارس اپنے طلبا کو ایمان شکن فتنوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے تیار کرنے کی جانب متوجہ ہوں۔ "نہی عن المنکر" کی جانب علما کی بے توجہی اور خاموشی نے فتنوں کے راستوں کی تمام رکاوٹیں دور کردی ہیں۔ اُن کی پیش قدمی کے راستے آسان ہو گئے ہیں۔ عوام اہل سنت ان کی گرفت میں آکر گمرہی کے سمندر میں غوطے کھا رہی ہے۔ نہایت بے بسی اور مایوسی کا عالم ہے۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ اگر چاہ ہو تو اللہ تعالیٰ کامیابی کی راہیں کھول دیتا ہے اور دشمنوں کو زیر کر دیتا ہے۔ اور ان پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اسلئے پیارے رہبرانِ دین وملت! اٹھئے امت کو سہارا دیجئے۔ کہ وہ اپنی آخرت بچا سکے۔

نہ خوف برق نہ خوف شرر لگے ہے مجھے ☆ خود اپنے باغ کے پھولوں سے ڈر لگے ہے مجھے

سازش کدوں کو منہدم کرنے کا حکم

منافقین روز اول سے ہی اور ہر زمانہ میں اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں۔ آغاز اسلام میں ابو عامر فاسق نام کا ایک انصاری منافق تھا جو غزوۂ خندق تک ہر لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ جب غزوۂ خندق میں کفار اور مشرکین کو شکست فاش ہوئی تو وہ ملک شام کی طرف بھاگ گیا۔ وہاں سے ابو عامر نے مدینے کے منافقین کو یہ پیغام بھیجا۔ "جب تک مسلمانوں میں پھوٹ نہیں ڈالی جائے گی پیغمبر اسلام کی عسکری طاقت کمزور نہ ہو سکے گی۔ اس لئے تم لوگ مدینے میں ایک مسجد بناؤ اور اسے تخریبی سازشوں کے لئے ایک اڈے کے طور پر استعمال کرو۔ مسجد کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے شبہ کی گنجائش بھی نہیں رہے گی کہ تم لوگ ان کی اجتماعی قوت توڑنے کے لئے کوئی خفیہ مرکز بنا رہے ہو۔ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور ان کی قوت جہاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی حیلہ نہیں

ہوسکتا کہ انہیں نماز کے نام پر تم اپنی مسجد میں لاؤ اور رفتہ رفتہ پیغمبر کی طرف سے ان کے دلوں میں اس طرح کے شکوک وشبہات پیدا کردو کہ انکی والہانہ عقیدت میں فطور پیدا ہوجائے اور پیغمبر کے گرد جان دینے والوں کی جو ایک مضبوط فصیل کھڑی ہے وہ جگہ جگہ سے ٹوٹ جائے ''اور یہ بھی اطلاع بھیجی ''میں قیصر روم کے پاس جارہا ہوں اور کوشش کررہا ہوں کہ مدینے پر چڑھائی کرادوں، تم لوگ سامان حرب کے ساتھ تیار رہنا''۔ چنانچہ ابو عامر فاسق کے مشورے پر منافقین نے محلّہ 'قبا' میں ایک مسجد تیار کرلی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی ''ہم نے ایک مسجد تیار کی ہے آپ دوگانہ پڑھ کر اس کا افتتاح فرمادیں تاکہ آپ کے قدموں کی برکت سے ہماری نمازیں قبول بارگاہ خداوندی ہوجائیں''۔ دراصل انکی نیت یہ تھی کہ جب حضور علیہ السلام اس مسجد میں نماز پڑھ لیں گے تو مسلمانوں کو اس میں آنے کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے جواب دیا ''میں اس وقت غزوۂ تبوک پر جارہا ہوں واپسی پر تمہاری مسجد چلوں گا''۔ جب حضور علیہ السلام مدینہ واپس تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت کریمہ لیکر نازل ہوئے:-

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِداً ضِرَاراً وَّ كُفْراً وَّتَفْرِيْقاً م بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ط لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَداً ط

''اور وہ لوگ جنہوں نے ایک مسجد بنائی ہے تاکہ مسلمانوں کو ضرر پہونچائیں اور وہاں سے کفر پھیلائیں اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور اس شخص کے واسطے اسے کمین گاہ بنائیں جو پہلے سے خدا اور رسول سے لڑرہا ہے۔ وہ قسم کھا کر یقین دلائیں گے کہ مسجد کی تعمیر سے ان کا مقصد سوائے بھلائی اور کچھ نہیں ہے اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں آپ ہرگز ان کی مسجد میں نہ جائیں''۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حضور پیکر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اپنے دو صحابی حضرت مالک ابن دخشم اور حضرت معن ابن عدی جلانی کو حکم دیا کہ وہ مسجد ضرار ہے اسے جا کر گرادو اور جلادو (حوالے کے لئے دیکھئے تفسیر در منشور اور وفاء الوفاء)

تشریح:- اپنے دماغ کا دروازہ کھول کر دل کی طہارت کے ساتھ اگر آپ اس آیت کریمہ کا مطالعہ کریں گے تو وحی الٰہی کی روشنی میں عشق وایمان کے بہت سارے حقائق آپ پر روشن ہوں گے۔

۱۔ سب سے پہلی بات تو آپ پر یہ منکشف ہوگی کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مسلمانوں کو بدعقیدہ بنانے کے لئے منافقین کھلی مخالفت کا راستہ نہیں اختیار کرتے بلکہ نماز اور اصلاح کے نام پر وہ مسجدوں کو اپنے خفیہ مشن کا مرکز بناتے ہیں اور وہاں سے دین کے نام پر بے دین بنانے کی مہم چلاتے ہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوگی کہ وہ کھلے بندوں اس کا اظہار نہیں کرتے کہ نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مسلمانوں کو بدعقیدہ بنانا ان کے تبلیغی مشن کا مقصد ہے بلکہ قسمیں کھا کھا کر وہ یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف مسلمانوں کی اصلاح ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ معلوم ہوگی کہ نبی کریم ﷺ کی عظمت کو مجروح کرنے والا کوئی مشہور باغی ضرور ان کی پشت پر ہے اور مسلمانوں میں اس کی ایمان سوز تعلیمات پھیلانے کے لئے وہ مسجدوں کو کمین گاہوں اور چھاؤنیوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

۴۔ چوتھی بات یہ معلوم ہوگی کہ مسجدوں میں تبلیغی مرکز کے قیام سے ان کا بنیادی مقصد مسلمانوں میں عقیدے کی تفریق پیدا کرکے ان کے درمیان پھوٹ ڈالنا ہے۔

۵۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ ان کی مسجد، مسجد ہے اور انکی نماز، نماز۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے

پیغمبر کو وہاں جانے سے نہیں روکتا اور نہ پیغمبر اس کو منہدم کرنے اور جلانے کا حکم فرماتے۔

۶۔ چھٹی بات یہ معلوم ہوگی کہ مسجد اور نماز کے نام پر مسلمانوں کو ہرگز دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جب ان کی مسجد میں جانے سے خدا نے اپنے پیغمبر کو روک دیا تو اہل ایمان کو ان کی اس رسول دشمن تحریک میں شامل ہونا کیوں کر درست ہوگا جس کی تکمیل کے لئے انہوں نے مسجد بنائی۔

۷۔ ساتویں یہ بات معلوم ہوگی کہ جہاں بھی نبی ﷺ کی بغاوت کے لئے کوئی مرکز قائم ہو، چاہے قائم کرنے والے نام کے مسلمان ہی کیوں نہ ہوں وفادار امت پر لازم ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ ان کی مخالفت کریں اور ان کے ناپاک مقصد کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان کے شر سے بچائیں۔

ان ساری تفصیلات کے بعد مجھے مسلمانوں سے صرف اتنا کہنا ہے کہ آیت کریمہ کی روشنی میں نہایت ہوشمندی کے ساتھ وہ ان تبلیغی مراکز کا جائزہ لیں جو کلمہ و نماز کے نام پر آج مسجدوں میں چلائے جا رہے ہیں، انہیں صرف باہر سے نہیں اندر سے بھی دیکھیں اور اس رخ سے بھی دیکھیں کن مشہور گستاخوں کے چہرے ان کے پیچھے ہیں۔ پیشانیوں پر صرف سجدوں کا داغ ہی نہ دیکھیں یہ نشان منافقین کی پیشانی پر بھی تھا۔ بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ ان کے دلوں کا کیا حال ہے؟ اور یہ بھی معلوم کریں کہ جانے والے چلوں میں جاتے وقت تعظیم رسول اور عقیدت اولیاء کا جو جذبہ اپنے ساتھ لیکر گئے تھے وہ راستہ میں کہاں لٹ گیا۔ ان آبادیوں کو بھی دیکھیں جہاں ان کے پہنچنے سے پہلے دینی اتحاد تھا ان کے پہنچنے کے بعد وہاں مسلمانوں میں پھوٹ کیوں پڑ گئی کہ ان حالات میں قرآن کی آیت کریمہ ہم سے اور آپ سے کیا کہتی ہے۔ جب خاص عہد رسالت میں کفر و نفاق کا اتنا بڑا جال رچایا جا سکتا ہے تو آج کے دور فریب کا کیا پوچھنا؟ خدا ہماری حفاظت فرمائے۔ (''محمد رسول اللہ قرآن میں'' صفحہ ۴۵)

Q.Tv. اور دعوتِ اسلامی سے محتاط علمائے اہل سنت کی بیزاری

انجمن تحفظ ایمان کی جد و جہد مزید رنگ لائی۔ متعدد علمائے اہلسنت نے گجرات کی ایک میٹنگ میں دعوتِ اسلامی سے بیزاری کا اظہار کیا (اشتہار سے اقتباس)

جن علمائے اہل سنت کے نام دعوتِ اسلامی کی حمایت میں پیش کئے جاتے ہیں ان میں سے اکثر وہ ہیں جن میں دعوتِ اسلامی کا سجا سجایا ماحول و دین کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے اور کمزوریوں و بے اعتدالیوں سے ان کو باخبر نہیں کیا جاتا، اس لئے وہ مقدس علماء دعوتِ اسلامی کی حمایت کر دیتے ہیں، جبکہ ان علمائے کرام کو دعوتِ اسلامی کی ان غلطیوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جن غلطیوں کی بنیاد پر ناگپور کے ذمے دار علمائے کرام و مساجد کے اماموں نے دعوتِ اسلامی سے مکمل بیزاری کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ بات ثابت ہے کہ جب بھی کسی ناواقف ذمے دار عالم دین کو دعوتِ اسلامی کی غلطیوں سے واقف کرایا گیا تو وہ بھی دعوتِ اسلامی سے اپنی بیزاری کا اظہار فرما دیتے ہیں۔

تاریخ ۱۲ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات، شہر ناگپور کی مسجدوں کے اماموں نے علمائے اہلسنت و مفتیانِ کرام کی ایک میٹنگ بلائی جسمیں سارے علماء و مفتیانِ کرام نے متفق ہو کر تحریری طور پر و زبانی حکم صادر فرمایا کہ۔۔۔۔۔ ''دعوتِ اسلامی کی جانب سے مساجد میں یا عام راہوں پر لیپ ٹاپ یا اسکرین پردہ پر جو ویڈیو سیڈیوں کے ذریعہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کی تصویریں دکھائی جا رہی ہیں اس کا ہم ''مکمل

طور پر بائکاٹ'' کرتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی دوسری کئی بے اعتدالیوں کو دیکھتے ہوئے اس تحریک سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں''۔ الخ

الیاس صاحب کی اس بے راہ روی اور اب ٹی وی، مووی کے جائز کہنے کی وجہ سے علمائے اہلسنت سخت ناراض ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں ۲۰۰۸ء کے ''عرس رضوی'' کے موقع پر شہر عرفان بریلی شریف میں حضور تاج الشریعہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ کے اسٹیج سے حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ اور حضرت مفتی شعیب رضا صاحب قبلہ نے دعوتِ اسلامی والیاس صاحب کی سخت تردید (مخالفت) فرمائی۔ رائپور کی مسجد میں لیپٹاپ پر تصویریں دکھانے کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں دعوتِ اسلامی والوں کو مسجد سے روک دیئے جانے کا فتوے بھی صادر ہوا اور اس فتوے کی تائید حضور اشرف العلماء مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ نے فرمائی۔ اسی فتوی پر حضور امین شریعت حضرت علامہ سبطین رضا خاں صاحب قبلہ نے اپنی مہر و دستخط سے تائید فرمائی ہے۔ اسی فتوی پر حضور تاج الشریعہ کے دستخط بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ناگپور کے علماء، مفتیانِ کرام وائمہ مساجد نے بھی دعوتِ اسلامی وامیر دعوتِ اسلامی کی غلطیوں کو دیکھتے ہوئے ''بائیکاٹ'' کا اعلان کیا ہے۔

ناگپور میں ۸؍فروری ۲۰۰۹ کو ''دارالعلوم اعلیٰحضرت'' کے زیر اہتمام ''امام اعظم ابوحنیفہ کانفرنس'' میں حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ...... ''کچھ لوگ مسلک اعلیٰحضرت سے ہٹ چکے ہیں اور دوسروں کو بھی ہٹانے میں لگے ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے جلوہ سے بڑھ کر کسی کا جلوہ نہیں ہوسکتا''۔ اسی موقع پر حضور تاج الشریعہ نے ناگ پور کے دعوتِ اسلامی کے ایک ذمے دار کی خلافت کو اعلانیہ رد فرمادیا۔ کانفرنس میں موجود، حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ ابوالحقانی صاحب قبلہ نے اپنی تقریر میں ''دیدارِ عطار'' کا رد کرتے ہوا فرمایا کہ ...... ''جو لوگ لیپٹاپ کے ذریعہ مسجدوں میں تصویریں (دیدارِ عطار) کروار ہے ہیں ایسے لوگوں کا شوشل بائیکاٹ کیا جائے''۔

شخصیت پرستی:۔ دعوتِ اسلامی کے خاص مبلغین مولانا الیاس صاحب کو زندہ ولی اور اس سے بڑھ کر بہت کچھ مانتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں مجدد ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن مبلغین کی جانب سے ان کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش ہوتی ہی رہتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ حیدرآباد کے ہزاروں عطاریوں نے الیاس صاحب سے بیعت توڑ کر دعوتِ اسلامی سے کنارہ کرلیا اور حیدرآباد کے مرکز ''مسجد گل بانو'' میں ہونے والا دعوتِ اسلامی کا ہفتہ واری اجتماع بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح ناگپور، احمد آباد، ممبئی، کانپور، رائپور، بلکہ ہند و بیرونِ ہند کے کئی شہروں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے الیاس قادری سے بیعت توڑ کر دعوتِ اسلامی سے علیحدگی اختیار کرلی۔ تاریخ اسلام میں شاید ہی ایسا کوئی ''پیر'' گذرا ہو، جس سے اتنی بڑی تعداد میں مریدوں نے بیعت توڑی ہو۔ الیاس صاحب نے ہزاروں کی تعداد میں مرید بنانے کا ریکارڈ بھلے ہی قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن ہند و پاک میں ہزاروں مریدوں نے ان سے بیعت توڑنے کا ریکارڈ ضرور قائم کردیا ہے۔ (م ص:67)

ناشرین: اشہرا کاڈمی، گانجہ کھیت، ناگپور، امام احمد رضا آرگنائزیشن مرچی بازار چوک ناگپور، رضا اکیڈمی ناگپور، انجمن غوثیہ رضویہ ناگپور

سوال نمبر ۲۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ یہ عوام میں مشہور نہیں ہے بلکہ یوں کہیے کہ جاہل پیروں نے عوام کو بے دین بنانے کے لئے یہ ہوا اڑا رکھی ہے کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے۔ سچے پیرانِ عظام میں جو طریقت رائج ہے اس کے بارے میں حضرت میر عبدالواحد قدس سرہٗ نے فرمایا کہ شریعت اصل ہے طریقت اس کی شاخ ہے۔ شریعت کے بغیر سچی طریقت ہو نہیں سکتی۔ وہ طریقت جو شریعت سے جدا ہے، جس میں یہ بکا جاتا

ہے کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے۔ وہ طریقت اللہ تک پہنچانے والی نہیں ہے بلکہ وہ جہنم کا راستہ ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کی کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز، روزہ یہ تکالیف ان کے لئے ہیں جو ابھی پہنچے نہیں ہیں ہم تو پہنچ چکے ہیں ہمارے اوپر یہ تکالیف، یہ احکام نہیں ہیں۔ انھوں نے فرمایا: ''وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچے لیکن خدا تک نہیں جہنم تک پہنچے''۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا رسالہ جو اردو میں ہے وہ عوام اہل سنت و جماعت کے لئے بہت کافی ہے وہ رہنما ہے اس کا نام ہے ''شریعت وطریقت''۔ لوگوں کو اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے تا کہ وہ ایسے گمراہوں کی ہوائی اور گمراہ کن باتوں سے محفوظ رہیں اور اپنا ایمان بچاسکیں۔

سوال نمبر ۶ کا حاشیہ

دور حاضر کے جاہل پیر خود کو صوفی مشہور کرتے ہیں اُن کے بارے میں علمائے اکرام فرماتے ہیں ''جاہل صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔ بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔'' حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''جس نے پہلے علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اُس نے اپنے کو ہلاکت میں ڈالا''

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے''۔ حضرت سید ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''جو علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارۂ طریقت اُس کی اقتدا نہ کریں اُسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم طریقت بالکل کتاب وسنت کا پابند ہے''۔ اس لئے جاہل اور فاسق معلن (کھلے طور پر گناہ کبیرہ کرنے والا) پیروں سے اگر عجیب سی باتیں ظاہر ہوں تو اُس کو شعبدہ بازی سمجھیں، ہرگز کرامات نہ سمجھیں۔ ایسے لوگوں سے بیعت ہونے میں ایمان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ حضور پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بزرگان دین سے رہبری حاصل کریں اسی میں فلاح ہے (ارشادات اعلیٰ حضرت ص)

خلافت واجازت کے بغیر بیعت کرنا گمراہی ہے

ہندوستان میں رسم ہے کہ درویش اپنی ظاہری حیات میں غفلت یا بیٹے سے ناخوشی یا کسی اور وجہ (نااہلیت وغیرہ) سے خلافت نہیں عطا فرماتے ہیں اور لوگوں (خلیفۂ خود یا مرید خاص) کو بھی وصیت نہیں کرتے کہ میرے بعد میرا خرقہ میرے بیٹے کو پہنائیں اور میری گدی پر بٹھائیں۔ لیکن لوگ (مرید) اس کے بیٹے کو اسکے مرنے کے بعد سوئم کے روز باپ کا خرقہ بیٹے کو پہناتے ہیں اور باپ کی مسند پر بٹھاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ اجازت ورخصت اس کام (پیری مریدی) میں شرط ہے اور مخلوق خدا اسکے بیعت کے جال میں بغیر اجازت پیر (والد) کے ہوتے ہوئے پھنس جاتی ہے یہ گمراہی در گمراہی ہے۔ اور بعض اولیاء سلف کہ قطب اور غوث ہوئے ہیں انکے بیٹے بغیر صحبت واجازت استاد محض نسبت پدری کی بناء پر مخلوق کو مرید کرتے ہیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فلاں قطب یا فلاں غوث کے سلسلے میں داخل ہو گئے ہیں اور نیابت بجالاتے ہیں یہ بھی سراسر گمراہی ہے۔ (مخزن المعانی از سید مشتاق احمد صاحب ص ۱۰۰۔۱۰۱)

کر کے سوراخ بادبانوں میں ☆ کشتیوں پہ سوار ہیں یہ لوگ

دشمنان اسلام کی دیگر سازشیں

پولیو ڈراپس یا زہر کی بوندیں:- دشمنان اسلام کالی بھیڑوں کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو عقائد و کردار کے رخ پر ہی نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ جسمانی طور سے مفلوج کرنے کے لئے پولیو (Polio) اور (Hapetitus B) کے ذریعہ جسموں میں ایسا زہر پہنچایا جارہا ہے جو قوت مدافعت کا نظام (Power of Resistance) ناکارہ کردیتی ہے اور وہ با آسانی مہلک بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ ٹیکے بندروں اور خنزیر کے بلڈ سیرم (Blood Serum) سے تیار کئے جاتے ہیں۔ پولیو کے بارے میں ڈاکٹروں کی یہ تحقیق بھی بی بی سی (BBC) سے نشر کی گئی کہ اس میں دوا اجزاء ایسے ہوتے ہیں جو لڑکوں کی قوت باہ کمزور اور لڑکیوں کو وقت سے پہلے جوان کردیتے ہیں اور تماشہ یہ کہ یہ مہم یو این او (UNO) کے ادارے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (World Health Organisation) کے بینر تلے چلائی جارہی ہے جس پر اربوں ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں۔ اس کا مکمل مضمون اور انجمن کا تجزیہ (م ص: 52) میں پڑھئے۔

آیات اور احادیث کریمہ کا گمراہ کن استعمال- دشمنان اسلام حقوق نسواں کے نام پر عورتوں کو بے پردہ کرکے گھروں سے باہر نکالنے کی مہم پر ایک لمبے عرصہ سے میدان میں ہیں۔ انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اب آیات و احادیث کریمہ کا غلط استعمال بھی شروع کردیا گیا ہے۔ یو این او (UNO) کے ادارے یونی سیف (UNICEF) نے **सर्व शिक्षा अभियान** کے تحت ایک اشتہار جاری کیا ہے (م ص:54) جس میں آیت کریمہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ (پڑھو اللہ کے نام کے ساتھ) اور حدیث پاک طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَۃٍ (علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے) کا حوالہ دے کر علم سے مراد "علم دنیا" لی گئی ہے۔

عام مسلمان یہ سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے کہ حصول علم کی فرضیت علوم دینیہ کے لئے ہے علوم دنیا کے لئے نہیں۔ دشمنان اسلام نے اس آیت اور حدیث کریمہ کا استعمال لڑکیوں کو اسکولوں، کالجوں تک کھینچ لانے کے لئے ترغیب کے طور پر کیا ہے۔ اشتہار میں ان کو قرآن و حدیث کے نام پر اس طرح فریب دیا گیا ہے:- "کیا ہم قرآن و حدیث میں واضح طور پر بتائے ہوئے اس فرض کو انجام دے رہے ہیں"۔ مسلمان پہلے ہی علم دین چھوڑ کر لڑکیوں کو علوم جدیدہ سے آراستہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اسلام نے علوم دینیہ کی فرضیت صرف اس لئے رکھی ہے کہ دین سیکھا جائے، جو سب سے پہلے ضروری ہے اور حقوق العباد اور خانگی ذمہ داریاں سمجھی جائیں اور انہیں پوری نہ کرنے کی تباہ کاریوں کا خوف پیدا کیا جائے۔ جدید علوم حاصل کرنے سے لڑکیوں کو روکا نہیں گیا ہے۔ شرعی حدود میں رہ کر حاصل کرسکتی ہیں۔ لڑکیوں کو علوم دینیہ اور اپنی ذمہ داریوں سے بے نیاز کردینا اور شوہر کی ذمہ داریوں کو share کرنے کے لئے تیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ تعلیم کے اس غیر اسلامی انداز کے جو تباہ کن نتائج برآمد ہورہے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں تو پھر ان سے سبق کیوں نہیں لیا جاتا؟ تعلیم نسواں کی فرضیت اور اس کے ترک سے معاشرہ کی تباہی کو اجاگر کرنے والی انجمن کی کتاب **"والدین پر ظلم کیوں؟"** (ہندی) ضرور پڑھیں۔

قوم مسلم کے اسباب زوال

قوم مسلم کے زوال پذیر ہونے کے اسباب پر آئے دن مسلم رہنما اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ کوئی تعلیم کی کمی کو سب سے بڑا سبب بتاتا ہے تو کوئی معاشی کمزوری کو اور کوئی عسکری طاقت نہ ہونے کو وجۂ زوال سمجھتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ مذکورہ اسباب کبھی مسلمانوں کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان کمزور ہیں، تعداد میں بھی کم ہیں، ساز و سامان بھی پورا نہیں ہے،

رسد کی بھی کمی ہے، پیدل چل چل کر پاؤں زخمی ہو گئے ہیں اور پتے کھا کھا کر وقت گزار رہے ہیں لیکن ان کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ بڑی بڑی عسکری طاقتیں پسپا ہو کر راہ فرار اختیار کر رہی ہیں۔ دنیا حیرت زدہ ہے۔

دور حاضر پر نظر ڈالئے مسلمان ممالک کے پاس نہ دولت کی کمی ہے نہ ہتھیاروں کی، تو پھر کامیابی سے محروم کیوں؟ جن کے نعرۂ تکبیر سے اقوام عالم کا پیشاب خطا ہو جایا کرتا تھا، آج وہی قوم مسلم سربراہان ممالک پر صرف غالب ہی نہیں حاکم کا درجہ رکھے ہوئے ہیں۔ آخر کیوں؟ اپنی تاریخ کے اوراق پلٹ کر کیوں نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے مسلمان تھے جنہوں نے کمزور، بھوکے ہونے کے باوجود دنیا فتح کر ڈالی تھی۔ آج کوئی خالد، کوئی طارق یا صلاح الدین پیدا کیوں نہیں ہوتا؟

سبب کچھ اور ہے جس کو تو خود سمجھتا ہے ☆ زوال بندۂ مومن کا بے زری میں نہیں

مذکورہ تمام سوالات کے جواب قرآن کریم کی اس آیتِ کریمہ میں پنہاں ہے۔ "انتم الاعلون ان کنتم مومنین" (بیشک تم ہی غالب اور کامیاب رہو گے اگر تم "مومن" رہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو دنیا و آخرت میں سرفرازی کی خوشخبری اس آیت کریمہ میں دی ہے لیکن اسکو "مومن" رہنے سے مشروط کر دیا ہے۔ جب تمام سرفرازیاں ایمان کامل سے مشروط ہیں تو دنیا کی کامیابیوں کے لئے مکمل طور پر اسباب پر انحصار بے معنی ہو جاتا ہے۔ یہ آیت کریمہ مسلمانوں کو اپنے ایمان کا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

میر منزل بے خبر ہے ان دنوں ☆ اور رستہ پُر خطر ہے ان دنوں
ساحلِ دریا سے ہٹ آئے ہیں لوگ ☆ رازِ طوفاں جوش پر ہے ان دنوں

ایمان کیوں کہ محبت رسول سے مشروط ہے۔ بدعقیدہ جماعتوں کا بنیادی مقصد توحید کے نام پر حبیب اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں سے مسلمانوں کو منحرف کرنا ہے۔ نتیجتاً انکے ذہنوں سے ایمان و مومن کا تصور ہی محو ہوتا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں دنیا و آخرت کی سرفرازیوں کا سوال ہی کہاں رہ جاتا ہے۔ ذرائع کتنے بھی میسر کیوں نہ ہوں کامیابی و کامرانی کی صورت پیدا ہونا ممکن نہیں۔

حضرت علامہ حسنین رضا خاں صاحب قبلہ نے "دنیائے اسلام کے اسباب زوال" میں تحریر فرمایا ہے کہ زوال کی سب سے بڑی وجہ رب عزوجل اور ہادیٔ برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے روگردانی و سرتابی ہے۔ حکم تھا: "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور گروہوں میں نہ بٹو"۔ اس حکم میں بھی مسلمانوں کی جملہ سرفرازیاں کردار مومن سے مشروط ہیں۔ "اطیعو اللہ و اطیعو الرسول" کردار مومن کی ضامن ہے جو محبت رسول سے مشروط ہے۔ کردار مومن انتشار سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی طویل تاریخ میں فتنوں نے سر تو اٹھائے لیکن مسلمانوں میں انتشار برپا نہ کر سکے۔ فرقۂ شیعت سانحہ کربلا کے بعد وجود میں آیا اور اٹھارویں صدی عیسوی کے نصف اول تک سنی و شیعہ دو ہی فرقے نمایاں رہے۔ 1737 میں وہابیت نے جنم لیا اور یہاں سے قوم مسلم 73 فرقوں میں تقسیم کی جانب بڑھی۔ اس کی بنیادی وجہ ایمان و عقائد میں فساد اور جذبہ محبت رسول کا سرد پڑ جانا رہی۔

اندورن مسلک انتشار:۔

فرقۂ باطلہ کا ذکر ہی کیا اندرون مسلک انتشار بھی کچھ کم نہیں گو کہ اسے فرقہ بندی کا نام نہیں دیا جا سکتا لیکن سیرت رسول سے روگردانی

ضرور کہا جاسکتا ہے، جس سے جذبۂ محبت رسول سرد پڑ جانے کا اشارہ ملتا ہے۔ سادات کرام سے بغض و دشمنی اس کا ایک ثبوت ہے۔ اگر حالات پر قابو نہ پایا گیا تو یہ انتشار آئندہ فرقہ بندی کی صورت اختیار کرسکتا ہے۔ ''دعوتِ اسلامی'' ایک نئے فرقہ کی جانب بڑھ رہی ہے جسے کچھ ناعاقبت اندیش اور غیر محتاط علماء ہی نے دودھ پلا کر جوان کیا ہے۔

انصاری پٹھان تنازعہ- اندرون مسلک انصاری اور پٹھان تنازعہ بھی شدت اختیار کرچکا ہے۔ یہ صورت حال بھی کچھ کم خطرناک نہیں۔ جو آگ اشرف علی تھانوی نے لگائی تھی اس کے شعلوں کو ہوا دے کر ایک سازش کے تحت اس کا رخ مسلک اہل سنت کی جانب کردیا گیا ہے جس کی آنچ علماء اہل سنت تک پہنچ چکی ہے اور سازش کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں۔ یہ صورت حال سیرت مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متصادم ہے۔ اللہ تعالٰی اپنی پناہ میں رکھے اور اس نقصان کو سمجھنے کی فہم وفراست عطا فرمائے کہ اندرون مسلک انتشار بھی زوال مسلک کا سبب بن رہا ہے۔

دریا میں طلاطم ہو تو بچ سکتی ہے کشتی ☆ کشتی میں طلاطم ہو تو ساحل نہ ملے گا۔

حبیب اکرم ﷺ کا واسطہ:-

ذمہ داران مسلک کو سیرت ومحبت مصطفٰے ﷺ اور اپنے امام وسیدی مرشدی اعلیٰ حضرت کی محبت کا واسطہ کہ جملہ متنازعہ مسلوں پر اپنے امام سیدی اعلیٰ حضرت کے نام پر مسلک میں اتحاد برقرار رکھنے کی خاطر متفقہ آرا قائم کریں اور متحد ہوکر فتنوں کی سرکوبی کے لئے میدان میں اتر آئیں۔ امت مسلمہ کے ایمان وعقائد کی حفاظت اور دنیا میں انہیں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی جدوجہد میں ان کی رہنمائی فرمائیں ورنہ آپ کے آپسی تنازعات زوال اسلام کے اسباب کی فہرست میں شامل ہوجائیں گے اور آپ میدانِ محشر میں منہ چھپاتے پھریں گے۔

سر محشر وہ جو پوچھیں گے بلا کے سامنے ☆ کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

آج کے دور ابتلا میں وقت کے یزیدوں کی بربریت وسفاکی سے مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہیے کہ خدا کی رحمتوں نے اُن کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ حق کا سورج زیادہ دیر تک گہن میں نہیں رہتا، مصائب کی شبِ دیجور کا پردہ چاک ہوکر رہتا ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ جذبۂ صادقہ کے ساتھ اپنی اصلاح کے لئے حرکت میں آجائیں۔ ہر کوشش کے بعد ایک انجام، ہر حرکت میں ایک سکون اور ہر آزمائش کے بعد ایک فیروزمند گھڑی قدرت ضرور عطا کرتی ہے۔ کامیابیاں اُسی کے لئے ہیں جو آخری دھڑکن تک طوفانوں سے لڑنے کا حوصلہ رکھتا ہے اور غبار راہ کی طرح پامال ہوجانے کے بعد بھی اپنی ہمتوں کی شکست تسلیم نہیں کرتا۔

ویسے اگر آدمی مایوس نہ ہو تو ان دیکھی چارہ گری اور غیبی دست گیری کا یقین ماتھے کی آنکھ سے ہوسکتا ہے لیکن سارا ماتم صرف اس محرومی کا ہے کہ راہِ طلب میں قدم اُٹھانے والے خود ہی تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے لئے گورستانوں کے مدفن کے سوا یہاں اور کوئی جگہ نہیں۔

جینے کا انداز بدل دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے ☆ سیدھی سچی راہ پہ چل دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے

تم جو سنہرے مستقبل کی آس لگائے بیٹھے ہو ☆ ہر خواہش کو آج مسل دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے

کچھ نوجوانوں سے

تم نے خود اپنے کو بے سمت سفر میں رکھا ☆ تیر بھی چلتے ہیں طے کوئی نشانہ کر کے

اللہ تعالٰی نے انسان کو محدود عقل اور محدود اختیار دے کر دار الامتحان، دنیا میں بھیجا۔ اپنی عقل واختیار کا استعمال صحیح انداز میں کرنے کے

لئے علم سیکھنے کا حکم دیا، ہر کام کی شروعات اس کے علم سے ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے علم دین سے منھ موڑا تو ایمان کے لالے پڑ گئے اور علوم جدیدہ سے غفلت برتی تو کمزور طبقہ (Weaker Section) میں شمار ہونے لگے۔ جن چیزوں کا انہیں حقدار بننا چاہیے تھا ان کے لئے ریزرویشن کی بھیک مانگنے لگے۔ پٹاخہ اسی وقت پھوٹتا ہے جب اس میں بارود ہوتی ہے۔ کمزوریٔ علم نے مستقبل کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت چھین لی۔ مسلمان اپنی منزل بھول گئے اور حصول روٹی کپڑا اور مکان ان کی زندگی کا واحد مقصد ہو کر رہ گیا۔ آخرت سے غافل ہو کر اللہ تعالیٰ کی صرف نکتہ نوازی کے تصور میں خوش فہمیوں کا شکار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قہاری اور گناہوں کی سزا کا خیال گم ہو گیا۔ اسکا نتیجہ خود سری، بے لگامی اور بے راہ روی کی شکل میں برآمد ہو رہا ہے۔ قوم مسلم ہیرو سے زیرو ہو کر رہ گئی۔ علوم دینیہ کی جانب دیکھیں تو برس ہا برس گذر جانے کے باوجود کوئی مفتی اعظم جیسے کردار کا مالک پیدا نہیں ہوا۔ دنیا پر نظر ڈالیں تو انجینئر، ڈاکٹر، پروفیسر وغیرہ کی تعداد آبادی کے تناسب میں صفر نظر آتی ہے۔ نوجوان نسل ٹینشن اور احساس کمتری میں مبتلا (demoralised) نظر آتی ہے پھر بھی دین اور دنیا میں آگے بڑھنے کی تمنا اور جستجو سے بے نیاز ہے۔ دین وایمان کی کچھ حرارت باقی تھی وہ سنیما، ٹی.وی اور سیکس کلچر اور فیشن نے چھین لی۔ موبائل نے آگ میں گھی کا کام کر رہا ہے۔

اے مسلماں! تو جو دنیا کی نظروں میں گرا ہے ☆ ''سرکار'' کی سیرت کو بھلانے کی سزا ہے

قوم مسلم کا آئیڈیل کون؟— ایک وقت تھا جب نوجوان ترقی کی جدوجہد میں سرگرداں رہتے تھے اور اپنا آئیڈیل کسی تاریخ ساز دینی شخصیات، سائنسداں، ڈاکٹر یا پروفیسر وغیرہ کو بناتے تھے۔ آج قوم مسلم کے آئیڈیل فلمی ہیرو ہیروئن بنے ہوئے ہیں۔ ناچنے گانے والوں کو آئیڈیل بنانے والی قوم تو ناچ گانے اور سیکس کلچر کی طرف ہی جائیگی اور جا رہی ہے۔ جس سے دنیا بھی برباد ہو رہی ہے اور دین بھی۔

پیارے بچو! جاگو، یہ (Competition) کا دور ہے اور ہوائے مخالف تمہاری ترقی کے راستوں میں بیشمار رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے ایسی صورت میں زندگی کے شروعاتی دور میں ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اور زمانہ کے گندے ماحول سے خود کو بچاتے ہوئے صرف اور صرف حصول تعلیم وتربیت میں گم ہو جانے کے علاوہ اور کوئی راستہ فلاح کا ممکن نہیں۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے ☆ کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد ☆ رنگ لاتی ہے حنا پتھر سے پِس جانے کے بعد

تم اللہ تعالیٰ کے حبیب پیارے مصطفیٰ ﷺ کی امت ہو۔ اپنے مقام اپنی عظمت اور اپنے مقصد زندگی کو پہچانو۔ دین ودنیا کی بلندیاں تمہارے لئے وقف کی گئی تھیں اور تمہیں یہ سبق دیا گیا تھا......

زندہ رہنا ہے تو میر کارواں بن کر رہو ☆ اس زمیں کی پستیوں میں آسماں بن کر رہو

لیکن بوجہ ترک علم تم آسماں تو کیا بنتے زمیں پر بھی اپنا وقار کھو بیٹھے اور ذلتیں تمہارا مقدر بن گئیں۔ تم اس قوم کے فرزند ہو جس کے سائنسدانوں نے اپنی ایجادات سے دنیا کو ترقی کا راستہ دکھایا، آج کی سائنس ان کی مرہون منت ہے، پڑھو تو جانو، وہ تم ہی تھے، جس نے تمام عالم پر حکومت کی۔ 500 سال یوروپ سرنگوں رہا، 1200 سال ہندوستان پر قابض رہے۔ آج تم کیا ہو ایک کمزور اور ذلیل قوم۔ اے نام نہاد عزت کے نام پر معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر دادا گیری کرنے والو! اپنے بھائیوں کو تکلیف ونقصان پہنچانے اور انکا خون بہانے والو! آخر کیوں تم اپنی عالمی ذلت وخواری سے متفکر نہیں، اسے سہنے پر مجبور ہو؟ کبھی اپنے اس حال زار پر غور کیا ہے کہ دنیا کی نظروں میں تم کمزور ترین،

ذلیل ترین قوم کیوں ہو؟صرف اس لئے کہ تم اپنی چال بھول گئے، دنیا کی روش اختیار کرلی۔ نئی روشنی نے تمہیں اندھیروں اور پستیوں میں ڈھکیل دیا ہے۔

روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں ☆ وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم راہ پہ تھے
اک زمانہ تھا کہ ٹکراتے تھے طوفانوں کے ساتھ ☆ دل دھڑکنے لگتا ہے اب تو ہوا کے شور سے

پیارے نوجوانو! موجودہ حالات سے باہر نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ اپنی اصل کی جانب پلٹا جائے اور ہماری اصل اللہ ورسول کے فرمان ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر پچھلے زمانوں کے مسلمانوں نے دنیا فتح کرڈالی تھی

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے ☆ بحر ظلمات میں دوڑادئے گھوڑے ہم نے
انھیں اپنی منزل نظر آتی ہے آسمانوں میں ☆ عقابی روح جب بھی بیدار ہوتی ہے نوجوانوں میں

عقابی روح ایمان کی سلامتی اور پختگی میں پوشیدہ ہے اور یہ نعمت محبت رسول میں پنہاں ہے۔ آیت کریمہ انتم العالون انکنتم مؤمنین (بیشک تم ہی غالب اور کامیاب رہوگے اگر تم مومن رہے) اپنے حالات کو پرکھنے کے لئے واضح آیت کریمہ ہے۔ مسلمان دنیا میں نہ غالب ہیں نہ کامیاب۔ ظاہر ہے کہ ایمان کی کمزوری نے انھیں اس حال ابتر تک پہنچایا ہے۔ اٹھو! اور شروعات حصول علم دین سے کروتا کہ اپنا ہر قدم شرع مطہرہ کی روشنی میں اٹھاسکو اور علوم جدیدہ پر دسترس حاصل کرسکوتا کہ دنیا میں تم سر اٹھا کر جی سکو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں تمہاری مدد فرمائے، آمین۔

جس رنگ کا چشمہ آنکھوں پر چڑھا ہوتا ہے دنیا اسی رنگ میں نظر آتی ہے۔ تم نے حق وصداقت، اخلاق وکردار کی پاکیزگی اور عبادت و ریاضت کا چشمہ اتار پھینکا تو حفاظتی حسار (Protective Cover) ٹوٹ گیا۔ ابلیس نے تم کو کیچ کرلیا، اس کے جال میں پھنس گئے دنیا کی رنگینیوں میں ایسے کھو گئے کہ سنیما، فیشن، میوزک اور سیکس کلچر تمہاری زندگی کا اہم حصہ بن گیا۔ بے پردگی، بے حیائی اور زنا بالمنشاء یا بالجبر (Rape) کے واقعات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آج وہ دن آگیا کہ بہن بھائی سے، بھاوج دیور سے، بیوی شوہر کے دوستوں سے ،ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی سے محفوظ نہیں رہے یہاں تک بیٹی باپ سے، ماں بیٹے سے اور حد یہ ہے کہ دادی نانی پوتوں نواسوں سے محفوظ نہیں رہیں۔ وجہ۔۔۔ ٹی وی، سنیما کے جنسی جذبات بھڑکانے والے مناظر جب کسی کو اندھا بنادیتے ہیں تو پھر تمام رشتے سمٹ کر جنسی جذبات کی تسکین میں سماجاتے ہیں۔ پیارے بھائیو! کیا تم ان راستوں پر جانا چاہوگے جو دنیا میں بدنامی کے علاوہ جہنم کی جانب لے جاتے ہیں؟

ایسی صورت میں منزل پر پہنچنے کی تمنا بھی دم توڑ دیتی ہے۔ ع "رہگذر پر مرمٹے کیا حسن منزل دیکھتے"

نہ جانے کون سی منزل پر رک گئی ہے حیات ☆ نہ حوصلے نہ تمنا نہ ولولے نہ امنگ
جو بزدل ہیں مقدر سے شکایت کرتے رہتے ہیں ☆ پہنچ جاتے ہیں اپنی منزل پہ حوصلے والے

رہبروں کا انتظار نہ کرو:۔ مسلک اہلسنت وجماعت کے منظر نامہ پر رہنما اور رہبر تو بیشمار نظر آتے ہیں اور ہر سال مدارس اُن میں اضافہ کرتے رہتے ہیں لیکن اخلاق حسنہ جذبہ تبلیغ اور جہاد اکبر سے خالی ان بیچاروں کو خود رہبری ورہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بیچارے عوام کی رہبری کیا کریں گے؟ ایسی صورت میں اے مجبور اور پریشان مسلمانو! رہبروں کا انتظار کرنا فضول ہے۔ آپ کو اپنا رہبر خود بننا ہوگا اور طوفانوں سے لڑنا ہوگا اور طوفانوں کا سینہ چیر کر اپنی ترقی کی راہیں خود تلاش کرنی ہوں گی۔

ملاحوں کا چکر چھوڑ و تیر کے دریا پار کرو ☆ طوفانوں پر وار کرو ہاتھوں کو پتوار کرو

لُبِّ لباب

خوفِ خدا جاتا رہا- جولوگ خدا سے ڈرتے ہیں وہ ظالموں سے بھی نہیں ڈرتے ہیں۔ زمانہ ان سے خوف کھاتا ہے اور جو خدا سے نہیں ڈرتے وہ ہر اک شہ سے ڈرتے ہیں۔ غیر اللہ کا ڈر ان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دشمنانِ اسلام کے آلۂ کار بن کر اپنے دین اور اپنی ملت کے خلاف اقدام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ پاکستان اس کی موجودہ مثال ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّـآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًاوَّ مُبَشِّرًاوَّ نَذِيْرًا۔ (اے نبی بیشک ہم نے آپ کو بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا)۔ اس آیت کریمہ میں نظم وضبط کا اصول واضح کیا گیا ہے۔ ''محبت'' اور ''ڈر'' اس اصول کے دو حصہ میں، معاملہ بیوی بچوں کا ہو یا کسی آفس وسماج کا یا حکومت کا، کامیاب نظم وضبط (Administration) اور اچھے ڈسپلن کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ اچھے کاموں کے انعام (Rewards) اور غلطیوں پر تنبیہ کے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ گورنمنٹ میں سی۔ آر۔ (Confidential Report) کا سسٹم بھی نظم وضبط قائم رکھنے کے لئے ہے۔ جنت کی خوشخبری اور عذاب دوزخ کے ڈر کا بیان یہی تعلیم دیتا ہے۔

''محبت'' اور ''ڈر'' میں توازن لازمی ہے۔ صرف محبت بے ادبی، بداخلاق، خودسری اور حکم عدولی کی جانب لے جاتی ہے اور خالص خوف کا ماحول ذہن کو بغاوت کے لئے اکساتا ہے۔ دورِ حاضر کی نوجوان نسل کی عادات اور اطوار پر نظر ڈالے ہیں تو ان کے ذہن ہر قسم کے خوف سے خالی اور خوش فہمیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اگر یہ خوش فہمیاں اپنی آخرت کے بارے میں ہوں تو آخرت ہی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

بچوں کی ابتدائی عمر سے ہی ان کی تعلیم وتربیت میں ''محبت'' اور ''خوف'' کے عناصر شامل کئے جانا چاہیے پرورش کا یہ انداز ان میں خوف خدا بھی پیدا کرتا ہے جو ان کو برائیوں سے روکتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ بیوی اپنے شوہر اور بچے اپنے والدین کی نگاہوں کو دیکھتے تھے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ زمانہ کی ہوا بدلی انگریزی تعلیم نے یہ سبق دیا ''جب بچوں کا پیر باپ کے جوتے میں آنے لگے تو ان کو دوست سمجھنا چاہیے''۔ بیوی کنٹرول سے باہر ہوئی اور بچوں سے ادب واحترام وفرماں برداری کا عنصر غائب ہو گیا۔ اب شوہر بیوی کے اشاروں پر ناچتا ہے اور والدین بچوں کی نظر دیکھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ بچوں کی ہر فرمائش پوری کرنا تو وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن ان کی شدید قسم کی غلطیوں سے بھی چشم پوشی کر لیتے ہیں اور کوئی تنبیہ نہیں کرتے۔ اس پر غضب یہ کہ اس کو ''محبت'' کا نام دیا جاتا ہے۔ ایسی محبت درحقیقت دشمنی ہے جو محبت دنیا کی ترقی کے راستے بند کردے اور آخرت کو خطرے میں ڈال دے اس کو محبت کس طرح کہا جاسکتا ہے؟ سکریٹری انجمن اپنے والد محترم کا انداز تربیت بتاتے ہوئے اپنا واقعہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں...... ''ایک دوپہر میں اپنے والدین کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ کسی شخص نے دروازے کی زنجیر بجائی جس کو میں نہیں سن سکا تھا۔ والدہ محترمہ نے مجھ سے کہا، دیکھو کوئی زنجیر بجا رہا ہے کیونکہ میں نے زنجیر کی آواز سنی نہ تھی، پلٹ کر جواب دے دیا، آپ کے کان بج رہے ہوں گے وہاں تو کوئی نہیں ہے، بس پھر کیا تھا والدہ صاحبہ کے لئے میرے منھ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ والد صاحب کا ایک زوردار تھپڑ میرے منھ پر پڑا کہ میں اسٹول سے زمین پر گر پڑا۔ سکریٹری صاحب کہتے ہیں کہ والد صاحب کے اس تھپڑ نے والدین کا ادب واحترام کا معیار سکھا دیا''۔

محبت کا تقاضا یہ ہے کہ بچے دنیا میں اونچا مقام حاصل کریں اور ان کی آخرت سنور جائے۔ لیکن ان مقاصد کا حصول نظم وضبط کے بنیادی اصول یعنی متوازن محبت اور ڈر قائم رکھنے کا محتاج ہے۔ خوفِ خدا گیا، احساس گناہ گیا، توبہ کا خیال گیا۔ خودسری وسرکشی آئی۔ گھر وسماج کا سکون جاتا رہا۔ انتشار برپا ہوا، تمام افراد ٹینشن میں مبتلا رہنے لگے۔ نتیجہ بیماریوں کی شکل میں برآمد ہونے لگا۔ والدین بچوں

سے بیزار اور بچے والدین سے بیزار ہو گئے۔ نتیجتاً دنیا میں کوئی مقام حاصل نہ کر سکے اور آخرت بھی خطرے میں پڑ گئی۔

والدین، ٹیچر اور علماء کرام بچوں کے رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن عمر کے کسی حصہ میں بھی ان کو خوف خدا کی تعلیم نہیں ملتی۔ بچے والدین کے نافرمان تو تھے ہی اپنے ٹیچرس کے ادب واحترام سے بے نیاز ہو گئے۔ تعلیم رہی مگر علم حاصل نہ کر سکے۔ علماء مخالف ماحول نے ان کو اپنے علماء کرام سے بھی نالاں کر دیا۔ محرومی رہبری کے سبب قوم کو تباہ ہونا تھا قوم تباہ ہو گئی۔ ڈر کی اہمیت ایمان کے تعلق سے اس طرح بیان کی گئی ہے...... ''امید'' و ''خوف'' کا مجموعہ ایمان کامل کا مظہر ہوتا ہے اور یہ بھی تنبیہ کی گئی ''جس کو ایمان چلے جانے کا خوف نہ ہو اس کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے''۔ (ارشادات اعلیٰ حضرت) یعنی ایمان کی سلامتی بھی خوف کی مرہون منت ہے۔

ایک طرف والدین ٹیچرس اور علماء کرام کی کمزور تربیت نے عوام کو خوف سے محروم کر دیا ہے دوسری جانب رہی سہی کسر غیر معتبر جاہل پیر پوری کر رہے ہیں۔ پیری مریدی کے جدید انداز نے مریدین کے دلوں سے خوف خدا و آخرت نکال دیا ہے۔ اب وہ اپنی آخرت کے لئے اپنے پیر محترم کو ضامن سمجھتے ہیں۔ اعمال کیسے بھی ہوں، مرید ہو گئے، اب جنت ان کے گھر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی کا یقین تو دلایا جاتا ہے لیکن بداعمالیوں پر اس کے قہر کا خوف پیدا نہیں کیا جاتا۔

ہمارے رہبران دین وملت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ فرض منصبی کی کمزور ادائیگی اور ملت اسلامیہ کی عملی رہنمائی سے منھ موڑ لینے سے کیا اس بات کی نشاندہی نہیں کہ ان کے دلوں سے پرسش کا خیال محو ہو گیا ہے؟ ایسی صورت میں امت مسلمہ کا گمراہی کے راستوں پر چلے جانا عین ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں ہمارے رہبروں کو میدان عمل میں اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور میدان محشر میں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے، آمین۔

رشوت اور سفارش نے جرائم کا خوف دل سے نکال دیا، ووٹوں کی سیاست نے عوام کے دل سے گورنمنٹ کا ڈر نکال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نظم وضبط مفلوج ہو کر رہ گیا۔ اگر اسی کا نام جمہوریت (Democracy) ہے تو ڈکٹیٹر شپ ہی اس سے بہتر تھی عوام کو پر سکون زندگی تو میسر تھی۔

پیارے مسلمان بھائیو! ایمان کی سلامتی کے لئے دل میں خوف خدا پیدا ہونا لازمی ہے جو علم دین کے بغیر ممکن نہیں، جس طرح شکر پانی کی خصوصیات (Properties) تبدیل کر کے اس کو لذیذ بنا دیتی ہے اسی طرح علم انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیتا ہے اور علم دین مسلمانوں میں خوف خدا اور احساس گناہ پیدا کر کے ان کو گناہوں سے روکتا ہے۔ مسلمانوں نے علم دین ترک کر دیا۔ خوف خدا پیدا نہ ہو سکا احساس گناہ مر گیا اور وہ شیطان کے شر کے شکار ہو کر تباہ کن چیزوں کی شناخت کا شعور کھو بیٹھے۔ ٹی.وی. ان میں سے ایک ہے جو قاتل ایمان ہے اے مسلمانو! جتنی جلد ہو سکے اس سے نجات حاصل کر لو۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ☆ ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ

مسلمانوں کو دور حاضر میں جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ ان کے ایمان کی حفاظت کا مسئلہ ہے۔ ایک جانب ترک علم دین اور رہنمائی کا فقدان دوسری جانب فتنوں کی یلغار سے ''حفاظت ایمان'' کے مسئلہ کو سرفہرست کر دیا ہے۔ انتم العالون انکنتم مؤمنین (بیشک تم ہی غالب اور کامیاب رہو گے اگر تم مومن رہے) سے بھی یہی واضح ہے۔ آج کا مسلمان مغلوب بھی ہے اور زندگی کے کسی گوشہ میں

کامیاب بھی نظر نہیں آتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا ایمان یا تو دم توڑ چکا ہے یا آخری مرحلے میں ہے۔ ایسی سنگین صورت میں رہبران دین وملت پر بہت بڑی ذمہ داری آپڑی ہے۔ اگر اس مسئلہ پر قابو پالیا جائے تو امت مسلمہ کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ جس کی کامیابی ایمان شکن فتنوں، خصوصی طور پر QTV اور نام نہاد دیگر اسلامی چینل اور "دعوتِ اسلامی" کے خلاف جہاد چھیڑ کر خلاف اسلام سازشوں پر قابو پالینے پر منحصر ہے۔

بقا اسی میں ہے کہ آؤ بقا کے سائے میں ☆ یوں ہی چراغ جلاؤ ہوا کے سائے میں
ہماری رہنمائی اب اُن کے ذمہ ہے ☆ جو لوگ بیٹھے ہیں خیمہ لگا کے سائے میں

ہوشیار، خبردار

جب چور پکڑا جاتا ہے تو طرح طرح کے بہانے بنا کر وہ اپنے جرائم کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ Qtv اور دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران' مفتی اور دیگر مجرمین بھی عوام کے سامنے اپنا بھرم رکھنے اور انکو مطمئن کرنے کیلئے اپنے کفریات اور کارہائے حرام کا جواز پیش کر سکتے ہیں۔ مفتیان اہلسنت وجماعت کو ان کا کوئی بھی عذر قابل قبول نہ ہوگا تاوقت کہ تمام مجرمین جملہ مفاسد ترک کر کے اعلانیہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرلیں۔ پھر ان پر اعتماد اور اطمنان حاصل ہونے تک ان پر نظر رکھنا بھی ضروری ہوگا۔

برادرانِ اسلام! آپ برسوں سے انکے فریب کا شکار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ مخلص محتاط مفتیان کرام نے آپ کو راہ حق دکھائی ہے اسپر گامزن ہو کر بیان کردہ تمام فتنوں کے چنگل سے نکل کر اپنے ایمان کی حفاظت کو مقدم بنائیں۔ اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ وطفیل تمام مسلمانوں کو شر ابلیس ورجال سے محفوظ فرمائے اور آپکو اسلام میں مکمل طور پر داخل فرما کر ایمان کامل پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ایمان کیا ہے؟

ا۔ اللہ ورسول کی بتائی ہوئی تمام باتوں کو دل سے سچ جاننا یقین کرنا اور زبان سے ان کا اقرار کرنا۔

ی۔ یادالٰہی کو زندگی کے ہر قدم پر ہر لمحہ مقدم رکھنا اور اطاعت کو مقصدِ زندگی بنالینا۔

م۔ محمد ﷺ کی محبت سے سرشار رہنا، تعظیم وتوقیر کرنا اور اطاعت میں گم رہنا۔

ا۔ اسلام کے سوا تمام مذاہب سے بے تعلقی اور بیزاری کا اظہار کرنا اور اللہ ورسول کے دشمنوں، گستاخوں سے دلی نفرت کرنا۔

ن۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وحج وغیرہ اور دیگر فرائض وواجبات اور سنّتوں پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ط

ترجمہ: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انکی آزمائش نہ ہوگی۔

تجدید ایمان کرتا رہ پیارے

اس پرفتن دور میں ہر سو کفریات کی بھرمار ہے اور گمراہیات کے اژدھے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ بیرون خانہ دشمنان اسلام کی سازشوں اور اندرون خانہ ہماری اپنی لاعلمی اور غفلتِ تسلسل کے سبب مسلمانوں کا ایمان خطروں سے دوچار ہے۔ آخرت کی نعمتیں خاتمہ بالایمان سے مشروط ہیں اور موت کس وقت آدبوچے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ کم از کم صبح شام تجدید ایمان کرتے رہیں اور اگر یہ عمل ہر نیک کام سے قبل کرنے کی عادت ڈال لیں تو سبحان اللہ۔

برادرانِ اسلام! محترم علمائے کرام کی مندرجہ ذیل تنبیہ ذہن میں محفوظ کرلیں:-

''جس کو سلب ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جائے گا'' (ارشادات اعلیٰ حضرت صفحہ ۱۰)

تجدید ایمان کا طریقہ

اول، آخر تین بار درود پاک کے ساتھ تین بار استغفار اور تین بار کلمہ توحید پڑھ کر سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کریں۔

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ ☆ کلمہ توحید:- لا الٰہ الا اللّٰہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ۔

ارتکابِ کفر پر تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح اور تجدید بیعت بھی لازم آتی ہے

تجدید نکاح کا تریقہ

باشرع دو گواہوں کی موجودگی میں شوہر بیوی سے تین مرتبہ کہے ''میں نے تم کو اپنے نکاح میں لیا'' جواب میں بیوی تین مرتبہ کہے ''میں نے قبول کیا''۔ تجدید نکاح کے لئے ''مہر'' کی کم سے کم رقم دس درھم یعنی تقریباً 36.5 گرام چاندی کی رائج قیمت ہوسکتی ہے۔ احتیاطی تجدید نکاح میں ''مہر'' کی قید نہیں۔

تجدید بیعت کا طریقہ

(اگر پیر محترم پردہ فرما گئے ہوں)

جو شخص جس سلسلے میں بیعت ہوا ہو اسی سلسلے کے ایسے بزرگ سے بیعت ہوسکتا ہے جن میں شرائط بیعت پائی جاتی ہوں۔ ان پیر محترم کو تجدید بیعت کے متعلق بتایا جائے۔ وہ پیر محترم بیعت کرتے وقت فرمائیں گے ''میں تم کو سابقہ سلسلے میں رکھتے ہوئے بطور تجدید بیعت اپنی بیعت میں لیتا ہوں'' اور پھر وہ بیعت کرلیں گے۔

اگر اس سلسلے میں کوئی درست پیر دستیاب نہ ہو تو سلسلۂ قادریہ کے کسی پیر محترم کے دست مبارک پر مذکورہ شرائط کے ساتھ بیعت ہوسکتے ہیں کہ سلسلۂ قادریہ تمام سلاسل سے افضل اور ان کا سرچشمہ ہے۔ اگر پیر محترم بقید حیات جلوہ افروز ہیں تو تجدید بیعت کے لئے ان سے رجوع کیا جائے۔

فرمان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ حق بات کہو چاہے تنہا رہ جاؤ۔ ☆ جیسوں میں بیٹھو گے ویسے ہو جاؤ گے۔

نیل پالش اور لپ اسٹک کا وبال

دنیا میں روزانہ استعمال کی بے شمار چیزیں ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہر چیز مسلمانوں کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ ان کی افادیت اور نقصانات کے بارے میں تحقیق کی جائے اور حکم شرع کی روشنی میں ان کا انتخاب کیا جائے۔

نیل پالش اور لپ اسٹک عورتوں کے میک اپ کا خاص حصہ بنی ہوئی ہیں لیکن ان دونوں چیزوں کا استعمال ممنوع اور ناجائز ہے۔ نیل پالش اور لپ اسٹک اگر صاف نہ کی جائے تو وضو نہیں ہوتا اور وضو نہ ہونے کی صورت میں متعدد گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ لپ اسٹک اسلئے ناجائز ہے کہ وہ اسپرٹ اور خنزیر کی چربی سے تیار کی جاتی ہے۔ (م ص:55)

اس کے علاوہ غیر مسلم کمپنیوں کی تیار کردہ دوائیں قابلِ استعمال نہیں۔ ''شدھی کرن'' دواؤں کے ڈبوں پر لکھا ہوتا ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ اہل ہنود میں ''شدھی کرن'' گائے کے گوبر اور پیشاب سے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آج کل رائج ''کولڈ ڈرنکس'' کے اجزاء دیکھنا بھی ضروری ہیں کہ ان میں نشہ آور اشیاء کا جز شامل ہو سکتا ہے۔

نوٹ:۔ مذکورہ اور دیگر ایسی تمام اشیاء کی جانچ (AnalysisChemical) کیلئے تجربہ گاہیں قائم کی جائیں اور عوام کو اس سے آگاہ کیا جائے

فرمان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قربِ قیامت میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ لوگ صبح کو مسلمان ہوں گے
تو شام کو کافر ہو جائیں گے، شام کو مسلمان ہوں گے تو صبح کو کافر ہو جائیں گے۔

☆

قربِ قیامت میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ مساجد نمازیوں سے بھری ہوں گی
لیکن اُن نمازیوں میں ایمان والے بہت کم ہوں گے۔

اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَم ترجمہ:۔ بچو! تہمت کی جگہوں پر کھڑے ہونے سے

دورِ حاضر میں شادیاں بھی کارِ حرام کا مرکز بن کر رہ گئیں ہیں اس حدیث پاک کی روشنی میں ایسی شادیوں کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے جس سے انکی حوصلہ شکنی ہو۔

اضافات

"ابلیس کا رقص" کی مقبولیت:۔ کتاب ھذا کی تعریف اور اس کی کامیابی پر ملک کی ہر سمت سے بے شمار مبارکباد مل رہی ہیں۔ انجمن اپنے جہادِ اکبر کی اس کامیابی پر بہت مسرور ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے اور اپنے محسن حضرت سلطان العارفین شیخ شاہی روشن ضمیر خواجہ سید حسن رسن تاب اور حضرت شاہ ولایت سید بدر الدین ابوبکر موئے تاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بدایونی کی شکر گزار ہے لیکن انجمن کی منزل تعریف نہیں، اس کا مدعا یہ ہے کہ رہبرانِ دین وملت محترم ومکرم علماء کرام بیدار ہوں اور "امر بالمعروف نہی عن المنکر" کا فرض منصبی ضروریاتِ وقت کے مطابق ادا کریں، ظاہر ہے کہ یہ اہم کام گھر میں بیٹھ کر، چند فتوے یا کتابیں لکھ کر یا چند تقاریر پر اکتفا کر کے نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ ان کے پیغام عوام تک نہیں پہنچ پاتے۔ کسی تحریک کا رد تحریک ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ چند ہزار کتابیں عوام میں کوئی انقلاب برپا نہیں کرسکتیں البتہ علماء کرام کے مزاج میں انقلاب لاکر انکی بیداری کا ذریعہ ضرور بن سکتی ہیں۔ انجمن کا مجوزہ "رضائی وی چینل" اور "گشتی تنظیم" ہی مسلک اور اہلِ مسلک میں حرکت پیدا کرسکتی ہے۔ اگر دلوں میں ولولہ اور چاہ پیدا ہوجائے تو اللہ تعالیٰ راہیں بھی نکال دیتا ہے۔

حضرت مفتی حسن علی میلسی صاحب قبلہ (پاکستان) نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد الیاس عطار کو ایک پر درد اور تعمیری انداز میں خط لکھا:- "خدارا! اہل سنت کو خلفشار اور گروہ بندی سے بچائیں"۔ حضرت کا یہ خط ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" (پاکستان) میں شائع ہوا۔ حضرت مفتی صاحب کا یہ اقدام انجمن کی جدوجہد اور نمایاں کامیابی کا آئینہ دار ہے۔- (م ص: 11) اسکے علاوہ چھ ماہ کے اندر تین ایڈیشن کی اشاعت بھی مقبولیت کی غماز ہے۔

جمود خوردہ تحریکِ اسلام میں اگر حرکت پیدا کردی جائے تو "چور کے پیر کتنے" فرقۂ باطلہ کے پسپا ہونے اور اہل مسلک کی ریزہ چینی میں دیر نہیں لگے گی انشاء اللہ۔ ذمہ داران مسلک اگر اندرونِ مسلک اتحاد ممکن بنا سکے تو اسلام میں انقلاب برپا ہوسکتا ہے اور پھر ابلیس بھی اپنے رقص پر شرمندہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔

دعوت اسلامی کے حلقوں میں ہیجان "ابلیس کا رقص" نے الیاس عطار اور انکی مسلک مخالف تحریک دعوت اسلامی کو مکمل طور پر بے نقاب کردیا ہے۔ دیوان خاص سے چھنکر آنے والی خبریں بتا رہی ہیں کہ حق نے اپنا کام کردکھایا ہے۔ وہاں کہرام برپا ہے اور آنکھوں سے نیندیں اڑ چکی ہیں کیوں کہ کئی صوبوں کے متعدد مقامات پر انکی مضبوط تحریک کو مساجد ومراکز سے بے دخل کیا جارہا ہے۔ سبحان اللہ الحمد للہ

"ابلیس کا رقص" کی اشاعت پر مایوسی اور مجبوری اور بوکھلاہٹ تو ہے لیکن پیش کئے گئے حقائق کا رد کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے اس لئے اپنی بوکھلاہٹ کا اظہار اراکین انجمن پر "جماعتِ اسلامی" کا ممبر ہونے کے پروپیگنڈے کے علاوہ اراکین انجمن کو گالیاں دینے، ڈرانے دھمکانے کے ساتھ اسکا ہدیہ کرنے والے مکتبوں کو بھی ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ اہل حق کبھی غیر شرعی نازیبا شیوہ اختیار نہیں کرتے۔ یہ فریبی ہی ہیں جو اپنا پردہ فاش ہونے اور اپنی ناکامیوں پر بوکھلاہٹ میں بیہودہ ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ عطاریوں کو چاہیئے کہ علماء کرام نے انکی تحریک پر جو اعتراضات اٹھائے ہیں انکا جواب دیں اور اس کتاب کا تحریری رد شائع کریں۔ انکی جہالت نے انہیں یہ بھی سوچنے نہ دیا کہ وہابیت کے الزام کی آنچ ان صاحبان تقاریظ تک پہنچ رہی ہے جو مسلک کی شان ہیں اور وہ خود بھی ان کی دست وقدم بوسی کرتے ہیں۔ اس لئے اگر محتاط مفتیان کرام یہ فرماتے ہیں کی دعوت اسلامی جاہلوں کی جماعت ہے اور جاہلوں کو تبلیغ دین کی اجازت نہیں تو کیا غلط فرماتے ہیں۔

جن ہوشمند لوگوں نے تحریک کی مسلک مخالف سازشوں کو جان لیا وہ صرف تحریک ہی نہیں چھوڑ رہے ہیں بلکہ اپنے پیر و مرشد الیاس عطار سے بیعت بھی توڑ رہے ہیں۔ کچھ سال قبل پاکستان میں بیس سال پرانے مریدین اور کئی صوبوں کے نگراں اور مبلغین نے اپنے محترم پیر الیاس عطار سے بیعت توڑ دی تھی اور اسکے بعد ہندوستان کے کئی صوبوں کے نگراں مع مبلغین انسے بیعت توڑ چکے ہیں۔ انہوں نے اسکی وجوہات شائع کی ہیں (م ص: 67) کسی پارٹی کسی جماعت کو چھوڑ دینا کوئی خاص بات نہیں ہوتی لیکن پیر محترم سے بیعت توڑ دینا یقیناً بہت اہمیت رکھتا ہے۔

عطاریوں کو مساجد سے نکال نے کا حکم:۔ کارہائے حرام کے جواز و ترغیب اور الیاس عطار کی ویڈیو کیسٹوں سے مساجد کی بے حرمتی کے پیش نظر مرکز اعلیٰ حضرت اور ہندوستان کے دیگر دارالافتاء سے یہ فتویٰ جاری کیا گیا ہے کہ **''عطاریوں کو مساجد سے نکال دیا جائے''**۔ (م ص:60)

عطار اور عطاریوں کے لئے دعا:۔ اہل سنت و جماعت کا گمراہ ہونا یا ان پر کفر عائد ہونا ہرگز باعث مسرت نہیں ہوسکتا۔ یہ مرحلہ نہایت تکلیف دہ ہے۔ الیاس پر واجب تھا کہ حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ تحریک کے لئے مرکز اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے مخلص مفتیان کرام سے رہنمائی حاصل کرتے لیکن خود ساختہ بانی بننے کے بعد انہوں نے نہ جانے کیوں مرکز مخالف رویہ اختیار کیا اور اپنی رہنمائی کے لئے مسلک مخالف رہنماؤں کا انتخاب کیا جسکے نتیجہ میں وہ خود ڈوبے اور اپنے مبلغین و معتقدین کو بھی حرام و کفر میں مبتلا کر دیا۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ اور انکے مبلغین وغیرہ سچی توبہ اور تجدید ایمان کے بعد مرکز اعلیٰ حضرت کے زیر سایہ آکر اپنا اور اپنی تحریک کا طریقہ کار درست کر سکتے ہیں اور اپنی مضبوط و منظم تبلیغی تنظیم کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت کا اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف یہی قدم دنیا اور آخرت میں انکو ذلت و رسوائی سے بچا کر دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقے میں عطار اور تمام عطاریوں وغیرہ کو ہدایت فرما کر سچی توبہ اور تجدید ایمان کی توفیق عطا فرمائے اور انکو سیدی اعلیٰ حضرت کا سچا خادم بنا کر مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت کے اعزاز سے نواز دے۔ آمین

خوشتر نورانی کا ردِّ عمل:۔ خوشتر نورانی ''اتحاد بین المسالک'' کی وکالت و ترغیب کئی برسوں سے جاری رکھے ہوئے ہیں اپنے موقف کی تصدیق کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کے معروف مفتیان کرام کے مواقف توڑ مروڑ کر استعمال کر رہے ہیں۔ (جام نور اکتوبر ۲۰۰۹ء)۔ اس لئے یہ انجمن عوام اہل سنت کو خوشتر کی ایمان مخالف سرگرمیوں سے متنبہ کرتے ہوئے اپیل کرتی ہے کہ ''خوشتر نورانی تیل'' سے پرہیز کریں کہ جو اسے استعمال کرے وہ حق کی آواز نہ سن سکے اور عقل ایسی ماری جائے کہ حق بات سمجھنے کے قابل نہ رہے۔ خوشتر کے جگری دوست مولانا اسید الحق بدایونی بھی فسید الحق ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر ان جیسے فتنیوں کی حوصلہ افزائی جاری رہی تو اندیشہ ہے کہ کچھ عرصہ میں یہ لوگ ''اسمٰعیل دہلوی'' کے قد کے فتنہ گر بن سکتے ہیں۔ محترم ذمہ داران مسلک جاگیئے، ابھی وقت ہے انکو روکا جا سکتا ہے ورنہ پھر بہت دیر ہو چکی ہوگی اور آپ حضرات میدان محشر میں منہ چھپاتے پھرینگے۔

الیاس عطار نے اپنے متعلق اپنا فیصلہ خود سنا دیا:۔ دعوت اسلامی کے مقاصد اور مسلک مخالف سرگرمیوں کو لیکر مفتیانِ اہل سنت سترہ سال تک اسکو ''مشتبہ'' کے زمرے میں رکھ کر یہ تجزیہ ہی کرتے رہے کہ الیاس عطار کے تھیلے میں آخر

ہے کیا؟ اس طویل عرصہ میں وہ اس قدر مضبوط ہوگیا کہ اس نے اپنے تھیلے سے بلی خود ہی باہر نکال دی اور ایک نئے مسلک کا اشارہ دے دیا۔ جو واضح طور پر مسلک اعلیٰ حضرت سے متصادم ہے۔

حکمت اور دور اندیشی سے بے نیاز علماء اہل سنت کی تائید وحمایت اور محتاط مفتیان کرام کے بروقت مئوثر اقدامات نہ کرنے کے سبب دعوت اسلامی کا سپولیا اژدھا بنکر ایک نئے مسلک کی بنیاد رکھ چکا ہے جسکا واحد اور نمایاں مقصد مسلک اعلیٰ حضرت پر چھا جانا ہے۔ مخلص ومحتاط مفتیاء کرام نے الیاس کی سرگرمیاں دیکھ کر ایک نئے مسلک کا اندیشہ پہلے ہی ۱۹۹۲ء میں ظاہر فرما دیا تھا۔ (دعوت اسلامی سے پرہیز کیوں؟) جو آج سچ ثابت ہو رہا ہے۔ کاش مفتیان کرام اب بھی بیدار ہو جائیں؟

سنسنی خیز خواب:۔ ''ابلیس کا رقص'' شائع ہونے کے بعد پاکستان سے ایک اہم خواب موصول ہوا جس نے ماحول میں سنسنی پھیلا دی۔ دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ نے حلفیہ بیان دیا ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے پیر ومرشد امیرِ اہلِ سنت انگریز پادریوں کی مجلس میں بیٹھے ہیں اور وہاں خوبصورت لڑکیاں بھی موجود ہیں۔ ایک سینئر پادری کھڑے ہوئے اور امیرِ اہلِ سنت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ''الیاس قادری صاحب نے ٹی وی جائز قرار دیکر اور اپنا ''مدنی چینل'' شروع کر کے نہایت حوصلہ افزہ کام کیا ہے۔ ہم سب انکو مبارکباد دیتے ہیں اور اس خوشی کے موقع پر دس ملین ڈالر کا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی ہماری پالیسیوں کو بروئے کار لانے کے لئے کام کرتے رہینگے''۔ مبلغ کا کہنا ہے کہ جب میں خواب سے جاگا تو بیہوش ہوگیا اور تین دن متواتر بخار میں مبتلا رہا، ذہن تذبذب اور انتشار کا شکار ہوگیا کہ میں اب کیا کروں؟ میں نے یہ خواب صرف اپنے خاص دوستوں کو ہی بتایا تھا لیکن حیرت میں ہوں کہ عوام تک کس طرح پہنچا۔ افسوس صد افسوس! کہ حساس لوگ میرے پیارے مرشد امیرِ اہلِ سنت کو اب الیاس پادری کہنے لگے ہیں۔

دعوت اسلامی کے مبلغ کے اس خواب پر یقین کرنے کو جی چاہتا ہے کیوں کہ جب انکے خوابوں میں نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی بات سچ ہوسکتی ہے تو پادریوں کے خواب میں آنے کی بات بھی یقیناً سچ ہوسکتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں بے علم وبے شعور تمام مسلمانوں کو طاہر القادری اور الیاس قادری اور تمام فتنیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

کیا تاج الشریعہ اور صاحب سجادہ کی اگلی نسل عطاری ہوگی:۔ الیاس عطار اپنا علیحدہ مسلک وجود میں لانے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کو احساس کمتری میں مبتلا کرنے اور عطاریوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے انکو یہ تاثر دے رہا ہے ''گھبرانا نہیں میدان تمہارے ہاتھ رہے گا اور حضرت تاج الشریعہ اور صاحب سجادہ جیسی ممتاز ہستیوں کی اگلی نسل عطاری ہوگی''۔ عطاری ایسے خیالات کا اظہار برملہ کرنے لگے ہیں (پاکستانی خط)۔

اندرونِ مسلک انتشار اور مسلک کی ممتاز ہستیاں اگر مسلک کو بیچ دینے کے درپئے ہوں تو آئندہ نسل کا تبدیلیٔ مسلک اور مرکز اعلیٰ حضرت بریلی شریف پر عطاریوں کا قابض ہو جانا ناممکن بھی نہیں جبکہ وہ مبارکپوری انکی تائید وحمایت میں حد درجہ سرگرداں ہیں جو مرکز اہل سنت بریلی شریف سے ہٹا کر مبارکپور لیجانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی پندرہ سالہ جدوجہد کی تباہ کن کامیابیاں سبکے سامنے ہیں۔

اپنے اعلیٰ حضرت کے دشمنوں کو پہچانئے:۔ حدیث پاک میں ہے "جو جس کے ساتھ ہے وہ انہیں میں سے ہے" اس حکم کے تحت جو خواص وعوام مسلک اعلیٰ حضرت میں تخریب کاری کرنے والے الیاس عطار، مطیع الرحمٰن مضطر اور خوشتر نورانی اور مرتد طاہر القادری کے ساتھ ہیں اور انکی تباہ کن تحریکوں اور ٹی وی ۔مووی کے حامی ہیں وہ مسلک اعلیٰ حضرت اور سیدی اعلیٰ حضرت کے محب وعقیدت مند نہیں ہو سکتے۔ انکا شمار یقیناً سیدی اعلیٰ حضرت کے دشمنوں میں ہی کیا جارہا ہے۔ اسلئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ **الیاس عطار، مضطر، خوشتر اور مرتد طاہر القادری اور انکے دوست اعلیٰ حضرت کے دشمن ہیں۔**

تائید کنندگان کے لئے لمحۂ فکریہ:۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہود و نصاریٰ اسلام کو اس درجہ نقصان نہیں پہنچا سکے جتنا نقصان خود اسلام کے اندر پل رہی کالی بھیڑوں نے پہنچایا ہے۔ اسلام کو نقصان پہنچانے والوں کی فہرست میں ان معروف مفتیان کرام کے نام سرفہرست ہیں جنکے قلم مسلک مخالفین کی تائید وحمایت میں چل پڑھے۔ ان حضرات نے نہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی اس تنبیہ کو پیش نظر رکھا جس میں فتنوں کے سر اٹھانے کی خبر دی گئی ہے اور نہ حکمت و دور اندیشی کا پہلو اختیار کیا بلکہ بنا تحقیق دعوت اسلامی کی پشت پناہی میں لگ گئے۔ قلم آگے بڑھا تو تصویر کو عکس کا نام و یکر ویڈیو گرافی جائز قرار دے دی گئی۔

اندھا کیا چاہے، "دو آنکھیں"۔ تصویر کا جواز الیاس عطار کے لئے نعمت ثابت ہوا اور اسنے اپنی ویڈیو کیسٹوں کو "دیدار عطار" کے نام پر چوراہوں اور مساجد تک پہنچا دیا۔ اسکے علاوہ تصویر کا جواز خواص وعوام کو نام نہاد دینی پروگرام کے بہانے حرام و ایمان شکن ٹی وی کے پروگراموں تک لے جارہا ہے۔ تائید کنندگان صاحب علم و دانش ہوتے ہوئے اسکی تباہ کن سرگرمیوں سے چشم پوشی کررہے ہیں اور اسکے متواتر ارتکاب کفر وحرام کے باوجود اسکی حمایت و اعانت جاری رکھے ہوئے ہیں اور کسی بھی موقع پر اسکی سرزنش نہیں کرتے اور نہ محتاط مفتیان کرام کے فتوؤں کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ حضرات کیا ایمان کے تعلق سے اپنا محاسبہ نہ کرینگے؟ یا پھر دوسری صورت میں ان کو اپنے ایمان، اپنے پیران محترم کی شفاعت پر بھروسہ نہ رہا اور الیاس عطار کے مندرجہ ذیل گمراہ کن اعلانات انکی نظر میں زیادہ معتبر ہو گئے:۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے اس صدی کے "مجدد" کا تاج اعلیٰ حضرت کے سر سے اتار کر الیاس عطار کے سر پر رکھ دیا ہے۔

(۲) الیاس عطار کے جلسوں کے لاکھوں شرکاء کی مغفرت کردی جاتی ہے (یعنی الیاس عطار کو وہ مقام حاصل ہو چکا ہے کہ اب ان کو اپنی اور اپنے مبلغین کیلئے کسی شفاعت کی ضرورت نہ رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ انکی مغفرت شفاعت کے مرحلے سے پہلے ہی فرمادیتا ہے۔ معاذ اللہ، جب کہ ان شرکاء میں بیشمار بد عقیدہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جیسا کہ انکا کہنا ہے۔ کیا یہ اس وہابی عقیدہ کی تائید نہ ہوئی جسکے تحت وہ سرے سے "شفاعت" کے قائل ہی نہیں ہیں۔)

(۳) دعوت اسلامی میں آؤ نبی کریم ﷺ کا دیدار ہوگا (دیدار مصطفےٰ ﷺ تو ممکن نہ تھا البتہ دیدار عطار کے لئے لیپ ٹاپ مساجد تک ضرور پہنچ چکے ہیں جس سے مساجد کو سینما گھر بنانے کی سازش کا پتہ چلتا ہے)

دعوت اسلامی یا دولت اسلامی۔ دعوت اسلامی یا دولت اسلامی والوں کا کہیں یہ پروپگنڈہ درست ثابت ہو رہا ہے انکی کامیابی میں کثیر دولت اور نہایت قیمتی تحائف کی کرشمہ سازیاں شامل ہیں اسی لئے خواص وعوام دعوت اسلامی کو "دولت اسلامی" کہہ رہے ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ انکے اس پروپیگنڈے کو درست تسلیم کرلیا جائے گو کہ یہ امر نہایت تکلیف دہ ہے لیکن جب ایک محترم ومکرم مفتی محمد اعظم صاحب پرنسپل مظہر اسلام بریلی شریف دعوت اسلامی کو مسلک اہل سنت سے خارج کردینے کے بعد (م ص: 38) اسکے کارہائے حرام اور

کفریات میں مزید اضافہ کے باوجود اپنے موقف سے دستبردار ہو کر اسکی تائید وحمایت کر سکتے ہیں اور انجمن کے استفسار (م ص: 66) پر خاموشی اختیار کر سکتے ہیں تو ان پر دعوت اسلامی کی کرشمہ سازی کا شکار ہو جانے کا الزام بھی درست ہو سکتا ہے۔ کیا حضرت اس الزام کی تردید خود فرمائیں گے؟ اللہ تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں انکو اور ایسے تمام دیگر کمزور دیانت اکابر حضرات کو ہدایت فرمائے اور انکے ذہنوں کی سمت درست فرمادے کہ انکے غیر دانشمندانہ اقدام سے مسلمان ایمان اور اخلاق کی بربادی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ ذیل میں ان حضرات کی تباہ کن تائیدات اور انکا تجزیہ عوام کی آنکھیں کھولنے کی غرض سے پیش کیا جارہاہے، ملاحظہ فرمائیں۔

مسلک اعلیٰ حضرت کے ممتاز مفتیان کرام جو مسلک میں انتشار اوراسکی ایک اور تقسیم کے موجد بنے۔ (تحقیقاتی تجزیہ عوامی عدالت میں)

محترم ومکرم مفتیانِ کرام اور پیرانِ عظام دین حقہ کے دو پھول ہیں جنکی خوشبو سے مسلک اہلسنت معطر رہتا ہے۔ جہاں تک مفتیانِ کرام کے علم کا تعلق ہے انجمن انکے نعلین اپنے سر پر رکھنے میں فخر محسوس کرتی ہے لیکن یہی ممتاز شخصیات اگر فتنوں کے متعلق مخبر صادق ﷺ کی خبر سے بے نیاز ہو کر حکمت ودور اندیشی کے اہم نکتہ کو ترک کر کے اسلام ومسلک اعلیٰ حضرت کا لبادہ اوڑھے وجود میں آنے والی جماعتوں کے اعراض، مقاصد کی تحقیق کیئے بنا دانستہ انکے مفاسد سے چشم پوشی کرتے ہوئے انکی تائید وحمایت میں اپنا قلم توڑ دیں تو ایک جانب ان پر فتنوں کی پشت پناہی کا الزام اور اس الزام کے سبب انکی دیانت پر سوالیہ نشان تو لگ ہی جاتا ہے، دوسری جانب انکے معتقد خواص وعوام تباہ کن راستوں پر چلے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایسے معروف اور ممتاز حضرات کا شمار مسلک کے اکابرین میں ہونے کے سبب مسلک واسلام کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ انجمن انکے ہاتھوں چمن مسلک کا اجڑنا اور برادران اسلام کا فتنوں کے چنگل میں پھنس جانا اور اسطرح انکے ایمان وآخرت کا خطرے میں پڑنا برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ حضرات کتنے ہی بلند مرتبہ کے حامل کیوں نہ ہوں، انجمن انکے خلاف قلم اٹھانا اپنا فرض سمجھتی ہے کیونکہ اسلام نے معمولی شخص کو بھی ممتاز اور بااختیار شخصیت کے محاسبہ کا اختیار دیا ہے۔ فی الوقت فتنۂ "دعوت اسلامی" کی تائید زیر غور ہے۔

ایمان برباد کرنے والی دعوتِ اسلامی کی تائید کے بارے میں اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ ممتاز مفیان کرام بوقت تائید اسکے مقاصد ومفاسد سے واقف نہیں تھے اور انکی تائید اخلاص پر مبنی تھی تو مسلک مخالف اس کا منشور منظر عام پر آجانے اور ۱۹۹۲ء حضرت تاج الشریعہ کے اپنی تائید سے رجوع کر لینے اور ۱۹۹۵ کے حکم نامہ (م ص: 35) کے بعد ایسے تمام مفتیان کرام کو اپنی تائید سے رجوع کر لینا چاہئے تھا۔ لیکن انکی تائید وحمایت آج بھی جاری ہے۔ ان ناعاقبت اندیش مفتیان کرام کا اپنے موقف پر قائم رہنا حیران کن بھی ہے اور تشویس ناک بھی۔

آخر دشمن مسلک اعلیٰ حضرت کی تائید وحمایت اور پشت پناہی کیوں؟ انجمن نے ایسے حضرات کے تئیں اپنا موقف (م ص: 21) پر واضح کر دیا ہے۔ انجمن اسی موقف کے مطابق اندرون مسلک انتشار اور اسکی تقسیم کے ذمہ داران کی تائیدی تحریروں کو ایک بار پھر خواص وعوام کی عدالت میں پیش کر رہی ہے تاکہ وہ یہ حقیقت جان لیں سمجھ لیں کہ کوئی شخصیت کیسی بھی بلند مرتبہ وحیثیت کی مالک کیوں نہ ہو اگر دشمنان مسلک کے ساتھ کھڑی ہے تو اس معروف شخصیت سے چپکے رہنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالدینا ہے۔ یہاں کچھ ممتاز مفتیان کرام کی اصل تائیدات ملاحظہ فرمائیں اور انکے کذب ومبالغہ پر غور کریں اسکے بعد اپنا راستہ خود متعین کریں۔ عوام بھی ایسے لوگوں سے یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ **سیدی اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس عطار کی غلامی کیوں قبول کی جارہی ہے؟**

(۱) حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب نائب مفتی اعظم ہند (م ص:56)

(ا) آپ نے لکھا ہے" وہ (تبلیغی جماعت والے) اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے معتقد بنا دیتے ہیں" اسی طرح ہم چاہتے ہیں"۔

سوال:۔ کیا یہ جھوٹ بولنے کی پالیسی کی تائید کرنا نہ ہوا؟ ضرور ہوا، اسی لئے آپ نے الیاس عطار کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھے ہیں۔

(ب)" وہ اپنے طریقہ کار میں ۷۵ فیصد کامیاب ہیں" **سوال:۔** ۷۵ فیصد کیلئے آپ کا پیمانہ کیا تھا؟

(ج)" لاکھوں لاکھ صلح کلی دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے سچے محب و جاں نثار"

سوال:۔ کیا آپ نے ان لاکھوں لوگوں کے سنی بن جانے سے پہلے اور بعد میں ملاقات اور بات چیت کی تھی؟ محبت اور جذبۂ جاں نثاری دلی و دماغی کیفیت میں پوشیدہ رہتی ہے حضور نے انکی اس پوشیدہ کیفیت کو کسطرح جانا؟

(د) انکی کتابوں یا جتنے رسائل لکھے ہیں وہ سب اہلسنت کے مطابق ہیں۔ **سوال۔** کیا حضور نے انکی تمام کتابوں اور تمام رسائل کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر ہاں تو مفاسد کو نظر انداز کیوں کیا؟ اور اگر مطالعہ نہیں کیا تو مطالعہ کے بغیر تمام کتب و رسائل کو اہلسنت کے مطابق ہونے کی سند کیوں عطا فرمائی اور کیا یہ کذب اور جانب داری نہیں؟

مخلص و محتاط مفتیانِ کرام نے جب اپنے سوالات انکے روبرو رکھے تو حضرت کو لاجواب پایا لیکن رجوع پر راضی نہ ہوئے۔ "حضرت تاج الشریعہ نے بھی انکی تائید پر اظہار ناراضگی کیا تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت کی تائید اخلاص پر مبنی نہیں ہے اسمیں مبالغہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کرنے کی دعوت اسلامی کی پالیسی کی تائید تو کی ہی ساتھ ہی حضرت نے خود بھی اپنی تائید میں کذب و مبالغہ سے کام لیا۔ نائب مفتی اعظم کا کردار تو مفتی اعظم جیسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ یہاں یہ سوال جواب طلب ہے کہ آخر کیوں انہوں نے مسلک مخالف تحریک کی تائید میں حق بیانی کی جگہ کذب و مبالغہ سے کام لیا؟ اور آخر کیوں خواص وعوام کو گمراہی کا راستہ دکھا دیا؟

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟۔ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۲) **قاضی عبد الرحیم بستوی صاحب:۔** (چیف قاضی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف) آپ الیاس عطار کے جگری دوست اور اسکی تحریک کے زبردست حامی ہیں۔ کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ مرکزی دار الافتاء کے سرپرستِ اعلیٰ، حضرت تاج الشریعہ دعوت اسلامی کے زبردست مخالف ہوں یہاں تک کہ اسکی اعانت اور اسمیں شمولیت کو ناجائز قرار دیں اسکے برخلاف انکے چیف قاضی تحریک کے زبردست حامی ہوں؟ یہی وجہ ہے کہ مرکزی دار الافتاء میں دعوتِ اسلامی کے متعلق آنے والے کسی سوال کا جواب نہیں دیا جاتا جیسا کہ محترم قاضی صاحب کا خود فرمانا ہے۔ الیاس عطار کی مسلک مخالف سرگرمیوں اور تحریک کے مفاسد پر مرکزی دار الافتاء کا خاموشی اختیار کرنا الیاس عطار اور اسکی تحریک کی تائید و حمایت و اعانت کی واضح دلیل ہے۔ دعوت اسلامی کو لیکر مرکزی دار الافتاء عوام اہل سنت کی رہنمائی سے آخر کیوں گریزاں ہے؟ انصاف سے گریز، ظلم کی تائید اور ظالم کی مدد کے مترادف ہے۔ اسکی وجہ بھی واضح ہے کہ وہ اگر ان سوالات کا جواب مثبت انداز میں دیتے ہیں تو حضرت تاج الشریعہ ناراض اور اگر جواب منفی ہو تو دیرینہ دوست خفا۔ اسی لئے وہ خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے دیرینہ دوست کی ٹیلی فونی درخواست پر انجینیر صاحب کے خلاف ۲۰۰۴ء میں غلط فتوئے کفر جاری کرنے سے بھی نہیں ہچکچائے۔ جس کو خوش حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے درست نہیں مانا۔ تفصیل (ص:20) مخلص مفتیان کرام سوال کرتے ہیں کہ آخر تاج

الشریعہ قاضی صاحب کو اپنے دارالافتاء میں برداشت کیوں کررہے ہیں جبکہ انکا قلم متواتر مرکزی دارالافتاء اور مرکز اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی عظمت و وقار کو داغدار کررہا ہے؟ مرکزی دارالافتاء کے چیف قاضی ہونے کے ناطے ان پر واجب ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے تعلق سے اپنا اور نائبین کا موقف عوام کے سامنے واضح کریں۔

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۳) **مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب (گجرات)** (م ص: 57):۔ دعوت اسلامی کی تباہ کن سرگرمیاں برقرار رہنے اور مفتیان کرام کے اپنے سابقہ موقف پر قائم رہنے کے باوجود ہمدانی صاحب نے اپنی تائید میں کذب سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے:۔ ''متنازعہ باتیں جنکی بناپر علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت کو اختلاف تھا وہ تمام باتیں اب کالعدم ہوگئی ہیں اور مبلغین فرقۂ باطلہ کا رد کرنے میں سرگرم ہیں'' ہمدانی صاحب کے اس قول کو سفید جھوٹ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اگر ان کا قول درست ہوتا تو سب سے پہلے تاج الشریعہ اور پھر دیگر مفتیان کرام دعوتِ اسلامی کے خلاف اپنے اپنے حکم ناموں سے رجوع فرمالیتے۔ اسکے برخلاف حقیقت سب کے سامنے ہے کہ خلاف دعوتِ اسلامی تمام احکام ہو بہو ہنوز نافذ ہیں۔ ہمدانی صاحب جیسی عظیم ہستی کے قلم سے یہ کذب وفریب کیوں؟ اب جبکہ الیاس عطار مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف قدم بڑھاتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر پر نماز اور ٹی۔ وی، مووی کے جواز تک پہنچ چکے ہیں تو اب ہمدانی صاحب کے پاس ''دعوت اسلامی'' کی تائید وحمایت کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے، سوا اسکے کہ الیاس عطار انکے ہم برادر میمن ہیں، جیسا کہ مشہور ہے۔ دور حاضر میں بعض برادریاں ایسی بھی ہیں جو یہ کہتی ہیں ''برادری پہلے ہے ہم مسلمان بعد میں ہیں'' (استغفر اللہ) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمدانی صاحب ایسے ہی تباہ کن جذبۂ برادر نوازی سے سرشار ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو دشمن مسلک سے دوستی کی وجہ بتائی جائے؟ کیا انکا مذکورہ موقف الیاس عطار کے نئے مسلک کی تائید و حمایت کا آئینہ دار نہیں جو یقیناً مسلک اعلیٰ حضرت کے متصادم ہے۔

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۴) **مفتی محمد اعظم صاحب** (صدر المدسین مظہر اسلام بریلی شریف):۔ عوامی ذہنوں میں تغیر تو دیکھا جاتا ہے لیکن مفتیان کرام کے ذہن حق سے باطل کی جانب پلٹ جائیں عام حالات میں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔ دور حاضر میں مفتی محمد اعظم صاحب اسکی مثال آپ خود ہیں۔ یہ وہی مفتی اعظم صاحب ہیں جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی دھجیاں اڑادی تھیں اور انجمن کی پہلی کتاب ''دعوت اسلامی سے پرہیز کیوں'' کے ترغیب کنندہ بنے تھے۔ اس کتاب پر انکی تقریظ اسکی دلیل ہے۔ مسلک مخالف شدید قسم کی سرگرمیوں کے پیش نظر ۱۴۱۸ھ میں آپ نے اپنے ایک تاریخی فیصلہ میں دعوت اسلامی کو مسلک اہل سنت سے خارج کردیا تھا (م ص: 38)۔ الیاس عطار کو مرکز اعلیٰ حضرت کے کسی مفتی محترم کا اعتراض اور حکم نہ سنتا تھا اور نہ اسنے سنا۔ اپنی روش پر قائم رہتے ہوئے حدود شرع سے باہر نکلتا چلا گیا جیسا کہ آپ پہلے پڑھ آئے ہیں۔

لیکن اچانک ایوان محمد اعظم میں تباہ کن زلزلہ آیا جس نے اسکی بنیادیں ہلادیں یعنی مذکورہ تمام مفاسد اور مسلک مخالف تباہ کن سرگرمیوں کے باوجود محمد اعظم صاحب جیسی عظیم ہستی کا قلم لڑکھڑا گیا اور انہوں نے اپنے سابقہ حکم کے خلاف خود ہی بنا جواز دعوت اسلامی کی تائید کردی۔ اس وقت تبدیلیٔ موقف کی وجہ کوئی نہ جان سکا لیکن انکی دیانت انکے کردار پر انگلیاں اٹھنا ضرور شروع ہوگئی تھیں۔ بعد ازاں عطاریوں نے اسکی تصدیق اپنی روایت کے مطابق فون پر خود کی۔ تبدیلیٔ موقف کی ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس نے مسلک کی ایک اور تقسیم کا راستہ ہموار کردیا ہو۔ تبدیلیٔ موقف کی وجہ جاننے کیلئے انجمن کی جانب سے ایک سوال نامہ انکی خدمت میں پیش کیا گیا تھا (م ص: 66)

اور ۲۰۰۸ء اور ۲۰۰۹ء میں دو خطوط یاد دہانی (Reminder) بھی پیش کئے گئے۔ لیکن تقریباً دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے حضرت ہنوز خاموش ہیں۔ تبدیلی موقف پر انکی خاموشی سے عوام انکی دیانت کے متعلق خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔ کیا یہ مسلک اعلیٰ حضرت کا سودا کرنے کے مترادف نہیں؟

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟ ؎ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۵) **مفتی خواجہ مظفر حسین صاحب** (م ص:58):۔ دعوت اسلامی کے منظر نامہ میں حضرت خواجہ صاحب پہلے نظر نہ آئے تھے یہ اچانک انکا ابھر کر آنا اور وہ بھی باوضو رحل پر ''فیضان سنت'' لیکر، مسلک میں ایک دھماکہ سے کم نہ تھا۔ کوئی بھی صاحب علم ہستی اور ممتاز و معروف مفتی قرآن کریم کی طرح ''فیضان سنت'' کو باوضو رحل پر رکھکر پڑھنے کی بات لکھنے کی ہمت نہیں کرسکتا کیونکہ اسکی تحریروں میں حرام وکفریات کی شمولیت منظر عام پر آنے کے ساتھ مفتیان کرام اسکے خلاف فتوے جاری کر چکے تھے۔ ایسی تباہ کن کتاب کو باوضو رحل پر رکھکر پڑھنے کی ترغیب دینا اور مکانوں کے ہر طاق پر اور مساجد میں رکھنے کی اپیل کرنا کیا ایک ممتاز عالم دین کیلئے ایک جاہل کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونیکے مترادف نہیں ہے؟ جس شخص کے خلاف تین تین فتوئے کفر صادر ہو چکے ہوں اسے اپنا رہبر ماننا، اسے رضوی، ضیائی اور دامت برکاتہم القدسیہ کے الفاظ سے نوازنا کیا خواجہ صاحب کی دیانت پر انگلی اٹھانے کیلئے کافی نہیں؟ کیا حضرت خواجہ صاحب اس بات کا جواب دینا پسند کرینگے کہ فیضان سنت کا پہلا ایڈیشن پڑھنے سے پہلے ہی کیونکر اس سے متاثر ہو گئے تھے؟ اور پڑھنے بعد جھوٹے خواب اور ان خوابوں میں نبی کریم ﷺ کی توہین اور سیدی اعلیٰ حضرت کی تحقیر پر آپ جیسے عاشق رسول اور عاشق اعلیٰ حضرت کی نگاہیں کیوں نہیں ٹھہریں۔ کتاب دیکھکر دل کی کلیاں کھل اٹھی تھیں، کتاب میں اپنے پیاروں کی توہین اور تنقیص دیکھ کر وہ کلیاں مرجھائیں کیوں نہیں؟ اور ''ہم عید کیوں نہ منائیں'' میں شان الوہیت پر چلے الیاس کے قلم کے خلاف اسکی سرزنش کیوں نہ فرمائی؟ کیا یہ اپنے پیاروں کی محبت اور ایمان کا تقاضہ نہ تھا؟ عوام بھی حضرت سے سوال کریں کہ ایسی تباہ کن تحریک کی حمایت پر مصر کیوں ہیں؟ اور کیا ان کا یہ قدم مسلک اعلیٰ حضرت کا سودا کرنے کے مترادف نہیں؟

اعلیٰ حضرت کی غلامی چھوڑ کر الیاس کی غلامی کیوں؟ ؎ اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

حالات کے دباؤ سے ہیجان میں رہے — تمام عمر ہم جنگ کے میدان میں رہے
تجربوں سے ٹوٹے جب توقع کے آئینے — جو مصلحت پسند تھے نقصان میں رہے

(۶) **مفتی مطیع الرحمن مضطر**:۔ مضطر کا مقام حضرت ٹیپو سلطان کے ''گھر کا بھیدی'' میر قاسم سے کچھ کم نہیں۔ میر قاسم نے دشمن کو قلعہ میں داخل کرنے کیلئے دروازہ کھولا تھا تو حضرت مضطر نے اسلام میں حرام کاری کا دروازہ کھولنے کیلئے ٹی۔وی پر دینی پروگرام (نام نہاد) دیکھنا صرف جائز ہی قرار نہیں دیا اسکو مستحسن بھی بتایا جبکہ وہ قاضی تھے اچھی طرح جانتے تھے کہ منظر عام پر کوئی بھی TV چینل اسلام کا علمبردار نہیں ہے کیونکہ عورتوں (پردہ میں ہوں یا بے پردہ) اور مردوں کے مخلوط پروگرام، میوزک، اور ذی روحوں کی تصویر، اسکی نوعیت دستی ہو یا عکسی، کی موجودگی میں اسلام کی علمبرداری کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے (م ص: 21)۔ انہوں نے عوامی شہرت کی خاطر TV کو جائز قرار دیتے وقت اسکی تباہ کاریوں کو نظر انداز کیا (ص:28) پر ایک لڑکی کا واقعہ اسکا شاہد ہے۔ یہ TV ہی ہے جسکے سبب مسلمانوں کا ایمان اور اخلاق و کردار برباد ہو رہا ہے۔ کیا انکا یہ قدم مسلک اعلیٰ حضرت کا سودا کر لینے کے مترادف نہیں؟

اگر رہزن سے بچ جائیں تو رہبر لوٹ لیتا ہے۔

(۷) **خوشتر نورانی** (جام نور) دہلی:۔ خوشتر نے TV دیکھنے جیسے کار حرام اور ایمان شکن پروگرامس کو 'اسلام میں ایک نئی صبح کا آغاز' لکھکر اپنی دریدہ ذہنی سے پردہ خود اٹھا دیا ہے (م ص:22)۔ کچھ معروف ذمہ داران مسلک انکی اعلیٰ خاندانی حیثیت کے پیش نظر انکی ہمنوائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وہ یہ بھول گئے کہ اسمٰعیل دہلوی بھی ایک اعلیٰ خاندان کا فرد تھا خوشتر بھی اسی انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ممتاز مفتیان کرام نے ''جام نور'' پڑھنے کو ناجائز قرار دیدیا ہے۔ خوشتر ان ہستیوں میں شامل ہیں جو مسلک اعلیٰ حضرت کا سودا پہلے ہی کر چکے ہیں اور وہ بدعقیدہ جماعتوں سے اشتراک کی حمایت و وکالت میں سرگرم ہیں۔

الیاس کیا اپنے خریدے ہوئے مال کو دیکھ کر پھولے نہ سماتا ہوگا اور خود کو عاقل کل اور ان حضرات کو غیر دور اندیش، بے وقوف اور کمزوریٔ دیانت اور ایمان والا نہ سمجھتا ہوگا؟ مخلص خواص وعوام کو چاہیئے کہ جن دیگر حضرات نے اپنے ہی گھر میں خود نقب زنی کی ہے انکی تائیدات کو بھی اسی بنیاد پر تولیں اور مسلک کو نقصان پہنچانے والے ایسے تمام نام نہاد عاشقان مسلک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور انکا محاسبہ کریں۔

سنّی دعوت اسلامی الیاسی دعوت اسلامی کی سگی بہن ثابت ہوئی

مذکورہ لوگوں کے علاوہ تحریک سنی دعوت اسلامی اور اسکے امیر مولانا شاکر علی، مولانا ظہیر الدین اور مولانا عبید اللہ خاں اعظمی بھی صلح کلیت اور مسلک مخالف سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ نے ''سنّی دعوت اسلامی'' کے بائیکاٹ کا حکم دیا ہے۔ مذکورہ لوگوں کی تفصیل ''بے نقاب چہرے'' کیسٹ میں سنی جاسکتی ہے۔ (جماعت رضائے مصطفٰی کے اشتہار سے اقتباس)

یہ کیا کہ انکی فکروعمل میں تضاد ہے مجھکو تو کوئی انکے ہی اندر دکھائی دے

دیگر موضوعات

بریلی شریف کی مرکزیت کیا خطرہ میں ہے؟

ملک کے بیشتر علاقوں کے لوگ انجمن میں فون کر کے یہ دریافت کررہے ہیں ''کیا اہل سنت وجماعت کا مرکز بریلی شریف سے ہٹا کر مبارکپور لے جایا جارہا ہے''۔ انکا کہنا ہے کہ مبارکپور سے وابستہ لوگ بڑے زوروشور سے اسکی تشہیر کررہے ہیں۔

تبدیلیٔ مرکز کی تشہیر کسی سازش کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔ حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں بھی تبدیلیٔ مرکز کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ حضور حافظ ملت نے فرمایا تھا ''مسلک اہل سنت وجماعت کا مرکز بنانے کے لئے ''اعلیٰ حضرت'' کہاں سے لاؤگے؟ جب انکے وقت میں مبارکپور مرکز نہ بن سکا تو کیا اس وقت وہاں کوئی اعلیٰ حضرت پیدہ ہوچکے ہیں، اگر ایسا ہے تو بقول حافظ ملت ہمیں اسکی مرکزیت تسلیم ہے۔

تخریبی ذہن رکھنے والے یہ لوگ اس وقت خاموش ہوگئے تھے لیکن اعلیٰ حضرت کے خلاف انہوں نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور رفتہ رفتہ فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ مصطفویہ سے لیکر فتاویٰ امجدیہ تک کے کئی ایک متفقہ مسائل مثلاً تصویر، اقتدا بہ لاؤڈ اسپیکر، گھڑی کی چین اور الکوحل آمیز رقیق انگریزی دواؤں وغیرہ کے خلاف بنام تحقیق فتوے جاری کیئے اور اپنے ہم خیالوں کو جمع کر کے بریلی شریف کے خلاف ماحول بنانے کی ان لوگوں کی منظم سازش برسوں سے جاری رہی۔

چنانچہ اپنی جدوجہد کو آزمانے کے لئے کچھ پہلے ''جام نور'' کے ذریعہ ایک مضمون کی اشاعت کر کے خواص وعوام کا ردعمل جاننا چاہا مگر بھلا ہو مولانا رحمت اللہ صدیقی صاحب کا اور زور قلم بڑھتا رہے موصوف کا جنہوں نے **''پیغام رضا''** ممبئی کے ذریعہ لائق ستائش تعاقب کر کے اس

غبارہ کی ہوا نکال دی۔

مرتد طاہر القادری کے متعلق علماء کرام پاکستان کا موقف

''مسلم ٹائمز'' ۱۴ تا ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء میں جو مختصر تفصیل دستیاب ہوئی ہے اس کے مطابق پاکستان میں ڈاکٹر اشرف صاحب طاہر القادری کے ردو ابطال میں مشغول ہیں اس کے نتیجے میں مسلکِ اہلِ سنت کے مکتبوں سے اس کے لٹریچر کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اور اسکو طاہر الپادری کہا جانے لگا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے ''متنازعہ ترین شخصیت'' کتاب طاہر القادری کی پول کھولنے کے لئے شائع کی ہے۔

مسلم ٹائمز ۱۴ر تا ۲۰ر ستمبر ۲۰۰۹ء ۲

طاہر القادری کو پاکستان میں طاہر الپادری کہا جاتا ہے

سفر آخر سے آگے۔۔۔اپنے کاموں کی تفصیلات بتائیں۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ ایسی جامع الصفات شخصیت سے بھی ملاقات ہوگئی۔

پھر کھانا لگایا گیا۔ دورانِ طعام بھی باتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا شہاب الدین صاحب جب سے لاہور تشریف لائے تھے، وہ دیکھ رہے تھے کہ جو بھی بڑے بڑے علماء و مشائخ ہیں اُن کے ساتھ اسلحہ بردار محافظ ضرور موجود رہتے ہیں۔ بالآخر انہوں نے ڈاکٹر اشرف صاحب سے یہ سوال پوچھ ہی لیا کہ یہاں کے علماء و مشائخ اپنے ساتھ محافظین کیوں رکھتے ہیں؟

ڈاکٹر اشرف صاحب نے بتایا کہ وہ طاہر القادری کا ہر ہر محاذ پر رد و ابطال کر رہے ہیں اور اُن کی غلطیوں کی گرفت کر رہے ہیں۔ طاہر القادری کے ترجمۂ قرآن عرفان القرآن کی بہت ساری غلطیوں کی نشان دہی پر مشتمل اُن کے بیان کی سی ڈی موجود ہے اس کے علاوہ کتابوں کے ذریعے بھی طاہر القادری کا رد جاری ہے۔

یہاں نہیں یہ وضاحت کردوں کہ خود ساختہ شیخ الاسلام و مجدد وہ، جن کی کیو ٹی وی پر تقاریر دیکھ دیکھ کر ہندستانی عوام گرویدہ ہوگئی اور ہورہی ہیں، وہ سراسر دھوکے میں ہیں۔ پاکستان کے باشندے ہیں، اس لیے یہاں کے لوگ اُن کی کرتوتوں سے زیادہ واقف ہیں۔ طاہر القادری کے رد میں علمائے اہلِ سنت کی جانب سے بیسیوں کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ ''متنازعہ ترین شخصیت'' طاہر القادری کے پول کھولنے والی ایک اہم کتاب ہے۔ یہاں پاکستان میں علمائے اہلِ سنت نے اُن کا ایسا بائیکاٹ کیا ہوا ہے کہ آپ کو یہاں کے کسی بھی سُنی صحیح العقیدہ کے مکتبے پر طاہر القادری کی کوئی کتاب یا سی ڈی نہیں ملے گی۔ کوئی ان کا نام بھی نہیں لیتا۔ چونکہ ان کے بیانات سے لوگ متاثر ہو کر اُن کے گرویدہ ہوتے جا رہے

مسلمان صرف مسلک اعلیٰ حضرت کے علماء کرام کی کتابیں پڑھیں

کتابیں ذہنوں کی معمار ہوتی ہیں اس لئے اس پر فتن دور میں جہاں اسلام اور مسلک اعلیٰ حضرت کی چادریں اوڑھکر ایمان کے ڈاکو چاروں اطراف سے نکل پڑے ہوں، مسلمانوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ بنا شناخت انکی طرف اپنے قدم نہ بڑھائیں اور انکی کتابوں سے مطلق پرہیز کریں اور صرف مسلک اعلیٰ حضرت کی کتابیں پڑھیں، اسی میں ایمان کی حفاظت ہے۔

قرآن کریم کی ہندی اشاعت تباہ کن ہے

مسلک اعلیٰ حضرت کی تاریخ میں وہ کیسا تباہ کن لمحہ تھا جب علماء کرام کے ذہن میں قرآن کریم کی ہندی اشاعت کا خیال پیدا ہوا۔ انہوں نے ہندی زبان میں قرآن کی اشاعت کا یہ پہلو نظر انداز کر دیا کی عربی دنیا کی کسی بھی غیر عربی زبان میں لکھنا ممکن نہیں۔ جب ''س'' کو '' لکھنا جائز نہیں تو غیر عربی زبان میں قرآن لکھنا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے؟ علماء کرام فرماتے ہیں کہ قرآن پاک غلط پڑھنے دلوں پر اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتے اور خود قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے اس لئے غلط قرآن پڑھنے سے نہ پڑھنا بہتر ہے

اب آپ ہی سوچیئے کہ ہندی میں لکھے قرآن کی تلاوت سے پرہیز کر کے مذکورہ لعنتوں سے بچنے کے لئے عربی میں قرآن سیکھنا کتنا ضروری ہے؟ تمام مسلمان آج ہی سے عربی قرآن پڑھنا سیکھیں۔

حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی کے تباہ کن نتائج

حبیب اکرم ﷺ نے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر علم دین سیکھنا فرض کیا ہے۔ اس حکم کی عدولی ہی کیا کم تباہ کن ثابت ہو رہی تھی اور مسلمان بدعقیدہ جماعتوں سے جڑ رہے تھے۔ اسکے بعد ساتھ ہی چھپلی دو دہائیوں سے دعوت اسلامی کے فریب کا شکار ہو کر اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے دور جا رہے تھے کہ تصویر سے مطلق پرہیز کی حکم عدولی نے ایمان اور اخلاق کو مزید خطروں سے دوچار کر دیا۔ یہ ٹی-وی ہی تو ہے جو گھر بیٹھے مسلمانوں پر کفریہ، کردارکش اور اخلاق برباد کرنے والے پروگراموں سے حملہ آور ہے۔ اگر مسلمان حکم تصویر پر سختی کے ساتھ عمل کرتے اور ٹی-وی اپنے مکانوں میں داخل نہ کرتے تو آج ETV، QTV اردو، PEACE TV اور مدنی چینل جیسے ایمان برباد کرنے والے چینلوں سے انکا ایمان انکا اخلاق خطرے میں نہ پڑتا۔ اسکی خاص وجہ یقیناً صرف رہبران دین وملت کی ''نھی عن المنکر'' جیسے اہم فرض کی ادائیگی میں کوتاہی رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تباہ کن ٹی-وی مسلمانوں کی زندگی کا حصہ بن گیا۔

اپنا ایمان بچاؤ۔

۱۔ دعوتِ اسلامی چھوڑو	اپنا ایمان بچاؤ	۵۔ صلح کل طاہر القادری کو مرتد جانو	اپنا ایمان بچاؤ
۲۔ الیاس عطار سے بیعت توڑو	اپنا ایمان بچاؤ	۶۔ صلح کل خوشتر اور جام نور کا بائیکاٹ کرو	اپنا ایمان بچاؤ
۳۔ ٹی وی (QTV، مدنی چینل وغیرہ) چھوڑو	اپنا ایمان بچاؤ	۷۔ بدمذہبوں سے خارشزدہ کتوں کی طرح بچو	اپنا ایمان بچاؤ
۴۔ کالی بھیڑوں کو پہچانو	اپنا ایمان بچاؤ	۸۔ صحیح نماز پنجگانہ کے پابند بنو	اپنا ایمان و کردار بچاؤ

۳۰۰ سو روپیہ میں بنا گوشت قربانی (دعوت اسلامی کا شرع مطھرہ پر ایک اور حملہ)

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دعوت اسلامی کے یہ بینر اور اشتہار دیکھے گئے ہیں ''۳۰۰ روپیہ میں بنا گوشت قربانی اور ۶۰۰ روپیہ میں گوشت والی قربانی''، تفتیش کرنے پر معلوم ہو کہ ۳۰۰ روپیہ والی قربانیاں کی ہی نہیں جاتیں ویسے بھی شدید قسم کی مہنگائی کے اس دور میں اس قدر کم قیمت جانور دستیاب ہونا ممکن ہی نہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عطاری جاہل اور غریب مسلمانوں کو سستی قربانی کے نام پر دھوکہ دیکر انسے روپیہ وصول کر رہے ہیں۔ دعوت اسلامی کے تائید کنندگان متوجہ ہوں۔

"کالی آندھی"

''ابلیس کا رقص'' کی نمایاں کامیابی کے بعد ''زوال واتحاد ملت'' کے اسباب کے تحت صلح کلیت و مذہبی قوانین سے آزادی اور جنسی بے راہ روی جیسے دھماکہ خیز موضوعات (Burning Topics) کو لیکر انجمن **''کالی آندھی''** کی اشاعت کی تیاری میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ جلد منظر عام پر آنے کی امید کی جاتی ہے۔

قارئین سے التماس

قارئین حضرات اگر مطمئن ہوں کہ انجمن دین کی تبلیغ واشاعت کے ساتھ اپنے بھائیوں کو ایمان کی حفاظت کی جانب متوجہ کرنے کے لئے مفید اقدام کر رہی ہے تو جہاد اکبر کا حصہ بنکر اس کے پیغامات پر خود عمل کریں اور اپنے خطوں کے علماء اور ائمہ کرام تک پہنچا کر ان سے اس کتاب کے مضوعات کو اپنی تقریروں تحریروں میں جگہ دینے کی درخواست کریں جس سے لوگ ایمان کی اہمیت اور اسکی حفاظت کی جانب متوجہ ہوں۔ اس میں دونوں جہان کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں کل امت مسلمہ خصوصاً آپ سب حضرات کو شر ابلیس ورجال سے محفوظ فرمائے اور ایمان کامل اور خاتمہ بالایمان کی دولت کے ساتھ دونوں جہان کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

انجمن تحفظ ایمان

یہ میرے سامنے پتھر صفت جو بیٹھے ہیں
ان ہی کے سامنے کرنا ہے عرض حال مجھے

استغاثہ بحضور علماء سنیت

آرزوء التفات و منت قبولیت

مکتبوں میں کہیں رعنائی افکار بھی ہے
خانقاہوں میں کہیں لذت اسرار بھی ہے
منزل راہ رواں دور بھی ہے دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے کا قافلہ سالار بھی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس قوم کی تقدیر میں منزل تو ہے لیکن ☆ افسوس کوئی قافلہ سالار نہیں ہے

محترم حضرات! کیا یہ آثار قیامت نہیں کہ ایک انجمن صاحبانِ علم اور نائبانِ رسول کو علم و نیابت کا حق ادا کرنے اور رہبران دین و ملت کو فرائض رہبری کی یاد دلانے کے لئے معروضہ لے کران کی چوکھٹ پر کھڑی ہے۔ ''حضور گوش برآواز ہو جائیے کہ آپ کے پیارے نبی کی لٹی پٹی، دشمنوں کے شکنجے میں پھڑ پھڑا رہی امت کب سے آپ کو پکار رہی ہے۔ آہ! ایمان کے لٹیرے اس کا سرمایہ لوٹ رہے ہیں''۔

اب تک دشمنان اسلام اور فرقۂ باطلہ کی جماعتیں ہی کیا کم تھیں کہ نام نہاد اسلامی چینل اور دعوت اسلامی جیسے فتنوں نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ اپنوں نے ہی ان سنپولیوں کو دودھ پلایا تھا جو اب اژدہے بن کر مسلک اور اہل مسلک کے سامنے منہ کھولے کھڑے ہیں۔ جی ہاں وہی اپنے جو معاملات میں بڑی شد و مد سے اپنوں اور غیروں میں فرق ملحوظ رکھتے تھے، آج صلح کلیت کے پیکر بن کر دشمنوں کی حوصلہ افزائی اور امت کے لئے گمرہی کے راستے ہموار کر رہے ہیں۔ آخر کیوں؟

ملت کی چیخوں سے ایک درد کا احساس ہوا جس نے آپ کے حضور عرض داشت پیش کرنے پر مجبور کیا' اسے دیوانگی کی بڑ سمجھ کر ٹوکری میں نہ ڈال دیں کہ اس میں انجمن کے دل کی دھڑکنیں اور ضمیر کی آوازیں شامل ہیں۔

فرصت یک لمحہ جو دے دیتی فکر روزگار ☆ یاد کر لیتے وہ بھولا ہوا افسانہ بھی

نقاد دشمن نہیں ہوتا اس کو اپنا دوست سمجھنا چاہیے۔ اس کی تنقید اگر برائے تنقید نہ ہو تو پر خلوص اصلاح کی آئینہ دار ضرور ہوتی ہے۔ باپ کی شکایت دادا سے کی جاتی ہے لیکن دادا جب سے پردہ نشین ہوئے اب تک ان کا کوئی سچا جانشین نہ بن سکا۔ ایسی صورت میں باپ کی شکایت باپ ہی سے کی جائے گی۔

ماضی کی کڑی دھوپ میں جو آئے تھے چل کر ☆ ہم ان کے ارادوں میں تھکن دیکھ رہے ہیں

سحر تو وقت پہ ہوگی ہمیں ملے نہ ملے ☆ مگر وہ عزم تو دے شب گذارنے والا

انجمن کی دیانت و اخلاص پر ابھی تک کوئی انگلی نہیں اٹھائی گئی ہے۔ اس نے اگر علماء کی کارکردگی پر انگلی اٹھائی ہے تو ان کی بے شمار قربانیوں کی آئینہ دار زندگی کو بھی ان سے برہم و بیزار قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔ تصنیف ''فلاح ملت'' اس کی دلیل ہے۔

محترم علماء کرام! اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو نائبان و وارثانِ رسول اور رہبر ملت کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ اعزاز ایک عطا ہے جو حاصل ہونا مشکل نہیں۔ لیکن اس اعزاز کا دفاع کرنا اور سکے وقار کو قائم و دائم رکھنا سخت محنت طلب اور نہایت دشوار گزار مرحلہ ہوتا ہے۔ خصوصاً اس پر فتن دور میں جب کہ مسلک چاروں اطراف سے دشمنان اسلام کی سورش سے دوچار ہے۔ عمل کے بغیر نائب ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ بے عمل حضرات وارث رسول تو ضرور ہوتے ہیں نائب رسول ہرگز نہیں۔ افسوس کہ علماء کرام عمل سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ یقینی طور پر عمل سے محرومی ایمان کمزور کر دیتی ہے۔ اور اخلاق حسنہ کی جگہ بداخلاقیاں لے لیتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جب صاحبان علم کا یہ حال ہو تو عوام کی بے راہ روی کو کون روک سکتا ہے؟

اعزاز کا دفاع ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بغیر ممکن نہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے علماء کرام اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے نظر نہیں

آتے جن کی وجہ سے مدارس کا نظم وضبط اور نظامِ تعلیم وتربیت درہم برہم ہوتا نظر آرہا ہے اور وقار بھی داؤ پر لگ چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں ایک طرف انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا وہیں دوسری جانب دنیا میں ''نظامِ مصطفیٰ'' قائم کرنے کی ذمہ داری کا بوجھ بھی ڈالا۔ دونوں ذمہ داریوں کے لئے باعمل وباکردار ہونا لازمی ہے۔ کیا ہمارے علماء کرام ان بنیادی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے پوری کررہے ہیں؟ حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے تو حوصلہ افزا جواب نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ کاروانِ امت راستہ بھٹک کر اندھیروں میں گم ہو گیا ہے۔

یقیناً رہرو منزل کہیں پہ راہ بھولا ہے ☆ وگرنہ کارواں کا کارواں گم ہو نہیں سکتا
طریقِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی ☆ اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

بنیادی ذمہ داریاں پانچ (5) حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں:

(۱) تعلیم وتربیت (۲) تبلیغ واشاعت دین (تصنیف وتالیف)

(۳) قیامِ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۴) اسلامی عدالتوں کا قیام

(۵) فتنوں سے آگاہی اور ان کے تدارک کی تدابیر (۶) نوجوان نسل کی راہبری

مذکورہ ذمہ داریوں کا ہی اعجاز ہے کہ آپ اشرف واعلیٰ مقام پر فائز ہوئے مگر افسوس کہ وہ ذمہ داریاں یاد نہ رہیں۔ جن ذمہ داریوں کو علماء کرام حضور مفتی اعظم ہند کے زمانہ تک ہزار صعوبتوں کے باوجود پوری کرتے رہے اور تعلیم وتربیت کا وہ معیار قائم رکھا جو سیدی اعلیٰ حضرت نے قائم کیا تھا۔ کیا یہ تعلیمی معیار دورِ حاضر میں برقرار ہے؟ ہماری جماعت کے رہبروں کو اس کا احتساب کرنا چاہیے کہ اسی ''معیاری تعلیم'' کے سبب عوام وخواص میں عظمت اور اہمیت برقرار تھی اور سماج دشمن عناصر پر خوف وہراس طاری رہتا تھا۔

رہبرانِ ملت کو اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ کسی فردِ انساں کی لغزش صرف اس کی اپنی لغزش ہوگی مگر رہبروں کی ادنیٰ سی لغزش بھی ملت کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں آپ کو کس قدر محتاط ہونا چاہیے، عرض کرنے کی ضرورت نہیں جب نائبان رسول اور ائمہ مساجد کے ہاتھوں میں مسواک کی جگہ برش اور پیسٹ (جو غالباً ہڈیوں کے پاؤڈر سے بنایا جاتا ہے) نظر آئے اور انکے سروں پر انگریزی بال اور چہروں پر غیر شرعی داڑھی سجی ہو تو عوام کیوں کر ان اہم سنتوں کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ''دیکھو پھسل نہ جانا'' لڑکے نے فی البدیع جواب دیا ''حضرت! اگر میں پھسل گیا تو کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ پھسل گئے تو ساری امت پھسل جائے گی''۔ آپ نائب امام اعظم ہیں آپ کو اپنے پھسلنے کا کتنا احساس ہونا چاہیے اس لڑکے کے مذکورہ جملہ سے واضح ہے۔

(۱) تعلیم وتربیت

ذمہ داریوں کے ہجوم میں آپ قوم کے معمار کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ آپ مدارس میں معیاری تعلیم وتربیت دے کر علماء کا ایسا گروہ تیار کرتے ہیں جو صبر وقناعت اور دین وملت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوتا ہے۔ اس کی ہر جنبش کردار مومن کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ وہ اقبال کے اس معیار پر پورا اترتا ہے اور تمام عمر صبر وقناعت اور خدمت دین وملت میں گزار دیتا ہے اور اس گروہ کا ہر فرد سیرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتا ہے۔

اساتذہ کے نزدیک حصول علم کے مقاصد کا سبق طلباء کا پہلا سبق ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص علم دین کو محض کمائی کا ذریعہ بنائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بگاڑ دے گا اور اس کو اس کی ایڑیوں پر واپس لوٹا دے گا اور دوزخ کی آگ اس کے زیادہ لائق ہے''۔

ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن صدیقی صاحب فرماتے ہیں: ''محض معاش کو مقصد بنانے والا استاذ شاید کچھ امتحانی معلومات طلبہ تک منتقل کرنے میں کامیاب ہو جائے لیکن فیضان نظر والی بات نظروں سے یقیناً اوجھل ہو جائے گی''۔

اساتذہ کے لئے سیدی اعلیٰ حضرت کا فرمان ہے: ''استاد کی کامیابی کا بڑا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے مقصد علم کا گہرا شعور حاصل ہو۔ اگر اس کے نزدیک حصول علم کا مقصد محض معاش یا شکم پروری ہے تو اس سے شاید معیار زندگی تو بہتر ہو جائے مگر معیار انسانیت نہ بڑھ پائے گا۔ مقصد علم اگر رضائے الٰہی کے لئے ہے تو زندگی میں توازن آئے گا''۔

سیدی اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں: ''رزق علم میں نہیں وہ تو رزاق کے پاس ہے، وہ خود بندوں کا کفیل ہے۔ حصول علم کا مقصد خداشناسی اور خدارسی ہونا چاہیے''۔

محترم ذمہ داران مسلک! کیا آج دینی مدارس میں سب کچھ اسی طرح چل رہا ہے؟ مذکورہ بیانوں پر جب اساتذہ کے طریقہ تعلیم اور فارغ التحصیل طلباء کا معیار پرکھا جاتا ہے تو معاملہ دونوں جگہ برعکس نظر آتا ہے۔ نہ خداشناسی نظر آتی ہے نہ خدارسی اور نہ فیضان نظر دکھائی دیتا ہے، نہ زندگی میں توازن، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت کو لے کر اساتذہ کا مطمحِ نظر تبدیل ہو چکا ہے اور وہ اپنے طلباء مومنانہ میں کردار منتقل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ بات اس حد تک مشاہدہ میں آرہی ہے کہ آج مدارس کو مخلص مدرسین، مساجد کو مخلص امام اور مؤذن میسر نہیں اور رمضان المبارک میں معیاری حفاظ کا فقدان نظر آتا ہے۔ متولیانِ مساجد کی گرفت ائمہ کو اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے نہیں دیتی۔ مراکز کو چاہیے کہ مساجد کی انتظامیہ پر اپنا کنٹرول رکھیں۔ معیار تعلیم و تعلم اور اخلاقِ حسنہ کجا، پابندیٔ نماز بھی نظر نہیں آتی۔ اخلاقی تعلیم و تربیت تقریباً غائب ہو چکی ہے۔ نتیجتاً وہ ادب واحترام کے پہلو سے بے بہرہ معاشرتی برائیوں میں ملوث نظر آتے ہیں اور عوام میں اپنا وقار، اپنی عظمت، اپنی عزت، ادب واحترام کھوتے جا رہے ہیں۔ علم حفاظتی حصار کی حیثیت رکھتا ہے اس کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی ممنوعہ شئے سے پرہیز لازمی ہے۔ معیاری علم و عمل اور پرہیز کردار مومن کے ضامن ہوتے ہیں۔ جب معیار نہیں تو ضمانت کہاں؟ ایسی صورت میں کیا ایسے مدارس کے قیام اور ان کے مدرسین کی تنخواہوں کے جواز پر سوالیہ نشان نہیں لگ جاتا ہے؟ فارغ التحصیل طلباء ذہن پر اپنے مستقبل کا بوجھ لئے پنجگانہ امامت کی ذمہ داری، مدرسوں کے چندوں کا کمیشن اور نذرانوں کی فکر میں غلطاں و پیچاں نظر آتے ہیں۔ امامت سے روح، مدرسوں سے معیاری تعلیم، معیار ناظرہ و حفظِ قرآن غائب ہوتا جا رہا ہے۔ تمام کام مشینی انداز اختیار کر چکے ہیں۔ کسی جگہ کردار مومن کی جھلک نظر نہیں آتی۔

قرآن پاک متقین کے لئے کتاب ہدایت ہے۔ دور حاضر کے علماء زہد و تقویٰ سے دور ہوتے جا رہے ہیں تو ایسی حالت میں قرآن حکیم سے کس طرح استفادہ کر کے دین کی سمجھ حاصل کر سکتے ہیں۔ علم راستہ ہے منزل نہیں، جب علم ہی کمزور ہو تو منزل کیوں کر مل سکتی ہے۔ یہ علماء رستے میں ہیں، منزل خانقاہوں سے ملتی ہے۔ یہ علماء خانقاہِ اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہما سے وہ حاصل کرنے کی

کوشش نہیں کرتے جو کرنا چاہئے یعنی تقویٰ، پرہیزگاری اور دین کی سمجھ وغیرہ۔ بچ کو اذیت پہنچ رہی ہے اس لئے اسلام اور نتیجتاً مسلمان کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ علماء کرام پہلے کم تعداد میں ہوا کرتے تھے اب بے شمار ہیں مگر پھر بھی اسلام کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ اس جانب توجہ فرمانے کی ضرورت ہے۔

اچھائی ہو یا برائی، اوپر سے نیچے کی جانب سفر کرتی ہے۔ اس لئے مذکورہ تمام تر حالات کے لئے صرف اور صرف اساتذہ ہی ذمہ دار مانے جائیں گے۔ انتظامیہ (Management) کیسی بھی سہی اساتذہ کے انداز تعلیم پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ جن مدارس کو گورنمنٹ کی امداد حاصل ہے ان مدارس کے اساتذہ کی غیر ذمہ داریاں اس کی واضح دلیل ہیں۔ اساتذہ کا معیار زندگی تو بہتر سے بہتر تر ہوتا جا رہا ہے لیکن اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے ان کی بے توجہی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے طلباء میں ان کا ادب، احترام اور وقار باقی نہ رہا، **نتیجتاً تعلیم باقی ہے علم اٹھتا جا رہا ہے۔** معیار تعلیم کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس کا حل مشکل بھی نہیں۔ اساتذہ اگر اپنے عظیم رہنما سیدی اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند کے طریقہ کار کی شمع لے کر اصل طریق پر واپس آجائیں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں اور طلباء کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ اگر آج ضروری اقدام نہ کئے گئے تو کل ان مدارس کے تیار کردہ غیر معیاری افراد مسلک اور اہل مسلک کے لئے ناسور بن جائیں گے۔ اس دور میں جبکہ سینیر مفتیان کرام موجود ہیں فتویٰ نویسی میں مصلحت وقت کو مدنظر رکھا جانے لگا ہے اور انکا معیار بھی گرتا جا رہا ہے نیز آئندہ دور کے کم علم اور بے شعور مفتی کیا غضب ڈھائیں گے کیا یہ مسئلہ زیر غور ہے؟

مزید ایک اور حیرت انگیز اور تشویشناک رجحان جو سوہانِ روح بنا ہوا ہے وہ یہ کہ ذمہ داران مسلک اپنی اولاد کو عالم یا عالمہ بنانے کے بجائے انگریزی تعلیم دلوا رہے ہیں اور اسکے لئے ان کو ہندو اسکولوں میں داخل کرانے سے بھی پرہیز نہیں کرتے جہاں پوجا پاٹھ لازمی ہے اور جبکہ اس سے پرہیز کرنے والے مسلم طلبہ کو سزا دی جاتی ہے۔ جب ''سلامتیِ ایمان'' کی طرف اُن کی غفلت کا یہ عالم ہے تو اس کا اثر عوام پر پڑنا لازمی ہے کہ وہ حفاظتِ ایمان کو کیوں کر ترجیح دیں گے اور اپنی اولاد کو دینی تعلیم کیلئے کیوں کر تیار کریں گے جبکہ علما کا مستقبل غیر محفوظ ہے۔ **''کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے''**

فارغ التحصیل حضرات دنیا میں رونما ہونے والی ترقیوں تبدیلیوں اور سیاسی حالات سے باخبر نہیں رہتے اس کے علاوہ ریلوے ریزرویشن فارم بھرنے جیسے معمولی کاموں میں بھی عاجز نظر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ ایک طرف احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف دنیا والے ان کو جاہل اور بیوقوف سمجھ کر ٹھگتے رہتے ہیں۔

علومِ جدیدہ کی تعلیم کے بغیر وہ روزی کمانے کے لائق نہیں بن پاتے اور زندگی کے بہتر معیار سے محروم رہتے ہیں ایسے حالات میں مدارس کے نصابِ تعلیم میں دینی تعلیم کے ساتھ علومِ جدیدہ کی تعلیم خصوصی طور پر مختلف ہنر کی تعلیم شامل کئے بغیر حالات کی بہتری ممکن نہیں۔

تکنیکی تعلیم (Technical Education):

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''ہنر مند شخص بھوکا نہیں مر سکتا'' بگڑتے حالات کے پیش نظر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کو ہنر سکھائے جائیں جس سے وہ اپنے بنیادی فرائض کے ساتھ ساتھ کچھ مال بھی کما سکیں۔ اس سے ان کا معیارِ زندگی بھی بہتر ہوگا اور متولیوں وغیرہ کی گرفت سے آزاد ہو کر اپنی ذمہ داریاں اچھی طرح پوری کر سکیں گے اور احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہیں گے۔

انگلش میڈیم اسکولوں کا تعلیمی معیار: قومِ مسلم کی بربادی کے اسباب میں انگریزی اسکولوں کا تعلیمی معیار سرِفہرست ہے۔ تعلیم کی دوکانیں سجانے والے لوگ بچوں کا مستقبل برباد کر رہے ہیں۔ 90% نمبر لانے والے بچے بورڈ کے امتحان میں یا تو فیل ہوجاتے ہیں یا صرف 30,35% نمبر لا پاتے ہیں اور کمپٹیشن کے اس دور میں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں اور وہ جس جگہ سے آتے ہیں وہیں لوٹ جاتے ہیں۔ ان کی فیسوں سے اپنے محل تیار کرنے والے قصائی نما مالکانِ اسکول پر شکنجہ کسنا نہایت ضروری ہے۔ رہبرانِ دین وملت خود کو اس فرض سے مستثنیٰ تصور نہ کریں۔ ''جماعت رضائے مصطفےٰ'' اس معاملے میں کارگر اقدام کرسکتی ہے۔

مسلمانوں کے انگلش میڈیم اسکول میں کفریات۔

سینٹرل گورنمنٹ کے منتری نے اسکولوں میں ''بندے ماترم'' لازمی طور پر پڑھنے کا حکم نامہ جاری کیا تھا گوکہ بعد میں اس حکم کو واپس لے لیا گیا لیکن اسکولوں کے غیر مسلم ذمہ داروں نے اس کو جبراً جاری رکھا۔ مسلمان ٹیچر اور طلباء اس کی مخالفت نہ کرسکے اور متواتر پڑھ رہے ہیں۔ یہ کفر تو کفار کا مسلط کردہ کفر ہے، خود مسلمان اپنے بچوں کو ایسے اسکولوں میں تعلیم دلوانے میں ذرا بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے جہاں جبراً پوجا پاٹھ کرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو مسلمان اپنے اسکول چلا رہے ہیں وہ بھی ایک طرف دینی تعلیم کے لئے بے ادبیوں سے بھری وہابیوں کی مرتبہ کتابوں کا استعمال کر رہے ہیں اور دوسری طرف ''بندے ماترم'' اور دیگر کفریات بھی جاری رکھے ہوئے ہیں اس طرح بچوں میں کفر، بداخلاقی اور بے ادبی کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسکولوں کے ذمہ داران کو تنبیہ کی جائے اور خواص وعوام میں تعلیم کی اہمیت اور اُس کے حصول میں دلچسپی پیدا کرنے کے اقدام کئے جائیں اور بقدرِ ضرورت ہر شہر وقصبے میں دولت مند مسلمانوں کو اپنے اسکول وکالج کھولنے اور اسلامی تعلیمی نظام قائم کرنے کی ترغیب دی جائے اور اس کارِ خیر میں اُن کی مدد کی جائے۔

علماء کی روزی پر سوالیہ نشان: امیر الفقراء حضرت خواجہ ضیاء الدین نخشبی بدایونی رضی اللہ عنہ (۷۵۱ھ) فنِ تصوف کی اپنی عظیم تصنیف ''سلک السلوک'' (مترجم حضرت مفتی محمد شمشاد حسین رضوی ایم۔اے) کی سلک نمبر ۱۳۱ میں فرماتے ہیں: ''اے میرے عزیز! جب فقراء دینی معاملات میں علماء کرام کی اقتداء کرتے ہیں تو علماء کو بھی چاہیے کہ ترکِ دنیا کے معاملات میں فقراء کی اقتداء کریں۔ کیا ہی مناسب ہو کہ عالم درویش ہو اور درویش عالم بن جائے۔ جس عالم کے یہاں فقر کی چاشنی نہیں اس کی مثال حیوان درندے کی ہے اور جس درویش میں علم کی حلاوت نہیں وہ کسی نصرت کے لائق نہیں''۔

فقیہ ابو اللیث (۳۷۶ھ) کا ارشادِ گرامی ہے:۔

''جب علماء مالِ حلال کی زخیرہ اندوزی میں مشغول ہوتے ہیں تو عوام مشکوک مال کھانے لگتے ہیں اور جب علماء مشکوک مالوں کے عادی ہوجاتے ہیں تو عام انسان مال حرام کھانے لگتے ہیں اور جب علماء کے منہ کو حرام لگ جاتا ہے تو عام لوگ کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک''

بہت ادب واحترام کے ساتھ یہ عرض ہے کہ مذکورہ اقوال کی روشنی میں ذمہ داروں کو اپنا محاسبہ خود کرنا چاہیے کہ وہ کس مقام پر ہیں اور کیوں وہ مفتی اعظم کے معیار تک نہیں پہنچ پاتے۔ یہاں یہ سوال اٹھنا قدرتی بات ہے؟

ہماری ٹھوکروں میں آج بھی ہوتی شہنشاہی ☆ اگر ہم نے چٹائی پر گزارہ کر لیا ہوتا
تمہیں دامن بھگونا ہی پڑے گا ☆ بڑے آنسو ہیں یہ شبنم نہیں ہے

(۲) تبلیغ واشاعت دین

اسلام ایک تحریک ہے۔ کسی تحریک کے فروغ کے لئے نظام تبلیغ لازمی ہے۔ دنیا کے کونہ کونہ میں آج جو مسلمان نظر آرہے ہیں وہ صحابہ کرام کی جاں فشانی اور تبلیغ کا ہی ثمرہ ہے۔ ایک طویل زمانہ گزر گیا لیکن جماعت اہلسنت تبلیغی نظام سے محروم ہے۔ محض چندرٹی رٹائی تقاریر، چند تصانیف وہ بھی تقاضاءِ وقت سے بے نیاز، جو ایمان کی حفاظت اور فروغ دین کے لئے کافی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دشمنوں کی منظم یلغار کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ کھو بیٹھے ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جذبہ صادق'' کے بغیر خدمت دین ممکن نہیں۔ ایک جنون ہوتا ہے جو رہنماؤں کو بحروبر کی صعوبتوں سے بے نیاز اور جدوجہد میں مصروف رکھتا ہے۔ دور حاضر میں رہبران دین وملت میں یہ جذبہ مفقود ہے اور وہ بے حسی کا شکار ہیں ایسی صورت میں عوام کو کس طرح حرکت میں لایا جاسکتا ہے، جب وہ خود حرکت میں نہیں؟

بڑا عجیب سفر ہے نہ رہروی نہ قیام ☆ جو کج قدم ہیں اُنھیں کوئی ٹوکتا بھی نہیں

ایک لیڈر نما مشہور ومعروف مولانا حرکت میں آئے تھے لیکن ان کا مقصد دین کی خدمت نہ تھا، ان کی منزل راجیہ سبھا تھی جو عوامی پشت پناہی (Backing) کے بغیر حاصل نہ ہو سکتی تھی۔ قوم مسلم جو فطرتاً جذباتی قوم ہے اور دین کی سمجھ نہیں رکھتی۔ اس کے جذبات کو دین کے نام پر بھڑکا کر اپنا دیوانہ اور جاں نثار بنالینا مشکل نہیں ہوتا۔ مولانا صاحب نے اپنے ہنر سے اس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اپنا الو سیدھا کیا۔ وہ دن آج بھی یاد ہے جب انھوں نے اپنی ایک تقریر کے اختتام پر عوام کو پرسکون انداز میں منتشر ہونے کے لئے یہ ہدایت کی تھی ''جب آپ واپس جائیں تو اس طرح کہ آپ کے قدموں کی بھی آواز نہ ہو'' یقین جانئے کہ عوام نے اپنے رہنما کی فرمانبرداری کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ ایک طویل راستہ پنجوں پر چل کر طے کیا۔ دیکھنے والے اس کا جذبۂ اطاعت دیکھ کر حیرت زدہ تھے۔ ایسی فرمانبردار اور جاں نثار قوم کو اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کے راستے پر لے آنا مولانا کے لئے کچھ مشکل نہ تھا لیکن مولانا صاحب عوام کے کاندھوں پہ سوار ہو کر راجیہ سبھا پہنچے اور وہاں ایسے گم ہوئے کہ عوام ان کو تلاش کرتے رہ گئے اور ماہی بے آب کی طرح برسوں تڑپتے رہے۔ مولانا صاحب اس مقام پر پہنچ کر بھی مسلمانوں کو درپیش مسائل سے بے نیاز ہی رہے۔ **''کیا جواب جرم دوگے تم خدا کے سامنے''**۔ ڈاکٹر اقبال نے مسلمانوں کی ترجمانی کچھ اسطرح کی ہے:۔

محبت میں جنوں باقی نہیں ہے ☆ مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدے بے ذوق ☆ کہ جذبہ اندروں باقی نہیں ہے

دین کی اشاعت کے لئے جہاں تک تصانیف کا تعلق ہے اول تو وہ ضرورت وقت اور حالات کی مناسبت سے تصنیف نہیں کی جاتیں، ایمان وعقائد، حصول علم اور اخلاق حسنہ کی اہمیت اور فتنوں سے آگاہی وغیرہ تصانیف میں جگہ پانے کے منتظر ہی رہ جاتے ہیں، دوسری جانب عوام دلچسپی کے فقدان اور اپنی زبان ''اردو'' سے بیزاری کے سبب ان سے استفادہ نہیں کر پاتے۔ مسلمانوں کو اپنی زبان ''اردو'' سیکھنے کی ترغیب دینے کی ضرورت ہے کہ جو قوم اپنی زبان سے محروم ہو جاتی ہے وہ قوم اپنی پہچان کھو کر مردہ ہو جاتی ہے۔

بی. جے. پی کی تباہ کن حکمت عملی

B.J.P کی تباہ کن حکمت عملی کارگر ثابت ہورہی ہے۔اس کا کہنا تھا''مسلمانوں کو قتل مت کرو اس سے دنیا میں رسوائی ہوتی ہے، ان کی جڑ پر دار کر وان کی بنیادیں ہلا دو۔ٹی۔وی کے ذریعہ ان کے مکانوں میں کفریات بھر دو پس اسی صورت سے ہم ان کو ہندوانہ تہذیب میں ڈھال کر ان کے ذہن سے ایمان اور اسلامی تہذیب کا نقشہ مٹا سکتے ہیں۔اسطرح وہ اسلام سے خارج ہوکر مٹی کے ڈھیر ہو جائیں گے پھر ان کو زیر کرنا مشکل نہ ہوگا۔صرف اسی طرح ہمارا ہندو راشٹر کا خواب پورا ہوسکتا ہے''۔کامن سول کوڈ کا ہنگامہ ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کی کوشش کا ہی حصہ ہے۔ B.J.P کے زمانہ میں ہی T.V کو سب سے زیادہ بڑھاوا دیا گیا اور فلموں، سیریلوں میں پوجا پاٹھ کی بھر مار کی گئی جو مستقل جاری ہے۔نتیجتاً مسلمان تیز رفتاری سے ہندو تہذیب اختیار کرتے چلے جارہے ہیں۔جن مکانوں سے تلاوتِ قرآن کی آوازیں بلند ہوتی تھیں آج ان مکانوں میں''بندے ماترم''اور غیر مسلموں کی جے اور زندہ باد کے نعرے گونج رہے ہیں۔ایک مرتبہ دیکھا گیا کہ دو مسلمان بچے ہنومان کے فوٹو کے سامنے کھڑے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر دوبارہ''جے ہنومان''کہا۔اس حیرت خیز حادثہ کو ٹی۔وی کا ہی چمتکار کہا جائے گا لیکن نادان مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ایمان جائے تو جائے اسلامی تہذیب رہے یا مٹ جائے لیکن گھر سے ٹی۔وی نہ جائے۔بچوں کا اس عمر میں جو ذہن بنے گا بڑے ہوکر وہ اسی پر عمل کریں گے۔جس سے دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔یہ نسل کیا ایمان پر قائم رہ سکے گی اور آئندہ نسلوں کو ایمان نصیب ہوسکے گا؟ یہ سوال سب سے اہم سوال بن چکا ہے۔علمائے کرام کو B.J.P کی تباہ کن حکمتِ عملی کے تدارک کی جانب متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو ایمان کی اہمیت اور اسکی حفاظت کے اقدام سے روشناس کرانا اولین ضرورت ہے۔''جماعت رضائے مصطفےٰ''بہتر انداز میں یہ کام انجام دے سکتی ہے۔

تمہیں دامن بھگونا ہی پڑے گا ☆ مرے آنسو ہیں یہ شبنم نہیں ہے

(۳) نظام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام

یاد رہے کہ اس تعلق سے پچھلے صفحات پر بہت کچھ آپ پڑھ چکے ہیں۔اب یہاں اس امر کی جانب توجہ دلانا مقصود ہے کہ نظام شریعت کے قیام کی شروعات اپنے گھر اپنے احباب اپنے معتقدین اور مریدین سے ہوتی ہے لیکن ان جگہوں پر نظام شریعت نظر نہیں آتا۔ اس کے برخلاف غیر محتاط علماء و نام نہاد صوفیوں نے مسلمانوں کو خوش فہمیوں میں مبتلا کر کے اصلاح سے بے نیاز کر دیا ہے۔نتیجتاً ان کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی''نکتہ نوازی''کا تصور تو برقرار ہے لیکن اس کی قہاری کا خوف اور جہنم میں گناہوں کی سزا کی فکر باقی نہیں رہی۔ایسی صورت میں پابند شریعت ہونے کی جستجو کیوں کر پیدا ہوسکتی ہے۔ایک زمانہ تھا کہ عوام علماء کی خوشنودی حاصل کرنے کے کوشاں رہتے تھے،اس کے برخلاف آج خود علماء اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ عوام ان سے ناخوش نہ ہوں یہی وجہ ہے کہ اصلاح کا پہلو متروک ہے۔ کیا اس طرح''نظام مصطفےٰ''قائم ہونے کی امید کی جاسکتی ہے؟ جو ذمہ داران خود سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیکر نہ ہوں وہ نظام مصطفےٰ کیوں کر قائم کر سکتے ہیں۔اس لئے رہبرانِ ملت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔جس سے عوام کے دل میں انکی عظمت و وقار پھر قائم ہوسکے،جو غائب ہو چکا ہے،اور ان میں خود کو سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈھالنے کی جستجو اور ذوق پیدا ہوسکے۔

دور حاضر کی قوم مسلم حد درجہ اخلاقی پستی کی شکار ہے اور ذمہ دارانِ مسلک بھی اس سے مبرہ نہیں رہے۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے''میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں''اس مبارک فرمان کی روشنی میں نائبان رسول کو اخلاقِ حسنہ کا پیکر ہونا

چاہئے تھا لیکن معاملہ یہاں پر بھی اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ ایسی صورت میں مکمل طور پر سیرتِ مصطفٰے میں خود کو ڈھالنے اور نظام مصطفٰے قائم کرنے کی بات بہت پیچھے رہ جاتی ہے۔

انصاری پٹھان تنازعہ۔

اندرون مسلک انصاری اور پٹھان برادری تنازعہ بھی شدت اختیار کر چکا ہے۔ یہ صورت حال بھی کچھ کم خطرناک نہیں۔ اس تناظر میں جو آگ اشرف علی تھانوی نے لگائی تھی اس کے شعلوں کو ہوا دے کر ایک سازش کے تحت اس کا رخ مسلک اہل سنت کی جانب موڑ دیا گیا ہے۔ جس کی آنچ علما اہل سنت تک پہنچ چکی ہے اور وہ بھی اس سازش کا شکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ صورت حال سیرت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جذبۂ اخوت کے متصادم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص پناہ میں رکھے کہ اندرون مسلک یہ انتشار بھی کمزوریٔ مسلک کا سبب بن رہا ہے۔

ذمہ داران مسلک کو سیرت و محبت مصطفٰے کا واسطہ کہ مسلک میں اتحاد برقرار رکھنے کی خاطر جملہ متنازعہ مسئلوں پر متفقہ آرا قائم کریں اور متحد ہو کر فتنوں کی سرکوبی کے لئے میدان میں اتر آئیں۔ امت مسلمہ کے ایمان و عقائد کی حفاظت اور دنیا میں انہیں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی جدوجہد میں ان کی رہنمائی فرمائیں ورنہ علما کے آپسی تنازعات زوال اسلام کے اسباب میں سرفہرست میں ہو جائیں گے۔

کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

(۴) اسلامی عدالت (دارالفیصلہ) کا قیام

دور حاضر کی کچہریوں پر نظر پڑتی ہے تو مسلمانوں سے بھری نظر آتی ہیں۔ ان کا کافی کچھ سرمایہ فضول قسم کے مقدمات کی نذر ہو جاتا ہے۔ اگر دارالافتاء کو ''دارالفیصلہ'' کا درجہ دے دیا جائے تو کافی حد تک اس تباہی کا تدارک ہو سکتا ہے گو کہ ان عدالتوں کے فیصلوں پر عمل درآمد کے لئے ذرائع میسر نہیں ان سے وہی مسلمان استفادہ کر سکتے ہیں جو اپنے مسائل کا حل کم خرچ اور مطابق شرع چاہتے ہیں۔ مفتیان کرام کو اس جانب اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کو خیر کی طرف راغب کرنے اور ان سے کام لینے کے لئے پہلے ان کو ذہنی اور فکری طور پر تیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خرافات کی عادی اس قوم پر جبراً کوئی فیصلہ کارگر نہیں ہو سکے گا۔

(۵) فتنوں سے آگاہی اور ان کے تدارک کی تدابیر

اسلام اہل ایمان کا مذہب ہے۔ ایمان ہی مسلمانوں کی اصل قوت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ جب بظاہر ہر رخ سے کمزور مسلمانوں نے دنیا کی ناقابل شکست قوتوں کو دھول چٹائی تو اقوام عالم کے ہوش اڑ گئے۔ مسلمانوں کی متواتر فتوحات سے انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ میدان جنگ میں ان کو شکست دینا ممکن نہیں۔ ابو عامر منافق نے مسلمانوں کو زیر کرنے کے لئے ان کے ایمان و عقائد میں فساد برپا کر کے اسلام میں انتشار پیدا کرنے کی حکمتِ عملی وضع کی اور اس کے بعد دشمنانِ اسلام دورخی پالیسیاں لے کر مسلمانوں کے خیموں میں داخل ہوتے رہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دشمنان اسلام مسلم معاشرے میں شکاری کی طرح داخل ہوتے ہیں۔ جس طرح شکاری جانوروں کی بولیاں بول کر ان کو اپنے قریب لاتا ہے اور پھر ان کا شکار کر لیتا ہے، ٹھیک اسی طرح ایک پالیسی کے تحت بدعقیدہ گمراہ کن تحریکیں اپنے نمائشی کردار و عمل سے اصل اسلام کی تصویر پیش کر کے مسلمانوں کو اپنا معتقد و معتمد بناتی ہیں اور اعتماد راسخ ہونے کے بعد دوسری پالیسی کے تحت گرویدہ مسلمانوں کو اپنے فاسد عقائد میں ڈھال لیتی ہیں۔ بے علم و بے شعور مسلمان یہ احساس تک نہیں کر پاتے کہ ان کا ایمان لوٹ لیا گیا ہے۔ امت میں آج

تک جتنی بھی فرقہ بندیاں ہوئیں اور نئے نئے مذاہب وجود میں آئے، وہ مسلمانوں کے دینی شعور کے فقدان کے سبب ہوئے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ تمام ایمان غارت جماعتیں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بد مذہبیت پھیلا رہی ہیں۔ ''تبلیغی جماعت''، ''جماعت اسلامی''، ''دعوتِ اسلامی'' اور فرقہ ''اہل حدیث'' ان میں سرفہرست ہیں۔ T.V چینلوں میں Peace T.V, E.T.V Urdu, Q.T.V. اور اب مدنی چینل وغیرہ زور وشور سے پر اثر انداز میں وہابیت کے فروغ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ لیکن آج اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کی مجاہدانہ زندگی کے پیکر بن کر ان کے خلاف جہاد چھیڑنے والا کوئی نہیں اس لئے فتنوں کا راستہ صاف ہے اور ان کو آگے بڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اب تقریباً ہر گھر میں تلاوت قرآن کی جگہ چینلوں کی کفریات گونج رہی ہیں۔

قوم مسلم ایک جذباتی قوم ہے۔ ''جذبہ'' ایمان واخلاق حسنہ کا جز ہوتا ہے۔ جذبہ کے بغیر دین کا کام ممکن نہیں لیکن یہ اس کی تاریخی کمزوری رہی ہے کہ وہ جب کسی سے محبت وعقیدت رکھنے لگتی ہے تو غور وفکر اور تحقیق کے پہلو کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی شیدائی فدائی ہو جاتی ہے اور اس کے مفاسد کو پس پشت ڈال دیتی ہے۔ جب مخالفت پر اترتی ہے تو دوست کو بھی دشمن سمجھنے لگتی ہے۔ علماء کرام دونوں محاذوں پر بے حس وحرکت نظر آتے ہیں۔ نہ مسلمانوں کی مذکورہ کمزوریوں کے ازالے کے لئے کسی جدوجہد کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ ایمان غارت فتنوں کا سر کچلنے کے لئے ان میں کوئی دلچسپی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہیکہ علماء کرام کی تقریروں تحریروں میں فتنوں کا کائی ذکر اور ان سے حفاظت کے اقدام کے لئے کوئی تجویز نہیں اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ مسلمان ایمان سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔

دنیا کے حالات اور اسلام اور مسلمانوں پر اثر انداز ہونے والے فتنوں کی جان کاری حاصل کرنا اور ان کے تدارک کی تدابیر کرنا دورِ حاضر میں علماء کرام کی ذمہ داریوں کی فہرست میں سرفہرست ہونا چاہیے تھا۔ جس طرح یہود ونصاریٰ ہر دم چوکنے رہتے ہیں کہ۔ دنیا کے کسی کونے میں ان کے خلاف پتہ بھی کھڑکتا ہے تو چاروں اطراف سے حاکمانہ احتجاج شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک ہمارا نظام ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شان اقدس میں توہین اور گستاخیوں کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن مراکز کی جانب سے کارگر صدائے احتجاج بلند نہیں کی جاتی، انکے چند بیانات چند جلسے جلوس نکال کر وہ سمجھتے ہیں کہ اپنی ذمہ داری پوری کردی اور اپنی محنت کا حق ادا کردیا۔ دشمنانِ اسلام کی مندرجہ ذیل دیگر یورشیں اپنی جگہ ہیں:۔

(۱) حقوق نسواں کے نام پر ان کو بے پردہ کرنا اور مردوں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کام کرنے کی ترغیب دینا۔

(۲) تعلیم نسواں کے لئے قرآنی آیات اور احادیث کریمہ کا غلط استعمال کرنا۔

(۳) ''پولیو ڈراپس'' کے نام پر زہر کی بوندیں پلا کر بچوں کو مفلوج کرنے کی کوشش کرنا۔

(۴) ٹی۔وی چینلوں پر دینی پروگراموں میں دانستہ طور پر کفر وفسق اور کار ہائے حرام کا شامل کیا جانا۔

(۵) فتنۂ طاہریہ، فتنۂ دعوتِ اسلامی، فتنۂ ذاکر نائک اور فتنۂ Q.T.V کا بے خوف وخطر سرگرم رہنا وغیرہ وغیرہ۔

مذکورہ فتنوں کی جڑوں پر وار کون کرے گا کیا علما کی یہ ذمہ داری نہیں؟ یقیناً یہ ذمہ داری صرف اور صرف علماء کرام کی ذمہ داری ہے۔ میڈیا سینٹر قائم کرنا، مصنوعات کی جانچ کے لئے تجربہ گاہیں قائم کرنا، جانچ کے نتائج اور حفاظتی اقدام سے امت کو آگاہ کرنا اور جوابی کارروائی کے طور پر تمام فتنوں پر شدید قسم کی ضرب لگانا اس پرفتن دور میں لازمی بن چکا ہے۔ فی الحال دشمن یہ سمجھ رہا ہے کہ مسلمان سو رہا ہے، اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھا لیا جائے اور خوب خوب اٹھایا جا رہا ہے۔ جس روز اس کو مسلمانوں کے بیدار ہونے کا احساس ہونے لگے گا فتنے خود

بخود پسپا ہونے لگیں گے، ذمہ داران مسلک حرکت میں آکر اپنے "بیدار" ہونے کا تأثر تو دیں۔ مذکورہ حالات کے پیش نظر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ دورِ حاضر میں مسلمانوں کے سامنے جو مسئلہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے وہ ان کے "ایمان کی حفاظت" کا مسئلہ ہے۔ ایمان کی حفاظت کو لے کر بے علم و بے شعور مسلمان علما کی رہنمائی کے منتظر ہیں۔ اگر حفاظت ایمان کا مسئلہ حل کر لیا جائے تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے" انتم العالون انکنتم مؤمنین" اس کی شاہد ہے۔

محترم نائبانِ رسول! ایمان کی حفاظت اور اخلاقی پستی اور سرعت کے ساتھ بڑھتی بے حیائی اور بے شرمی کے مسائل سے چشم پوشی کرتے ہوئے اُنہیں پسِ پشت ڈال دینے سے مسلمانوں کا کردار و ایمان تباہ ہو رہا ہے پھر بھی آپ اس جانب متوجہ نہیں۔ ایک طرف آپ فرماتے ہیں "ٹی.وی. ایمان کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح نائی کا اُسترا سر کے بال صاف کر دیتا ہے"۔ دوسری جانب آپ ٹی.وی. کے خلاف اپنی زبان کھولنے کو تیار نہیں۔ کیا مذکورہ مسائل موضوع جہاد نہیں؟ اگر اب بھی اقدام نہ کئے گئے تو حالات بد سے بدتر ہو جانے اور مکمل تباہی کا پورا امکان موجود ہے۔

تمہیں دامن بھگونا ہی پڑے گا ☆ مرے آنسو ہیں یہ شبنم نہیں ہے

صلح کلیوں اور کالی بھیڑوں کا بائیکاٹ۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ مسلک اور اہل مسلک کو سب سے زیادہ نقصان مسلک کی کالی بھیڑیں صلح کل اور سیدی اعلیٰ حضرت کے علم پر انگلی اٹھانے والے پہنچا رہے ہیں۔ یہاں پر قربانی کا جذبہ رکھنے والے مخلص اور نڈر حضرات کو حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا رول ادا کرنا ہوگا۔ انھوں نے پہلے اندرون خانہ دشمنوں کا صفایا کیا۔ اس کے بعد اصل دشمن سے نبرد آزما ہوئے۔ آپ کو بھی چاہیے کہ مسلک میں خلفشار برپا کر رہی کالی بھیڑوں اور صلح کل جیسے دوست نما دشمنوں کا بائیکاٹ کر کے ان کو کنارے لگائیں اس کے بعد ہی آپ فتنوں کی سرکوبی کے اقدام کر سکیں گے۔

جہاں رہبر اصولِ رہبری کو چھوڑ دیتے ہیں ☆ وہیں لٹتے ہوئے دیکھے ہیں اکثر کارواں ہم نے

(٦) نوجوان نسل کی رہنمائی

بیشتر نوجوانوں کے حالات دن بدن قابل رحم ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی پیدائش تو بھرے پرے گھر میں ہوتی ہے لیکن ان کی پرورش جنگل کے خودرو پودوں کی طرح کی جاتی ہے۔ وہ تعلیم و تربیت اور رہنمائی سے محروم اپنے مستقبل کی فکر سے بے نیاز پلتے بڑھتے ہیں، نہ دین کی خبر رہتی ہے نہ دنیا کی۔ جب روزی روٹی کمانے کا احساس ہوتا ہے تو اپنی حیثیت کے مطابق چھوٹے موٹے کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعداد زیادہ تر لیبر کلاس میں نظر آتی ہے۔ اعلیٰ عہدوں کو وہ حسرت و یاس سے دیکھ بھر پاتے ہیں۔ ان کی اس تباہی کے لئے نیچے درجہ کے انگریزی اسکول ذمہ دار ہیں جو کمزور وغریب مگر شوقین بچوں کو وہ حسب ضرورت تعلیم نہیں دیتے جس کا وہ حق رکھتے ہیں۔ نتیجتاً وہ پڑھ کر بھی بے پڑھے رہ جاتے ہیں۔ ساتویں جماعت کا بچہ اگر 2007 نہ لکھ پائے تو یہ مقام ان اسکولوں کے تعلیمی معیار پر آنسو بہانے کا ہی مقام ہے۔ اس کے علاوہ دورِ حاضر کے نوجوان احکام دینیہ سے دور رہنے کے سبب ایک طرف معیارِ اخلاق سے محروم رہتے ہیں تو دوسری جانب احسن کاموں میں حرام و ممنوع چیزیں شامل کر کے ثواب کی امید کرتے ہیں۔ نعت خوانی اور جلسے جلوسوں میں میوزک اور فوٹو گرافی قابل ذکر ہے۔ ان کے دینی جذبات کو کارہائے حرام سے بچا کر صحیح سمت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ حوادثِ زمانہ سے متاثر نہ ہوں اور میوزک، ڈانس اور سیکس کلچر کی جانب بڑھنے سے محفوظ رہیں، ان کو اگر اسلام کے سانچے میں نہ ڈھالا گیا تو ان کی یہ روش

ایمان کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی۔

دور حاضر کے نوجوانوں کے ذہنوں میں نہ کوئی منزل ہے اور نہ زندگی کا کوئی مقصد۔ زمانہ کی ہوا نے ان کو سیکس کلچر (Sex Culture) کی راہ پر ڈال کر ان کی راہ میں مزید دشواریاں پیدا کر دی ہیں۔ نتیجتاً وہ جرائم کی جانب بڑھتے جا رہے ہیں، ان کا مستقبل تاریک سے تاریک تر ہوتا جا رہا ہے۔ روشن مستقبل کے لئے ان کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ دریا کا پانی سیلاب بنکر تباہی مچاتا ہے اور نہر کا کنٹرول شدہ پانی فصلوں کو زندگی بخشتا ہے۔ نوجوان نسل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا اور زندگی کے مقاصد و منازل سے آشنا کرانا ان کے روشن مستقبل کے لئے ضروری ہے اور یہ کام بھی ''جماعت رضائے مصطفےٰ'' یا ایسی دیگر تنظیمیں بہتر انداز میں کر سکتی ہیں۔ اگر چاہ ہو تو اللہ تعالیٰ راہ نکال دیتا ہے۔

اسلام قربانیوں کا دین ہے، کوئی بھی سرفرازی قربانی کے بغیر ممکن نہیں۔

"فصل لربك وانحر" میں واضح ہدایت ہے کہ مومن کا ہر لمحہ قربانیوں میں گزرنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی قربانیاں ہمارے سامنے ہیں۔ علماء کرام دین وملت کا حق ادا کرنے میں جو قربانیاں دیتے ہیں ان کا مقام نہایت بلند و بالا ہوتا ہے اور اس کے صلہ میں ان کو نورانی تاجوں کی خوشخبری دی گئی ہے۔ جب جب نائبین رسول نے اپنے پیارے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کی سنت ترک کی، اور اپنی ذمہ داریوں سے منہ موڑا، تب تب سازشوں نے سر اٹھایا، اور فتنوں کی یلغار ہوئی۔ سیدی اعلیٰ حضرت اور سیدی مفتی اعظم ہند کے بعد ذمہ داران مسلک جہاد اکبر چھوڑ کر اپنے حجروں میں قید ہو گئے اور امت مسلمہ کی ضروریات پس پشت ڈال کر ضرورتِ وقت سے بے نیاز تقاریر و تصانیف، عرس، جلسے جلوس تک سمٹ کر رہ گئے۔ قربانیوں کا جذبہ دم توڑ گیا۔ ایسی صورت میں کس طرح مسلک اور اہل مسلک کے حالات بہتر ہونے کی امید کی جا سکتی ہے؟ دولت و شہرت کی خواہش، خود غرضی، آپسی رقابت و رنجش اور اندرونِ مسلک گروہ بندی اور غیر معیاری اخلاق مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان مہلک بیماریوں سے نجات پائے بغیر جذبۂ قربانی بیدار ہونا ممکن نہیں۔ ذمہ داران مسلک کے حالات دیکھ کر کیا سیدی اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کی ارواح مقدسہ مبتلائے اذیت نہ ہوتی ہوں گی؟ ان کو یقینی طور پر اذیت پہنچ رہی ہوگی جنہوں نے لمحہ بہ لمحہ فلاح دین وملت کی فکر رکھی تھی۔ کیا آپ اپنے عظیم رہبر و پیر و مرشد کی مجاہدانہ زندگی اختیار نہ کریں گے؟

وقت آ گیا ہے کہ ساحل کو چھوڑ کر ☆ گہرے سمندروں میں اُتر جانا چاہیے

علماء کرام اور پیرانِ عظام کی حیثیت امت مسلمہ کے لئے گلہ بان جیسی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''جس کو اپنے بھائی کا غم نہیں وہ میری امت سے نہیں''۔ آپ کی حیثیت امت مسلمہ کے لئے بھائی سے بڑھ کر ہے پھر تو اس لرزہ براندام کر دینے والی تنبیہ پر آپ کیوں متوجہ نہیں؟۔ خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک امت کے غم کا یہ عالم تھا کہ اس کی فکر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتیں اور انتہا یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں سفیدی نمودار ہو گئی تھی۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا تشریف لائے تب بھی اور جب اس دنیا سے رخصت فرمائی تب بھی آپ کے لب ہائے مبارکہ پر امت کا ذکر رہا۔ لہٰذا سنت مصطفےٰ کے مطابق نائبین و وارثین رسول اور مشائخ ہونے کی حیثیت سے آپ کے دلوں میں اپنے پیارے نبی ﷺ کی امت کے لئے جتنا درد ہونا چاہیے وہ آپ کے انداز فکر و عمل سے نمایاں نہیں۔ جس کی ضرورت امت مسلمہ کو اس دور فتن میں سب سے زیادہ ہے۔

بادۂ عصیاں سے دامن تر بہ تر ہے شیخ کا ☆ پھر بھی یہ دعویٰ کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

محترم ومکرم ذمہ دارانِ مسلک! مسلمانوں کے مذکورہ حالات کی جانب متوجہ ہونے کی درخواست لئے انجمن آپ کے در پر کھڑی ہے۔ دور حاضر میں سب سے اہم ضرورت مسلمانوں کو حرکت میں لانے کی ہے جو جذبۂ اخوت و قربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ بے حرکت ہونا موت کو دعوت دینا ہے۔

ہر سکوں موت کا پیغام ہے انساں کے لئے ☆ خطرہ جو مجھے ساحل سے ہے وہ طوفاں سے نہیں

''جماعت رضائے مصطفےٰ'' کی قیادت کسی جذبہ ایثار واخوت سے سرشار جید عالم مکرم کے سپرد کی جائے اور جہاد اکبر کا از سرِ نو آغاز کیا جائے۔ یہی ایک راستہ اپنی اصل کی جانب پلٹنے اور اپنی بھولی ہوئی راہوں پر واپس آنے کا ہے۔ جس کے بغیر فلاح ممکن نہیں۔

انجمن تحفظ ایمان اپنے علماء کرام، پیرانِ عظام اور ارباب فکر ودانش سے نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ گذارش کرتی ہے کہ مذکورہ بالا مضامین کے تحت قوم وملت کی زبوں حالی اور اس کے اسباب ومحرکات پر جو روشنی ڈالی گئی ہے اپنی توجہ مبذول فرمائیں کیونکہ انسانوں کی اس بھیڑ میں آپ علماء کرام وہ رُخِ تاباں لئے ہوئے ہیں کہ آپ کی ادنیٰ توجہ ہی سے ملت کی زبوں حالی میں ایک زبردست انقلاب آسکتا ہے اور پھر قومِ مسلم ایمان واخلاق کی بلندیوں پر پہنچ کر اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکتی ہے اور ہماری ملت کے نوجوان زندگی کے کسی بھی میدان میں دوسری اقوام کے افراد سے کم ترقی یافتہ نہ ہوں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انجمن کی اس درد بھری آواز میں کس قدر تاثیر ہے...... ''میرے نالے تو ایسے ہیں کہ پتھر بھی پگھل جائیں''، لیکن یہ اندیشہ بھی لاحق ہے کہ

اپنا اپنا غم لئے بیٹھے ہیں سب اہلِ خرد ☆ کون سنتا ہے تری محفل میں دیوانے کی بات

اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقے میں آپ کے علم وعمل میں ترقی فرمائے اور دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر آپ کی عظمت اور علمی وقار میں چار چاند لگادے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

☆ ختم شد ☆

۱۰؍صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق 28؍جنوری 2010ء

انجمن تحفظ ایمان

درود غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

رضا کمپیوٹر سینٹر مسجد بی بی جی بہاری پور بریلی شریف۔ M:. 9997032687

مشمولات

TEST AND TRUST A. T. I.

دُرُودِ جمعہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے

امام احمد رضا

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں سے کیا مروت کیجئے

ذکر انکا چھیڑئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انہیں کا صبح وشام
جانے کافر پر قیامت کیجئے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التجا واستعانت کیجئے

یارسول اللہ دہائی آپکی
گوشمال اہل بدعت کیجئے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

1 فتویٰ۔ با تعلق حرمت تصویر و فوٹو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں آج کل حکومت ہند کی طرف سے جو فوٹو کے ذریعہ پرمان پتر جاری کیا جا رہا ہے اس کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے آگاہ فرمائیں۔ جب کہ حکومت ہند کا کہنا ہے کہ فوٹو کے ذریعے جو اپنا پرمان پتر نہ بنوائینگے وہ غیر ملکی قرار دیئے جاسکتے ہیں اور انہیں ووٹ دینے یا ڈالنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ برائے کرم ہم مسلمانان اہلسنت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ المستفتی محمد فاروق نوری رضوی کھلاڑی کھلاڑی بازار پوسٹ کھلاڑی ضلع رانچی (بہار) ۱۰ رجب ۱۴۱۵ھ

الجواب ۷۸۶۔ شناختی کارڈ کے لئے بھی فوٹو کھنچوانا شرعاً ناجائز ہے۔ شناختی کارڈ بنوانا یا ووٹ دینا ایسا کام نہیں جو شرعاً فرض ہو جس کے لئے حرام کام کی شرعاً اجازت ہو جائے الخ۔

لہذا فوٹو جو ناجائز و حرام ہے جس سے بچنا فرض ہے اگر شناختی کارڈ (پریچے پتر) کے لئے مثلاً کھنچوانے کیلئے کوئی کہے تو اس سے بچنا لازم ہے اور اگر ضعف ایمانی اور آج کل کے بے وزن و بے اعتبار اندیشوں کی بنا پر فوٹو کوئی کھنچوا لے تو جائز ہرگز نہ سمجھے نہ کھنچوانے سے پہلے نہ کھنچواتے وقت نہ بعد میں بلکہ توبہ و استغفار کرلے۔ ناجائز کو ناجائز سمجھتے ہوئے کرنا یقیناً بڑا گناہ ہے اور ناجائز کو جائز سمجھ کر کرنا کرانا معاذ اللہ اس سے زیادہ بڑا اور خطرناک گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد اعظم غفرلہٗ مفتی مرکزی رضوی دارالافتاء (حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ) بریلی شریف ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ

2 | فتویٰ۔ با تعلق حرمت مزامیر، میوزک و دف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل ایک مخصوص قسم کے ذکر کا رواج عام ہو رہا ہے جس میں حلق سے ایک مخصوص آواز جو مشابہ دف ہے صاف سنی جاتی ہے بلکہ بیان کرنے والوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مائک کو دونوں ہونٹوں کے درمیان یا بالکل قریب کرکے اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ مزامیر کے مثل آواز پیدا ہوتی ہے بارہا کیسٹ سنے گئے اور دف جیسی آواز صاف سنائی دی، بالکل بعض مروجہ طریقوں میں یہ صاف آشکار ہے کہ محض ایک آواز مشابہ دف مسموع ہوتی ہے اور اسم جلالت ادا نہیں ہوتا اس پر یہ مستزاد ہے کہ چھن چھن کیا اس کے مشابہ کچھ آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں، ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ بتکلف ایسی آوازیں جو مشابہ ساز و مماثل دف ہوں نکالتے ہیں کسی مباح شعر میں ان آوازوں کی اجازت نہیں ہوسکتی کہ مزامیر شرعاً ممنوع ہیں اور اس طرح کی وہ آوازیں جو مشابہ مزامیر ہوں ان کا بھی وہی حکم ہے۔

میرے سابقہ فتویٰ میں اس امر کی قدرے تفصیل ہے جو اس مضمون سے منسلک ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ سے دف بے جلاجل کی اجازت مطلقہ مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بہت جگہ پر اسے مختلف قیود وشروط سے مقید ومشروط فرمایا اسی عبارت کو لیجئے جو ایک فتویٰ میں نقل کی گئی (مسمع بالکسر یعنی آلہ سماع مزامیر نہ ہوا گر ہوں تو صرف دف بے جلاجل جو بیات تطرب پر نہ بجایا جائے) یہ عبارت بحمدہٖ تعالیٰ ہماری مؤید ہے کہ ہم نے اپنے سابقہ فتویٰ میں کہا: اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورت لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہیئے خصوصاً ذکر ونعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے گا اس لئے کہ ارشاد فرمایا کہ بیات تطرب پرالخ اور بیات صورت کے مترادف ہے اور تطرب سے مراد تلہی ہے تو مطلب یہ ہوا کہ صورت تلہی پر نہ بجایا جائے اور اس عبارت میں بظاہر صورت تلہی کی ممانعت فرمائی اور اس سے بدرجۂ اولیٰ قصد تلہی کی ممانعت مفہوم ہوئی اور اس طرح یہ ارشاد اقدس ہمارے دعوے کا مؤید ہے پھر اس قدر عبارت جو اس فتوے میں منقول ہوئی بہت مجمل ہے ناقل عبارت کو یا کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ یہی شرط بس ہے بلکہ فتاویٰ رضویہ کے اسی چوبیسویں حصہ میں اسی فتویٰ کے دس صفحہ بعد جہاں سے یہ مجمل عبارت اٹھائی گئی اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں شادی میں دف اجازت ہے مگر تین سشرط سے (۱) بیات تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعد موسیقی نہ ہو، ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں (۲) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے (۳) عزت دار بیبیاں نہ ہوں۔

یہاں سے چند امور واضح ہوئے (۱) دف بے جلاجل کی اجازت مشروط محض شادی میں ہے حمد ونعت ومنقبت میں نہیں (۲) بیات تطرب جو وہاں مجمل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ رعایت قواعد موسیقی نہ ہوں نیز بادی الناس فی رسوم الاعراس میں ارشاد فرمایا: شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت ہے جب کہ مقصود شرع سے تجاوز کر کے لہو مکروہ تک نہ پہونچے۔ لہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب بالکل چھوٹی چھوٹی بچیاں یا باندیاں بجائیں اور ہر طرح کے منکرات شرعیہ اور مظان فتنہ سے پاک ہوں۔ اصل حکم میں تو اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہال حال سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کے پابند رہیں اور حد مکروہ و ممنوع تک تجاوز نہ کریں۔ لہٰذا سرے سے فتنے کا دروازہ ہی بند کیا جائے (ملخصاً فتویٰ رضویہ مترجم ج ۲۳ ص ۲۸۰) یہاں بھی شادی کی تخصیص سے صاف ظاہر ہے کہ دف کی شرائط مشروطہ خاص مواقع شادی کے لئے ہے اب اعلیٰ حضرت سے ہی صاف صریح سنئے اسی فتاویٰ رضویہ کے اسی طویل فتوے میں جو موسیقی سے متعلق ہے اسی عبارت سے متصل جو یوں نقل کی

ارشاد اقدس میں حمد و نعت وغیرہ میں ڈھول کی صریح ممانعت پر یہ مستزاد فرمایا کہ حمد و نعت راگ اور راگنی کے طور پر نہ ہو بالجملہ سطور بالا سے صاف ہو گیا کہ دف کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے دف بے جلاجل کی رخصت ایسی شروط سے مشروط ہے جن کا تحقق اس زمانے میں نا متصور یا سخت نادر و دشوار ہے لہٰذا بات وہی ہے کہ سبیل اطلاق منع ہے نمبر ۳ سے رخصت بھی ذکر و نعت وغیرہ میں ہرگز نہیں یہ سب امور ہمارے سابقہ فتوے میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوئے اب کہ یہ مسئلہ پھر سے تازہ ہوا کہ ذکرو نعت میں اس طریقہ نامحمودہ کا رواج زور و شور سے ہوا اس پر مزید یہ کہ اس طریقہ نامرضیہ کی تائید میں ایک پرانا فتویٰ چند ناسمجھوں کے ہاتھ لگا جس میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طویل فتوی متعلقہ موسیقی سے چند عبارتیں جنھیں ناقل نے اپنے لئے مفید مطلب سمجھا اس فتوے میں ناقل نے ذکر کیں اور وہ عبارات جو صراحۃً ممانعت کا پتہ دیتی تھیں چھپالیں یہ امر افسوس ناک ہے کہ ایک طریقہ مذمومہ کی تائید کے لئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات کا اس طور پر سہارا لیا جائے لہٰذا اپنے سابقہ فتوے پر یہ مضمون فقیر نے مستزاد کیا اور اپنے مضمون کو سیدی الکریم اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات سے مزین کیا تا کہ حقیقت کھلے اور لوگوں پر حق ظاہر ہو اور سابقہ فتوے کی ایک گونہ تائید و تشہید ہو بالجملہ ذکر مروجہ کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی اور بعض سورتوں میں ذکر ہوتا ہی نہیں اور بعض میں دف اور ساز کے مشابہ آوازوں کے ساتھ یہ ذکر سنا جاتا ہے جس کی ممانعت کلام اعلیٰ حضرت سے آشکار ہے۔ یہ ذکر ہرگز سانس سے نہیں ہوتا نہ ایسا ہے کہ بلا قصد و بے ساختہ ایسی ناروا آوازیں نکلتی ہیں بلکہ ضرور قصد کو دخل ہے خود اس فتوے میں جو حال میں بمبئی کے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پہنچا یہ مذکور ہے (اس ذکر کے پڑھنے والوں نے کافی مشق کر کے ذکر کو اس دلکش انداز سے پڑھا ہے کہ قلب حزیں مسرور ہو جاتا ہے حالانکہ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ذکر دف کے ساتھ کیا جارہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا)

اور اس پر بنائے کار کہ دف کا مطلقاً استعمال نہیں کیا گیا اصلاً مفید نہیں اور کافی مشق کرنا جس کا فتوے میں اعتراف کیا ہے دلیل قصد و تکلف ہے تو جا بجا قصد کی نفی بے جا ہے اور اس پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی یہ عبارت منطبق کرنا (اگر اتفاقاً اس کا پڑھنا کسی شعبہ موسیقی کے موافق ہو جائے نہ اس پر الزام اور نہ یہ شرعاً ممنوع) بے محل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قالہ بفہمہ و امر برقمہ

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳ر مارچ ۲۰۰۶ء جمعہ مبارکہ

الجواب صحیح حق صریح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۲۳ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

ال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسلمانوں کے لئے اپنے لباس میں کوٹ پتلون اور بالخصوص ٹائی کا استعمال کیسا ہے؟

المستفتی:- انجینیر حسن سعید خاں ۳۵/قصائی ٹولہ بریلی

اب بعون الملک الوہاب:- کوٹ پتلون اور جو بات کفار یا بد مذہبوں، کافروں، فاسقوں، شریروں یا بدکاروں کا شعار (پہچان) ہو تو بغیر کسی شرعی ورت کے محض نفسانی خواہش سے اس کو اختیار کرنا مطلقا ممنوع ناجائز اور گناہ ہے۔ اگر چہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اسوجہ خاص میں ضرور ان سے مشابہت ی۔ منع ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے اگر چہ دیگر وجوہ سے مشابہت نہ ہو۔ اور حدیث میں ہے۔ من تشبه بقوم فهو منهم جس نے جس قوم سے شابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔ اب جب کہ نصاریٰ (عیسائی) کا یہ قومی شعار (پہچان) عام ہو گیا حکم میں تو وہ سختی نہ ہوگی تاہم کراہت سے خالی نہیں۔

ٹائی نصاریٰ (عیسائی) کا مذہبی شعار ہے۔ اور مذہبی شعار کتنا ہی عام ہو جائے وہ مذہبی شعار ہی رہے گا۔ اور کبھی مسلمانوں کے لئے کسی دوسری قوم مذہبی شعار ہرگز جائز نہیں ہو سکتا وہ حرام و کفر ہی رہے گا۔ جیسے ہندوؤں کا زنار (جنیؤ) باندھنا۔ قشقہ لگانا (تلک) الاشباہ والنظائر میں ہے عبادة الصنم فر و کذا لو تزنّر بزنّار اليهود والنصارىٰ دخل كنيتهم اولم يدخل بت کی پوجا کرنا کفر ہے اور یہی حکم اگر کسی نے یہود و نصاریٰ زنار باندھا۔ ان کے عبادت خانوں میں داخل ہوا ہو یا نہیں۔ شرح درمیں ہے ليس ذی الافرنجی كفر علی الصحيح۔ صحیح مذہب یہ ہے کہ لیوں کی وضع پہننا کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ و شرح فقہ اکبر میں ہے امراة شدت علیٰ وسطها حبلا وقالت هذا زنار تكفر۔ کسی عورت نے اپنی ر میں رسی باندھی اور کہا کہ یہ جنیؤ ہے، کافرہ ہو گئی۔ اس سے بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جو سولی تیار کی گئی تھی چہ اس میں پھندا نہ رہا ہو، نصاریٰ بہر حال اسے سولی کا نشان ٹھہراتے ہیں اور کسی قوم کا شعار مذہبی وہ خاص مشہور علامت ہے جس کو ہر خاص و عام اس کے ب کا نشان سمجھتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی جو عبادتیں علی الاعلان ادا کی جاتی ہیں وہ اسلام کے شعار ہیں۔ چنانچہ عنایہ شرح ہدایہ میں ہے۔ الشعائر جمع عیرة قيل المراد بهامايودی من العبادات علی سبيل الاشتهار۔ اور جب یہ مسلّم ہے کہ شعار کفر کتنا ہی عام ہو جائے بدلتا نہیں تو اپنانے والے مسلمانوں پر ضرور توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح کا حکم ہوگا کہ اس کے اختیار میں غیر شعوری طور پر سہی مگر عملاً شعار کفری + کراس مارک کی تائید صاریٰ کے عقیدۂ کفریہ کی تصدیق اور دین اسلام کی تکذیب (جھٹلانا) ہے۔ کیونکہ ٹائی کراس مارک + جو نشان سولی ہے اس کے مشابہ و ہمشکل ہے البتہ اسے نہ کہیں گے کہ وہ نصاریٰ کے اس اعتقاد باطل کے ساتھ نہیں باندھتا کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھانسی دی گئی تھی۔ قول اور فعل کا کفر ربات ہے اور کفر کہنے، کرنے والے کو کافر ٹھہرانا اور۔ حدیث میں ہے۔ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور بیوجہ قتل کرنا کفر ہے۔ بحکم حدیث یہ فعل کفر ہے مگر قاتل کو کافر نہ کہا جائے گا۔ یوں ہی حدیث میں ہے من ترك الصلوة متعمداً فقد كفر جس مداً نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔ یہاں بھی نماز چھوڑنے والے کو کافر نہیں کہا جاتا اور جو شخص اپنے قصد و اختیار سے شعار کفری جانتے ہوئے نصاریٰ کی

موافقت کیلئے باندھے گا کافر قرار پائے گا کہ یہ رد قرآن ہے قال تعالی وما قتلوہ وما صلبوہ اور ہے یہ کہ انھوں نے (یہودیوں) نے نہ اسے قتل
کیا اور نہ اسے سولی دی۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم شرع پر چلنے کی توفیق رفیق دے۔ کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ہندو ایک ہزار سال سے زائد عرصہ تک
مسلمانوں کے زیر دست رہے پھر انگریزوں کے محکوم رہے مگر اپنی مذہبی اور قومی شعار جنیؤ، دھوتی وغیرہ سے لپٹے رہے اور مسلمان ایک سو برس نصاریٰ
زیر دست رہے اور خود کو بالکل بدل ڈالا۔ اپنے مذہبی اور قومی شعار کی حفاظت نہ کی۔ فرانس کے ایک مشہور مورخ ڈاکٹر گستاڈلی بان نے اس امر پر حیرت کا اظہار
کیا ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح جزیرۂ عرب وغیرہ میں تہذیبی انقلاب برپا کیا اور مفتوحہ علاقوں کی تہذیب و تمدن کو یکسر بدل ڈالا۔ ہندوستان میں ایسا
سکا۔ (تمدن ہند)

ہندوستان میں انگریزوں کی دیکھا دیکھی ٹائی اور کوٹ پتلون کا رواج مسلم اور غیر مسلم میں انکی محکومیت کی وجہ سے ہوا۔ عوام میں قومی مذہبی شعور
ہونے کے برابر تھا اسلئے اس طرز عمل کے نقصانات کا اندازہ نہ ہو سکا۔ لیکن دردمند علماء بالخصوص اعلیحضرت و مفتی اعظم ہند قدس سرھما تنبیہ فرماتے رہے اور ان
میں جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ، نے نہایت کامل تحقیق فرما کر اس کی خرابی کو واضح فرما دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ا
محکومانہ اتباع ورواج سے بچیں اس پر لعنت بھیجیں اور اپنے دینی شعائر کی حفاظت کریں۔ وھو الھادی واللہ تعالیٰ اعلم ۔۔۔۔۔۔ مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی ۔
الافتاء دار العلوم منظر اسلام سوداگران ۔ بریلی شریف

۹۲/۷۸۶ ٹائی نصاریٰ کا شعار دین ہے۔ نصاریٰ حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلوب ہونے کا عقیدۂ کفریہ رکھتے ہیں۔ یہ ٹائی اس
یادگار ہے۔ قرآن عظیم کا ارشاد۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ۔ انکے اس باطل عقیدے کا رد ہے۔ جو قول یا فعل کفر کرے اس پر توبہ، تجدید ایمان لازم۔
اور تجدید نکاح بھی۔

فقیر مصطفےٰ رضا غفرلہٗ (مفتی عظم ہند)

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم ۔ مسلمان اس حکم شرعی پر خود عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں اور تشہیر کریں۔

تحسین رضا غفرلہٗ

المشتہر:۔ انجمن تحفظ ایمان

---

4 | بدعقیدہ جماعتوں کی شناخت مشکل نہیں

اسلام اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کے نام پر دین کی تبلیغ کے لئے میدان میں اترنے والی کوئی بھی جماعت اگر ایمان کی حقیقت، ایمان کو درپیش خطرات
اس کی حفاظت کے طریقہ کار بیان نہیں کرتی اور صرف اعمال سے سروکار رکھتی ہے تو وہ جماعت ہرگز اسلام اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی علم بردار نہیں
۔اس سے پرہیز کرنا اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے لازمی ہے۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ط

اے پیغمبر! آپ فرمادیجئے کہ زمین و آسمان میں کوئی شخص غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(النمل: ٦٥)

غایۃ المأمول

فی تتمۃ

منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول

للشیخ الفاضل الکامل الجامع بین المعقول والمنقول الحاوی للفروع والاصول علامۃ الزمان فہامۃ الاوان حامل لواء التحقیق مالک ازمۃ التدقیق حضرۃ مولانا السید احمد آفندی البرزنجی الحسینی المفتی بالمدینۃ المنورہ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

ناشر

انجمن ارشاد المسلمین

۶ بی ۔ شاداب کالونی حمید نظامی روڈ ۔ لاہور

اتی الایات البینات . والمعجزات
الباھرات . سیدنا و مولانا محمد
خیر الوسائل . القائل حین سئل
عن الساعۃ " ما المسئول عنھا
باعلم من السائل " وعلی
جمیع الانبیاء والمرسلین . وعلی
آلھم وصحبھم والتابعین .

اما بعد !

فقد کنت الفت رسالۃ
مختصرۃ جوابا عن سوال
ورد الی من الھند مضمونھا انہ
" وقع تنازع بین علماء
الھند فی علمہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھل ھو محیط بجمیع
المغیبات حتی الخمس المذکورۃ
فی قولہ تعالی " اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ
عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الآیۃ
" او غیر محیط بذالک وان
جماعۃ من العلماء ذھبوا الی
الاول والآخرون الی الثانی
فمع ای الفریقین یکون الحق،

پر جسے کھلی ہوئی نشانیاں اور بڑے بڑے
معجزات دیئے گئے جو ہمارے آقا و مولیٰ
ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) ہے ۔ جو بہترین وسیلہ ہیں ۔ جن سے
قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا
کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ قیامت کے
بارے میں سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا اور
(ان کے ساتھ ہی) دیگر تمام انبیاء و مرسلین
اور ان کی آل واصحاب واتباع پر بھی ۔

امابعد !

ہندوستان سے آنے والے ایک سوال
کے جواب میں میں نے ایک مختصر رسالہ لکھا
تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ ۔

" علماء ہند میں جناب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے علم کے بارے میں جھگڑا پڑ گیا ہے کہ آیا آپ
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم مغیبات خمسہ (جن کا
ذکر آیت اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ
میں ہے[1]) سمیت تمام مغیبات کو محیط ہے یا
نہیں ۔ علماء کی ایک جماعت پہلی شق کی قائل

---

[1] السجدہ : ۳۴

نريد منكم بيان ذالك بالادلة الشافية :

فالفت تلك الرسالة وبينت فيها انه صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق وانه علمه محيط بجميع مهمات الدين ومحيط ايضا بمهمات الكائنات في الدنيا والاخرة ۔ ولكن المغيبات الخمس لا تدخل تحت شمول علمه الشريف للادلة الواضحة الدالة على ذالك من الكتاب والسنة وكلام السلف وان ذالك لا يخدش ادنى خدش في علو مقامه و رفعة درجته فتلقوا رسالتي المذكورة بكمال الرغبة ونهاية القبول ۔

ثم بعد ذالك ورد الى المدينة المنورة رجل من علماء الهند يدعى احمد رضا خان فلما اجتمع بي اخبرني اولا بان في الهند اناسا من اهل الكفر و

ہے ۔ اور دوسری شق کی ہم چاہتے ہیں کہ آپ شافی دلائل سے یہ بیان کریں کہ حق کس جماعت کے ساتھ ہے

پس میں نے وہ سابقہ رسالہ تالیف کیا اور اسمیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم ہے ۔ اور آپ کا علم جمیع دینی امور کو محیط ہے ۔ بلکہ دنیا و آخرت کے تمام اہم امور کو محیط ہے لیکن قرآن وسنت اور کلام سلف کے واضح دلائل کی بنا پر مغیبات خمسہ آپ کے علم شریف میں داخل نہیں ہیں اور یہ بات آپ کے مقام کی برتری اور بلندی مرتبت میں ذرہ بھر قادح نہیں ہے پس انہوں نے میرے اس رسالے کو انتہائی رغبت اور پوری قبولیت کیساتھ لے لیا۔

پھر اس کے بعد علماء ہند میں سے ایک شخص جسے احمد رضا خان کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا۔ جب وہ مجھ سے ملا تو اولاً اس نے مجھے یہ بتایا کہ ہند میں اہل کفر وضلال میں سے کچھ لوگ ہیں جن میں سے ایک غلام احمد قادیانی ہے جو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

الضلال منهم غلام احمد القادیانی
فانه یدعی مماثلة المسیح والوحی
الیه والنبوة۔ ومنهم الفرقة
المسماة بالامیریة۔ والفرقة
المسماة بالنذیریه۔ والفرقة
المسماة بالقاسمیة۔ یدعون
انه لو فرض فی زمنه صلی الله
علیه وسلم۔ بل لو حدث بعده
نبی جدید لم یخل ذالك
بخاتمیته۔ ومنهم الفرقة
الوهابیة الکذابیة اتباع
رشید احمد الکنکوهی القائل
بعدم تکفیر من یقول بوقوع
الکذب من الله تعالی بالفعل۔
ومنهم رشید احمد الذی یدعی
ثبوت اتساع العلم للشیطان
وعدم ثبوته للنبی صلی الله علیه
وسلم۔ ومنهم اشرف علی التانبی
القائل ان صح الحکم علی
ذات النبی صلی الله علیه وسلم
بعلم المغیبات کما یقول به

کے مماثل ہونے اور اپنے لئے وحی اور نبوت
کا دعوے کرتا ہے۔ انہیں میں سے ایک فرقہ
امیریہ ہے۔ ایک نذیریہ ہے۔ ایک قاسمیہ
ہے۔ جو دعویٰ کرتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کرلیا جائے
بلکہ اگر آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے
تب بھی آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں
آتا۔ انہیں میں سے ایک فرقہ وہابیہ کذابیہ
ہے جو رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے۔ جو
اللہ تعالےٰ سے بالفعل کذب کے وقوع کا
قول کرنے والے کو کافر نہیں قرار دیتا۔ انہیں
میں سے ایک شخص رشید احمد ہے جو مدعی
ہے کہ وسعت علم شیطان کے لئے ثابت ہے
لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں۔
انہیں میں سے ایک اشرف علی تھانوی ہے
جو کہتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
پر علم مغیبات کا حکم لگانا بقول زید صحیح ہو تو
سوال یہ ہے کہ اس کی مراد بعض مغیبات
ہیں یا سب؟ اگر بعض مراد ہیں تو اس
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ایسا
علم غیب تو زید۔ عمرو۔ بکر۔ بلکہ جمیع

علامہ محمد حسن علی رضوی پاکستان کا خط الیاس عطار کے نام

علامہ محمد حسن علی رضوی کی امیر دعوت اسلامی سے مخلصانہ ملتجیانہ استدعا

خدارا! اہلسنّت کو خلفشار و انتشار اور گروہ بندی سے بچائیں

بخدمت عزیز طریقت جناب مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ!

واللہ العظیم ۔ بخدا ہمیں دعوت اسلامی یا آپ کی ذات سے رتی برابر بھی بغض و عناد نہیں' محض سنیت و مسلک اعلیٰ حضرت اور خود دعوت اسلامی کی بھلائی و بہتری کیلئے یہ مخلصانہ ملتجیانہ استدعا کر رہا ہوں ۔ ناگوار خاطر نہ ہو' اصلاح احوال اور اپنے موجودہ طرز عمل میں فراخدلانی تبدیلی لائیں اور سواد اعظم اہلسنّت بریلوی مکتب فکر کو خلفشار و انتشار اور گروہ بندی سے بچائیں' آپ کو ہمیں بہت سوچ سمجھ کر وسیع النظری سے کام لینا چاہیئے۔ تنقید یا تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا اگر کوئی اصلاح احوال کیلئے تنقید کرتا ہے تو اس کو بھی قوت ضبط و حوصلہ مندی سے قبول کرنا چاہیے۔ ہماری تھوڑی غفلت سے کتنا نقصان ہو سکتا ہے قلب و جگر ذہن و فکر کو مجتمع کر کے بار بار سوچنا چاہیئے ممکن ہے کہ فقیر کے الفاظ میں تلخی و تیزی محسوس کریں۔ نیت بہر حال بہتری اور فلاح و اصلاح کی ہے۔ ایک عام شخص برسر منبر و محراب سیدنا امیر المومنین غیظ المنافقین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ٹوک سکتا ہے تو یہ دعا گو فقیر قادری اپنے عزیز طریقت عطار قادری صاحب سے عرض و معروض بھی کر سکتا ہے' جو فقیر کے اخوان طریقت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی' علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رضوی قدس سرہما' مولانا علامہ فیض احمد اویسی رضوی اور خلف قطب مدینہ مولانا علامہ فضل الرحمٰن مدنی قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ ہیں۔ اس لئے آپ کو خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے فقیر کی حقیر معروضات کو قبول فرمانا چاہیئے۔

جناب مولانا عطار صاحب! آپ کو بخوبی یاد ہوگا کہ جب بانی دعوت اسلامی رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح عقائد و اعمال کیلئے دعوت اسلامی بنانے کیلئے مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم کے مکان پر جو میٹنگ بلائی اس میں جو سرکردہ اکابر شامل تھے' نے دعوت اسلامی کے قیام کے جو اغراض و مقاصد بیان کئے تھے وہ اصلاح عقائد و اعمال پر مبنی تھے' بعد میں حضرت علامہ ارشد القادری قدس سرہٗ نے آپ کو مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی صاحب کے ذریعہ بلا کر فرمایا ''میں آپ کو کراچی شہر کا امیر دعوت اسلامی بناتا ہوں'' اور آپ نے فرمایا ''حضرت! میں اس قابل نہیں ہوں'' علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''مجھے زیادہ قابل آدمی کی ضرورت بھی نہیں ہے'' یہ باتیں آپ کو بخوبی یاد ہوں گی اور یہ سب کچھ آپ اپنے قلم سے اپنی تحریروں میں لکھ بھی چکے ہیں' جس کا ریکارڈ موجود ہے۔

میرے محترم عزیز! گذارش یہ ہے ناگوار خاطر نہ ہو کہ دعوت اسلامی کے قیام کا مقصد اصلاح عقائد و اعمال تھا' مسائل میں تحقیقات اور پھر اکابر اہلسنّت کے مقابلہ میں جدید تحقیقات نہ دعوت اسلامی کے فرائض میں تھا' نہ یہ آپ کا منصب تھا' ناراض نہ ہونا یہ کچھ آپ بھی بخوبی جانتے ہیں اور جب تک آپ اپنے سرکردہ مسلمہ اکابر اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت و خلفاء و جانشینان اعلیٰ حضرت قدست اسرارہم کے مسلک حق و تحقیقات مبارکہ پر عمل فرماتے رہے' مرکز اہلسنّت بریلی شریف اور ملک بھر کے نامور و مقتدر علماء اہلسنّت کی بھرپور تائید و حمایت حاصل رہی' سنیوں کا بچہ بچہ آپ کا حامی و ہمنوا رہا۔ کیوں اس لئے کہ آپ کا نعرہ مسلک اعلیٰ حضرت اور آپ کا دعویٰ ''عاشق اعلیٰ حضرت'' ہونے کا تھا۔ اخبارات و رسائل کی فائلیں گواہ ہیں کہ آپ کی ذات اور دعوت اسلامی پر ہونے والے بیشتر اعتراضات کا جواب اس دعا گو فقیر قادری نے دیا آپ پر کچھ احسان نہیں کیا۔

مولانا عطار صاحب! انتظامی امور میں دعوت اسلامی پر بحیثیت امیر دعوت اسلامی آپ کا کنٹرول ہونا چاہیئے مگر مسلمہ اکابر خلفاء و تلامذہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحقیقات عالیہ اور مسلک اعلیٰ حضرت کے مقابلہ اپنے مرید عقیدت مندوں' نو عمر و ناتجربہ کار نئے محققین کی تحقیقات پر عمل ہرگز ہرگز نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ خود غور فرمائیں کہ دنیائے علم و تحقیق میں سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم

دین وملت جانشین ابوحنیفہ وصاحب غوث اعظم امام اہلسنت عبد المصطفےٰ امام احمد رضا وشہزادہ وجانشین اعلیٰ حضرت مفتی اعظم عالم اسلام شیخ الحدیث علامہ مصطفےٰ رضا قدس سرہما وخلفاء وتلامذہ اعلیٰ حضرت قدست اسرارہم کے فتاوٰی کو کوئی زائل کرسکتا ہے اور کوئی سنی اس کو قبول کرسکتا ہے؟

تلخ نوائی معاف! اگر آپ مسلک اعلیٰ حضرت 'مسلک اعلیٰ حضرت اور عاشق اعلیٰ حضرت' عاشق اعلیٰ حضرت کے نعرے نہ لگاتے تو آپ اس مقام و منصب پر پہنچ سکتے تھے؟ سنی بریلوی علماء ائمہ وخطباء اپنی مسجدوں اپنے مدرسوں کے دروازے دعوت اسلامی کے ننھے مبلغین کیلئے نہ کھولتے تو دعوت اسلامی کو یہ عروج اور یہ فروغ حاصل ہوسکتا تھا؟ جمہور اکابر واصاغر اہلسنت نے دل کھول کر دعوت اسلامی سے تعاون کیا۔

جناب والا! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے اور آپ بخوبی جانتے ہیں فقیر متعدد کتب ورسائل میں لکھ چکا ہے کہ مسئلہ لاؤڈ اسپیکر پر سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت قدس سرہ کے ۱۱ اجل واعظم خلفاء وتلامذہ اور جانشین اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم قبلہ قدست اسرارہم کے متعدد فتاوٰی عدم جواز ومفسد صلوٰۃ وخلاف سنت ہونے کے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسئلہ لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر اکابر اہلسنت نے ۲۷ اہم کتابیں ارقام فرمائیں' جن میں سینکڑوں مسلمہ معتمد اکابر اہلسنت کے فتاوٰی مبارکہ ہیں لیکن آپ نے سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر محبوب معتبر خلفاء وتلامذہ اور جانشین وشہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم قبلہ کے فتاوٰی سے انحراف کیا' جن جن بزرگ علماء نے آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی وہ سب لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز ومفسد صلوٰۃ کے قائل ہیں۔ آپ نے بذریعہ خط وکتابت تبادل تجاویز بھی منگوائیں مگر آپ نے عمل نہ کیا اور آپ قادری رضوی ہونے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگانے اور عاشق اعلیٰ حضرت کا دعویٰ کرنے کے باوجود من مانی کررہے ہیں۔

تازہ ترین المناک صورتحال: ہمیں افسوس اور قلبی صدمہ وملال ہے مسائل دینیہ میں بھی آپ من مانی کررہے ہیں اور خود پسندی سے کام لے رہے ہیں کہ پہلے آپ ٹی وی وسوڈی کے مخالف ودشمن تھے اور ٹی وی توڑ دو کا مظاہرہ کرتے تھے اب آپ نے خود معاذ اللہ "مدنی چینل" کے نام ٹی وی اسٹیشن بنالیا اور کروڑوں روپے اس غلط کام پر لگا رہے ہیں۔ آپ کے عطاری مریدین کار خیر اور اجر عظیم سمجھ کر مساجد جیسی عبادت کی مقدس جگہوں پر ٹی وی لگا کر آپ کے جلوے دکھانے کی مذموم سعی لاحاصل کر رہے ہیں جس سے مسجدوں کا تقدس پامال ہورہا ہے اور اس سے سنیوں میں باہمی خلفشار بڑھ رہا ہے۔ پاک وہند میں خداترس حساس علماء آپ کے اور دعوت اسلامی کے خلاف کتب ورسائل و پوسٹر شائع کررہے ہیں۔ مدنی چینل کے ٹی وی پروگرام باہمی خلفشار کا باعث بن رہے ہیں اور ہندوستان سے آمدہ اطلاعات اور پوسٹروں کے مطابق آپ کے مریدین آپ کی بیعت بھی توڑ رہے ہیں اور دعوت اسلامی سے علیحدگی اختیار کررہے ہیں' جبکہ ہندوستان میں آپ کی طرز پر آپ کے مقابلہ میں عالمی سنی دعوت اسلامی بھی بن چکی ہے جس کے اجتماعات میں آپ کے ہمارے مسلمہ بزرگ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پیرخانہ کے سجادہ نشین مخدوم محترم پیرزادہ پیر علامہ ڈاکٹر محمد امین میاں برکاتی اور آپ کے محبوب محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین صاحب مبارکپوری بھی شمولیت فرمارہے ہیں۔

ہمیں نہایت رنج وملال ہے کہ آپ لاؤڈ اسپیکر کے مسئلہ کی طرح "مدنی چینل" کے مضرات سے اغماض برت رہے ہیں اور جو اصلاح احوال کی کوشش کرے اس کو اپنا مخالف اور دشمن سمجھا جاتا ہے۔ خدارا غور فرمائیں کہ کروڑوں کی لاگت سے ہر ماہ آپ کی کتابیں رسائل پمفلٹ چھپ رہے ہیں۔ ہزاروں دعوت اسلامی کے نگران اور مبلغین مختلف شہروں دیہاتوں مسجدوں میں وعظ وتبلیغ کررہے ہیں۔ ہفتہ وار اجتماعات کئے جا رہے ہیں۔ آپ کے ٹیلیفون خطاب بھی ہوتے ہیں۔ کیا ان کا عوام پر کچھ اثر نہیں ہورہا اور عوام وخواص ان مذکورہ بالا تبلیغی ذرائع کو قبول نہیں کرتے جو آپ کو کروڑوں کی لاگت سے اور بھاری یومیہ وماہوار وسیع اخراجات سے "مدنی چینل" چلانا پڑا اور مساجد میں زور وزوری ٹی وی لگوانے کی جنگ الوہم اور جدوجہد کرنا پڑی؟ اگر آپ کو وعظ وتبلیغ ہی مقصود ہے تو ٹی وی اور "مدنی چینل" کی بجائے یہ کام تو آپ ریڈیو اسٹیشن قائم کرکے بھی کرسکتے تھے یا بہر حال اپنی تصاویر یا شکل وصورت دکھانا لازمی اور ضروری تھا؟ خدارا! ان خود پسندی اور خود نمائی کی باتوں سے فراخدلانہ اجتناب کریں۔ (باقی ص ۲۴)

(بقیہ ص ۱۲) اور جماعت' عقیدہ و مسلک والوں کو خلفشار و انتشار سے بچائیں

❁ آپ کو اچھی طرح معلوم کہ آپ کے مرکز عقیدت آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف سے "ٹی وی اور ویڈیو کا شرعی حکم" نامی ۱۵۱ صفحات کی طویل و ضخیم مدلل کتاب بھی چھپ چکی ہے جس پر حضور احسن العلماء علامہ مولانا سیدنا سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں قبلہ سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ' جانشین مفتی اعظم قاضی القضاۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری میاں' علامہ مفتی تقدس علی خاں سابق مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف' جانشین صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ اعظمی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ' صدر الشریعہ کے نبیرہ ارشد علامہ مفتی سید ظہیر احمد زیدی' صدر العلماء علامہ تحسین رضا خان نبیرہ مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ' فاضل یگانہ علامہ مفتی بہاء المصطفےٰ اعظمی ابن صدر الشریعہ دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف' علامہ مفتی محمد صالح مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف' علامہ عبد النعیم عزیزی کے دستخط اور تصدیقات موجود ہیں۔ سینکڑوں علماء اس پر تصدیقات فرما چکے ہیں۔ ایک سو سے زائد علماء اہلسنت مفتیان شریعت کی تصدیقات فقیر نے حاصل کی ہیں۔ علاوہ ازیں ناگپور مہاراشٹر بمبئی کے کتب و رسائل "مدنی چینل" کی مذمت کر رہے ہیں اور دیار علم و فضل مرکز اہلسنت بریلی شریف سے بکثرت علماء اہلسنت کی تائید و تصدیق سے "ابلیس کا رقص" نامی طویل و ضخیم کتاب بھی چھپ چکی ہے۔ آپ خلوص دل سے حالات کی نزاکت کا احساس فرمائیں یہی جمہور اہلسنت اور خود دعوت اسلامی کے مفاد میں ہے۔ ❁ فقیر بار بار خطوط کے ذریعہ بھی عرض کر چکا ہے کہ آپ اپنے اکابر کے برعکس نت نئی بدعتیں اور جدتیں جاری کر کے اپنی ذات اور دعوت اسلامی سے عوام و خواص اور اپنے اکابر علماء کو کیوں متنفر کر رہے ہیں اور اپنی ذات اور دعوت اسلامی کو کیوں متنازعہ بنا رہے ہیں؟

وما علینا الا البلاغ

از: خادم اہلسنت' فقیر قادری' گدائے رضوی محمد حسن علی رضوی بریلوی

بے حسی، راہنما ٹھہری ہے
زندگی، خوفِ قضا ٹھہری ہے

چھن گئیں مجھ سے مری روشنیاں
تیرگی، گھر کا دیا ٹھہری ہے

بھول بیٹھا ہوں خدا کو شاید
آ کے ہونٹوں پہ دُعا ٹھہری ہے

کوئی منزل ہے نہ رستہ میرا
وقت دیکھے نہ تماشا میرا

مسجدِ روح میں ہوتی ہے اذاں
رُخ نہیں جانب کعبہ، میرا

عکس اسلاف سے شکوہ ہے مجھے
آئینہ ہو گیا دھندلا میرا

پیاس بڑھتی ہے چلی جاتی ہے
سوکھتا جاتا ہے دریا میرا

کب تیرے ساتھ اسے پیار کا ڈھب آئے گا
تیرا دریائے کرم جوش پہ کب آئے گا

پھر مسلمان قبیلوں میں بٹا جاتا ہے
تھام اے، سرورِ دیں تھام، گرا جاتا ہے

منہاج القرآن مسجد میں عیسائی بھی آسکتے ہیں: ڈاکٹر طاہر القادری

عید میلاد النبیؐ اور کرسمس مسرت کے دن ہیں حضور پاکؐ اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے

یہودی، مسلمان اور کرسچین ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں، چیئرمین ڈائیلاگ فورم منہاج القرآن میں کرسمس کے حوالے سے تقریب

لاہور (سوشل رپورٹر) مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ منہاج القرآن کی مسجد عیسائیوں کیلئے کھلی رہے گی۔ سیاسی محتاجی پہلے تھی نہ اب ہے۔ سیاست کو جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا ہوں۔ کرسمس اور عید میلاد النبیؐ ایک ہی طرح کی خوشی

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 35
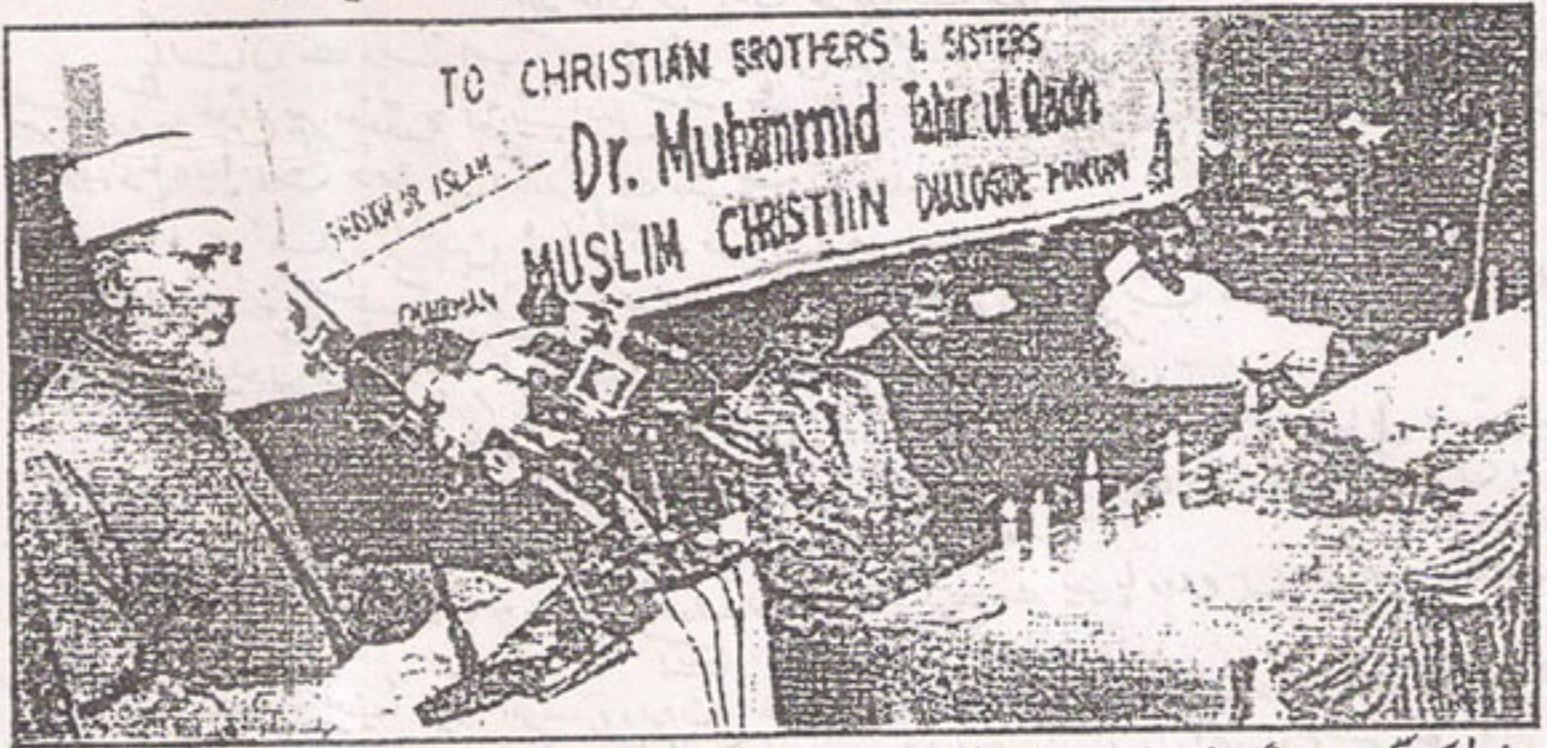
مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری ماڈل ٹاؤن میں کرسمس کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں اسٹیج پر بشپ اینڈریو فرانسس اکرم گل اور دوسرے مسیحی رہنما بیٹھے ہیں۔

Qadri praised for harmony

By Our Correspondent

MUSLIM Christian Dialogue Forum Chairman Dr Tahirul Qadri has said Eid Milad-un-Nabi and Christmas are celebrations of the same kind and give similar types of pleasures to their believers.

He was addressing a Christmas function organised by the MCDF at the PAT Secretariat on Monday, which was also participated by noted Christian clergy and leaders including Dr Salim Masih, Dr Marcus Fida, Basharat Jaspal, Father Chaman Sardar, Bishop Dr William Johnson, Javed William, Joseph Francis, Aniqa Maria, MPA Faisal Hayat Jabwana, Akram Masih Gill and GM Malik.

Both the Muslim and Christian leaders expressed solidarity by reciting the Holy Quran and the Bible on the occasion

سرپرست: ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں صاحب
پروفیسر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف

۹۱۲/۷۸۶
انجمن تحفظ ایمان
نوری مسجد اعجاز نگر پرانا شہر بریلی شریف

صدر: حضرت علامہ مفتی سید شاہ کفیل احمد ہاشمی
مرکزی دار الافتاء جامعہ رضویہ
منظر اسلام بریلی شریف

سکریٹری: انجینیر حسن سعید خاں بی ایس سی بی ایس سی انجینیرنگ علیگ اسسٹنٹ ایگزیکیوٹو انجینیر محکمہ آبپاشی یوپی

MOB. 9219734413 | FAX 0581 2550017 FOR A.T.I | رجسٹرڈ ڈاک
حوالہ Nil | تاریخ - 28.04.08
538/8 EJAAZ NAGAR, OLD CITY, BAREILLY, U.P. INDIA. PIN:-243001

ڈاکٹر طاہر بانی و سرپرست منہاج القرآن لاہور پاکستان
اللہ تعالی تم جیسوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان سے دستیاب کچھ فوٹوز یہاں ہندوستان میں گردش کر رہے ہیں۔ ان فوٹوز میں تم کرسمس کے موقع پر منعقدہ تقریب میں کیک کاٹتے اور تقریر کرتے دکھائے گئے ہو۔ ان فوٹوز میں مندرجہ ذیل بیانات درج ہیں جو تم سے منسوب کیا گیا ہے:۔

(۱) تم "مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم" کے چیرمین ہو۔
(۲) تم نے کرسمس کے موقع پر منہاج القرآن مرکز میں ایک تقریب منعقد کی۔ اسمیں (نام نہاد) عیسائی پادریوں کو مدعو کیا۔ تم نے کیک کاٹا اور موم بتیاں روشن کیں۔
(۳) اپنی تقریر میں تم نے کہا "یہودی، مسلمان اور عیسائی ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں"۔
(۴) تم نے کہا "منہاج القرآن مسجد میں عیسائی بھائی بہن اپنی عبادت کر سکتے ہیں اور انکو مسیحیوں کے تہواری پروگراموں میں شریک ہونے کی دعوت دی۔
(۵) تم نے کہا "مسلمان اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے تیوہاروں میں شریک ہونا چاہیے"۔

اسکے علاوہ

Q.T.V پر ٹیلی کاسٹ کیے گئے "درس صحیح مسلم شریف" برمنگھم کے دوران 13.02.08 سے 19.02.08 کے درمیان پروگرام میں تم نے کہا "ابن تیمیہ، نذیر حسن دہلوی، صدیق حسن بھوپالی، ثناء اللہ پانی پتی، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی وغیرہ تمام بانیان مسالک سنی صحیح العقیدہ تھے"
استغفر اللہ تمہارے مذکورہ بیانات کی تصدیق ٹی وی دیکھنے والوں نے بھی کی ہے۔

سوال:۔ مذکورہ بیانات کیا تمہارے بیانات، کیا تمہارے اقوال ہیں اور تم اپنے مذکورہ اقوال پر قائم ہو؟

پس سوال کا معقول، مقبول جواب بذریعہ مکتوب جلد دستیاب کرائیں۔ جواب موصول نہ ہونے کی صورت میں تمہاری خاموشی کو تمہارے مذکورہ اقوال کی تصدیق مان لیا جائے گا۔

منسلک: سہ فوٹوز

حسن سعید خاں
بقلم خود

No. 91 | R.P.-51(a)
Stamps affixed except in case of uninsured letters of not more than the initial weight prescribed in the Post and Telegraph Guide on which no acknowledgment is due. | Rs. P. Date-Stamp
Received a V.P. registered* addressed to
Write here 'letter' 'parcel' or 'railway receipt'
Sig. of Receiving Officer with the word 'insured' before it when necessary

۹۱۲/۸۶۶

انجمن تحفظ ایمان

نوری مسجد اعجاز نگر پرانا شہر بریلی شریف

سرپرست: ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں صاحب
پروفیسر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف

صدر: حضرت علامہ مفتی سید شاہ کفیل احمد ہاشمی
مرکزی دارالافتاء جامعہ رضویہ
منظر اسلام بریلی شریف

سکریٹری: انجینئر حسن سعید خاں بی ایس سی بی ایس سی انجینئرنگ علیگ اسسٹنٹ ڈویژنل ایکزیکیوٹو انجینئر محکمہ آبپاشی یوپی

Mob. 92197344/3 حوالہ
FAX 05812550017 FOR ~~ER. H.S. KHAN~~ ATI
بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ
تاریخ: 15.7.08

ڈاکٹر طاہر بانی سرپرست "منہاج القرآن" لاہور، پاکستان

اللہ تعالیٰ عز رسول کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان سے دستیاب کچھ فوٹوز یہاں ہندوستان میں گردش کر رہے ہیں۔ ان فوٹوز میں تم کرسمس کے موقع پر منعقدہ تقریب میں کیک کاٹتے، تقریر کرتے دکھائے گئے ہو۔ ان میں مندرجہ ذیل بیانات درج ہیں جنکو تم سے منسوب کیا گیا ہے:-

(۱) تم مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیرمین ہو۔

(۲) تم نے کرسمس کے موقع پر منہاج القرآن سکریٹریٹ میں ایک تقریب منعقد کی جس میں (نام نہاد) عیسائی پادریوں کو مدعو کیا۔ تم نے کیک کاٹا اور امن کی موم بتیاں روشن کیں۔

(۳) تم نے کہا "یہودی، مسلمان اور عیسائی ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں"

(۴) تم نے کہا "منہاج القرآن مسجد میں عیسائی بھائی بہن آکر اپنی عبادت کرتے ہیں اور انکو سینٹوں کی قوالی میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔"

(۵) تم نے کہا "مسلمان اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہونا چاہئے۔"

اسکے علاوہ "دورۂ صحیح مسلم شریف" پر منعقدہ کے دوران 13.02.08 اور 19.02.08 کے درمیان Q.T.V پر ٹیلی کاسٹ کئے گئے پروگرام میں تم نے کہا:
"ابن تیمیہ، نذیر حسین دہلوی، صدیق حسن بھوپالی، ثناء اللہ پانی پتی، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی وغیرہ تمام بانیان مسالک سنی صحیح العقیدہ تھے۔"

تمہارے مذکورہ بیانات کی تصدیق ٹی-وی دیکھنے والوں نے بھی کی ہے۔

سوال:- کیا تم نے مذکورہ بیانات دئے ہیں اور تم اپنے مذکورہ اقوال پر قائم ہو؟
اسکا معقول و مقبول جواب بذریعہ فیکس جلد از جلد ارسال کر دیں۔ جواب موصول نہ ہونے کی صورت میں تمہاری خاموشی کو تمہارے مذکورہ اقوال کی تصدیق مان لیا جائے گا۔

منسلک:- ۱۲ فوٹوز

حسن سعید خاں
(انجینئر حسن سعید خاں)

پتہ:-
Er. H. S. KHAN. Sec A.T.I
538/8 NAZIR MANZIL
MOH. EJAZ NAGAR
OLD CITY, BAREILLY
U.P INDIA

۷۸۶ — ۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین تحریک منہاج القرآن لاہور پاکستان کے بانی وسرپرست ڈاکٹر طاہر القادری کے عقائد کے متعلق جو کرسچین ڈائیلاگ فورم کے چیئرمین بھی ہیں۔

کرسچین ڈائیلاگ فورم کے مقاصد میں مسلمانوں اور یہود ونصاریٰ کے مابین اختلاف دور کرنا اور آپس میں محبت وہم آہنگی پیدا کرنا سرفہرست ہے۔ اسی فورم کے بینر تلے ڈاکٹر طاہر القادری نے کرسمس (یوم پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے موقع پر مرکز منہاج القرآن میں ایک تقریب منعقد کی۔ اس تقریب میں مسیحی رہنماؤں کو مدعو کیا گیا اور ان کی بہو غزالہ حسن قادری بھی شریک ہوئیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور انجیل کے اقتباس پڑھ کر کیا گیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے کرسمس کیک کاٹا اور امن کی شمع روشن کی۔ انھوں نے اپنے خطاب میں جو نکات بیان کیے وہ توجہ طلب ہیں۔

(۱) عید میلاد النبی اور کرسمس مسرت کے دن ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہونا چاہیے۔

(۲) یہودی، مسلمان اور کرسچین ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ جو کسی آسمانی کتاب پر ایمان نہیں رکھتے وہ کفار ہیں۔ علمی اصطلاح میں دنیا میں ایمان اور غیر ایمان کی تفریق ہوتی ہے تو یہودی، عیسائی اور مسلمان ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن ان کو اہل ایمان اور غیر اہل ایمان سے تفریق کرتا ہے

(۳) منہاج القرآن کی مسجد عیسائی بھائی بہنوں کیلئے ہمیشہ کھلی ہے وہ یہاں آکر اپنی عبادات کرسکتے ہیں

اس تقریب میں موجود مسیحی ڈھول باجے کی دھنیں بجانے والوں کو مخاطب کرکے انھوں نے کہا:۔

(۴) آپ کی انگلیاں کا پرانہ انداز میں چلتی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ شیخوں کی محفل سماع میں آئیں اور قوالی میں شریک ہوں۔

تقریب کے کچھ فوٹو بطور تصدیق پیش خدمت ہیں۔

میلاد النبی کانفرنس ... دسمبر 2007 سے ایک سال کے عرصہ میں طاہر القادری نے عظمت ومقام مصطفیٰ اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، محبت اہل بیت اطہار، تصوف اور صوفیہ واولیائے کرام کی عظمت وشرف کے موضوعات پر اپنی سحر انگیز بیانات سے عوام اہلسنت کو اپنا گرویدہ وفریفتہ بنا لیا کہ وہ انہوں نے کامل صوفی

سمجھے گئے۔ فروری 2008 میں انھوں نے دیوبندی علما کو انکا نام لے کر
سنی صحیح العقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کی تو عقیدت کے رنگ میں بندھے عوام
اہلسنت ایمان پر کئے گئے اس وار کو نہ سمجھ سکے۔ عقیدت برقرار رہی۔
اور اب مذکورہ پرچہ کی ترتیب کے انعقاد اور یہود و نصاریٰ کے متعلق
انکے اقوال اور انکے مقاصد کو عوام اہلسنت سمجھ سکیں گے یقین سے نہیں کہا
جا سکتا۔

مذکورہ حالات کی روشنی میں کچھ حضرات اپنی رائے کا اظہار اس طرح
کرتے ہیں کہ طاہر القادری ایک خوبصورت فریب کا نام ہے۔ عوام
اہلسنت کو گمراہ کرنا انکا واحد مقصد ہے۔ انکے جال میں وہ پھنس
چکے ہیں اور انکا ایمان خطرے میں پڑ چکا ہے۔ انکو طاہر القادری کی
حقیقت سے آگاہ کرنا اور انکی رہنمائی کرنا اشد ضروری ہو گیا ہے۔
آپ سے درخواست ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں طاہر القادری
کے عقائد اور انکی تحریک کے اصل مقاصد سے عوام اہلسنت کو آگاہ فرماتے
ہوئے انکی رہنمائی فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

سائل

سکریٹری۔ انجمن تحفظ ایمان
اعجاز نگر پیر علی بشریف
06.04.08

گزارش:۔ جواب اسی سائز کے کاغذ پر
عنایت فرمائیں جس سے اسے شائع کرنے میں
دشواری نہ ہو۔

787/92 الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ سوال میں بعض باتیں تو ناجائز و گناہ ہیں لیکن بعض باتیں کفر ہیں۔ مزامیر کے ساتھ قوالی۔ عورتوں کی
بے پردگی۔ فوٹو گرافی۔ مسجد میں ناپاک عیسائیوں۔ یہودیوں کو آنے اجازت۔ ڈھول۔ تاشہ۔ باجا گاجا سب ناجائز و گناہ بھی ہیں
مگر دیوبندی علماء کے عقائد خبیثہ کفریہ جانتے ہوئے انھیں سنی صحیح العقیدہ ثابت کرنا۔ اول تو کوئی سچا پکا مسیحی عیسائی شاید کوئی
دنیا بھر میں ملے۔ ورنہ خود یہ کہ فی زمانہ عیسائی بننے والے سب کے سب مرتد ہیں کہ وہ محرف انجیل پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح یہودی بھی
کہ انھوں نے بھی توریت شریف میں تحریف کر رکھی ہے۔ ایسی صورت میں انھیں مدعو کرنا۔ عزت دینا۔ بناوٹی عیسائیوں کے مذہبی تہواروں
میں مسلمانوں کو شرکت کا مشورہ دینا۔ اور خود شریک ہونا۔ یہودیوں۔ عیسائیوں کو مسلمانوں کی طرح ایمان والوں میں شامل ماننا سب
کفر۔ شخص مذکور فی السوال کے لئے حکم تو سوال ہی میں موجود ہے۔ کفار و مرتدین کے کفر و ارتداد کو جانتے ہوئے انھیں مسلمان جاننا۔ انھیں بھائی
بھائی کہنا۔ یا انکے کفریہ عقائد میں ادنی شک کرنا کفر ہے۔ شفاء میں ہے من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ لہذا صورت مسئولہ میں اس شخص مذکور فی السوال
کے مکر و فریب اس کی تحریر و تقریر سے مسلمانوں کو بچنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد ناصر حسین عفی عنہ
دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

۷۸۶ - ۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیانِ شرع متین ڈاکٹر طاہر القادری بانی تحریک منہاج القرآن لاہور
پاکستان کے عقائد اور انکی تحریک میں شمولیت اور اسکی اعانت کے بارے میں۔
انکے بیانات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 2007 سے جاری بیانات میں عظمت و مقام
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میلاد، ایمان کی حقیقت، تصوف، عظمت اولیاء کرام
صوفیہ کرام وغیرہ کے موضوعات پر نہایت جامع اور عین مسلک اہلسنت کے مطابق
انداز اختیار کیا۔ انکے بیانات سے صرف عوام ہی نہیں خواص بھی اس درجہ
متاثر ہوئے کہ انہیں ولی کامل صوفی ماننے لگے۔ لیکن اس منظر نامہ کا توجہ طلب
اور تشویشناک پہلو یہ رہا کہ طاہر القادری کھلے عام بدمذہبوں کے اکابر
کی تعریف بھی کرتے رہے اور دور حاضر کے پیران عظام کو بدنام بھی کرتے رہے۔

طاہر القادری کا کہنا ہے "اسلام میں رحمۃ ہیں (اسمیں رافضیوں کو شامل
کیا) اور اہلسنت میں ائمہ اربع ہیں جن سب کو جوڑ کے ٹکڑیوں ٹکڑے کیے ہیں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر انکی تحریک کی جانب سے منعقد
عالمی کانفرنس میں انکی تقریر کے اختتام پر عوام اور اسٹیج کے لوگوں نے قیام تو
ضرور کیا لیکن صلاۃ و سلام خود پڑھنے کے بجائے اشعار ریکارڈ بجایا گیا۔ اسٹیج کے
لوگ تالیاں بجاتے رہے، غباروں کی پتیاں اڑاتے رہے اور عقب میں آتشبازی
پھلجڑی جاتی رہی۔

طاہر القادری نے تقریباً ایک سال تک اپنی تقریروں کا مذکورہ انداز جاری
رکھنے کے بعد 14 فروری 2008 میں دورہ "صحیح مسلم شریف" کے اختتامی ایام میں
ابن تیمیہ، نواب صدیق حسن، نذیر حسین دہلوی، عبدالرحمٰن مبارکپوری، قاضی
ثناء اللہ پانی پتی اور اشرف علی تھانوی وغیرہ کی کتابوں کے حوالے دیکر کہا:۔
"تمام بانیان مسلک سنی صحیح العقیدہ تھے انکے کچھ پیروکاروں نے عقائد بدل دئے
اگر تمام اکابرین کے عقائد پر اجماع ہوجائے تو تفرقہ ختم ہوجائے۔ عرب میں
سو سالہ فیصد سے زائد خلاف عقیدہ میں ہی نہیں۔ عرب میں اختلاف نہیں
اختلاف صرف برصغیر میں ہے 90 , 95 فیصد اختلاف سے ہی نہیں" اور
16.02.2008 کو ایک حدیث پاک کا حوالہ دیکر کہا "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا "منافق کو منافق نہ کہو اسکے دل کو میں جانتا ہوں، اللہ جانتا ہے اسنے
دل سے کلمہ پڑھ لیا ہے"۔ انکے بیانات میں بیشتر مواقع پر "اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں" رضی اللہ عنہ (کالعدم) استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ شرعی داڑھی نہیں رکھتے۔

اسی سال 2008 کی عالمی کانفرنس میں انکے ایک استاد نے انکو "مجدد صدی
دوراں" اور شیخ الاسلام کہکر مخاطب کیا جو اعلان مجددیت کے مترادف معلوم

ہوتا ہے - طاہر القادری کے بیانات کو مشہور کرنے کا کام کیو-ٹی-وی Q.T.V
کر رہا ہے - یہ وہی QTV ہے جس پر تعلیمات قرآن و احادیث کیلئے ڈاکٹر اسرار احمد اور
ذاکر نائیک جیسے بد مذہب مفسرین و مقررین مامور ہیں - بلا تفریق مذہب و ملت
داڑھی منڈے قاری سوٹ ٹائی میں ملبوس فساق، نعت گو اور جھوٹے پیر اسناد و طلباء
طالبات درس قرآن و حدیث میں نظر آتے ہیں - نعت خوانی کیلئے بے پردہ نوجوان
دلہنوں کی طرح سجی لڑکیاں ناچنے کے انداز میں مرد اور لڑکے - مذہبی تعلیم پر حاضر عورتیں
نوجوان لڑکے لڑکیوں کے مشترکہ پروگرام، موسیقی اور مغربی تہذیب کا بول بالا - درمیان
میں ناچتے گاتے مرد، عورتیں اور بچے سمیت ایڈورٹائزمنٹس دکھائے جاتے ہیں -
کیمرے کے سامنے آنے والے ہر شخص کا عورتوں کی طرح میک اپ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ
مفتیوں کا بھی میک اپ کیا جاتا ہے - مفتی خلاف شرع فتوے دیتے ہیں - مثال کے طور پر
لاولد لوگوں کو ٹیسٹ ٹیوب بے بی حاصل کرنا (مرد اور عورت کا مادہ تولید نکال کر علیحدہ
طور پر ملا کر بچہ پیدا کیا جاتا ہے) جائز قرار دیا گیا - مرد عورتوں کی مشترکہ تعلیم، لڑکیوں
کا بیوٹی پارلر جانا اور انکی روزی، ایئر ہوسٹس کی سروس جائز قرار دی گئی ہے - قوالی
کے بارے کہنا ہے "اسکے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ ابھی نہیں ہوا،"
اسپر روزانہ قوالی دکھائی جاتی ہیں - ادب و احترام اور حیا ختم کی جارہی ہے -
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ QTV کا اصل مقصد اسلام کے نام پر اسلام کی شکل کو اور اسکے
قوانین کو مسخ کرنا ہے اور مسلمانوں کو مغربی تہذیب میں ڈھال کر انکو گمراہ کرنا ہے - اسکے
گمراہ کن مقاصد پر پردہ ڈالنے کیلئے QTV کو "اسلامی چینل" کا نام دیکر یہ مشہور کیا
جارہا ہے کہ یہ مسلک اعلیٰ حضرت کا چینل ہے اور اسکو بریلی شریف سے اجازت حاصل
ہے - نعت خوانی کی اکثر بھی کسی حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہے جسمیں پاپ
راگنیوں اور سنیما کی دھنوں پر موسیقی کے ساتھ نعتیں پڑھی جاتی ہیں اور قصیدہ
بردہ شریف بھی - اسکا یہ نتیجہ سامنے آرہا ہے کہ نعتوں کی کیسٹوں پر نوجوان لڑکے
صرف شادی کے مواقع پر ہی نہیں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوسوں میں بھی
ناچنے لگ گئے ہیں اور گھروں پر نعتوں کی محفلوں پر عورتوں کا مجمع ہونے لگا ہے

مذکورہ حالات میں کیا Q.T.V کو "اسلامی چینل" کہا جا سکتا ہے اور کیا
اسکو بریلی شریف سے اجازت حاصل ہے اور کیا اسکو دیکھنا جائز ہے؟
بیشتر لوگ اسکو جائز اور کار ثواب سمجھ کر دیکھ رہے ہیں کہ اس سے دینی
معلومات حاصل ہوتی ہیں ایسے لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ جواب مفصل
عام فہم زبان میں عنایت فرماکر عوام اہلسنت کی رہنمائی فرمائیں -

گزارش: جواب اسی سائز کے کاغذ پر عنایت فرمائیں

سائل
سیکریٹری انجمن تحفظ ایمان

19 A

۷۸۶/۹۲ الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ کسی کے نام و نسب سے واسطہ نہیں بلکہ حکم شرع عام ہوتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ مولوی اشرف علی تھانوی۔ ثناء اللہ امرتسری وامثالھم اپنے عقائد خبیثہ کفریہ کے سبب قطعاً یقیناً خارج از اسلام مرتد ہیں ایسے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان لوگوں کے عقائد کفریہ جانتے ہوئے انہیں مسلمان جانے یا انکے کفر وعذاب میں ادنی شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔ لہذا ڈاکٹر مذکور فی السوال ان مولویان حاملان عقائد دیوبندیہ کفریہ کے عقائد خبیثہ کفریہ کو جانتا ہوا انہیں مسلمان سمجھ کے انکی تعریف و توصیف کرتا نیز انکے عقائد کو صحیح و درست کہتا ہے تو وہ خود انھیں کی طرح ہے اور اس پر بھی انھیں کی طرح حکم شرع نافذ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ ایسی بعیاذ صورت میں اس ڈاکٹر مذکور فی السوال کی دوسری خلاف شرع ناجائز وحرام باتوں کا کیا لحاظ۔ کیونکہ یہ ناجائز حرکات آنکھ سے دیکھنے میں آئیں کہ جوان یا قریب البلوغ لڑکیوں کی نمائش اور انکی آواز یا تجارتی اعلانات اور اشتہارات کے ذریعہ مغربی بدتہذیبی کی نمائش۔ حمد و نعت و منقبت پڑھے جانے کے درمیان بدتمیزی کا ماحول پیدا کرنا کہ تالیاں بجائی جا رہی ہیں۔ فساق کی طرح تعریف کیا جا رہا ہے۔ بالغہ یا قریب البلوغ لڑکیاں ہر طرح کے میک اپ سے آراستہ۔ حمد و نعت و منقبت میں اس طرح کی رنگ رلیاں اور ساز و آہنگ پیدا کرنا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کھڑے ہو کر رقص کرنے پر آمادہ ہو جائیں یہ سب ناجائز و گناہ ہیں۔ ایسے چینل کو اسلامی چینل کا نام دینا۔ یا اسکو مسلک اعلیٰحضرت کا چینل کہنا ہرگز جائز نہیں۔ ایسے چینل کو بریلی شریف کی ہرگز اجازت حاصل نہیں۔ اسکو دیکھنا بھی جائز نہیں اور اسکو ثواب سمجھنا گناہ در گناہ ظلم بالائے ظلم ہے۔ شیطان جب راہ مارتا ہے تو یہی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ

مذہب اہلسنت کا ترجمان یعنی مسلک اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کا نقیب و پاسبان

کتابی سلسلہ

پیغام رضا

ممبئی

❖ عوام مسلمین کو جام نور، کا پڑھنا جائز نہیں ۔۔۔ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ قادری

❖ جام نور، ملت کا ترجمان نہیں بلکہ صلح کلیت کا ترجمان ہے
اور نیاز فتح پوری کی راہ پر چل رہا ہے۔
شہزادہ امین شریعت، مولانا مفتی محمود احمد رفاقتی

❖ جام نور، کو جام نور کہتے ہوئے شرم آتی ہے یہ اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیحضرت
کے خلاف زمین تیار کر رہا ہے۔۔۔ مولانا مفتی محمد امان الرب رضوی

❖ جام نور، اہلسنت کا ترجمان نہیں ۔۔۔ مولانا مفتی محمد نظام الدین رضوی

❖ جام نور کی موجودہ روش سے میں مطمئن نہیں ہوں یہ رضا مخالف تحریک
چلا رہا ہے۔ میں اپنے سابقہ بیان سے رجوع کرتا ہوں۔۔۔
مولانا توصیف رضا بریلوی

❖ جام نور کی فکر رئیس القلم کی فکر سے میل نہیں کھاتی اسے اپنی پالیسی
پر نظر ثانی کرنے کی سخت ضرورت ہے۔
مولانا سید اولاد رسول قدسی مصباحی

❖ جماعتی مفادات کو جو چوٹ جام نور سے پہنچ رہی ہے اس کی تلافی برسوں میں
نہیں ہو سکتی۔۔۔ قاضی مہاراشٹر مفتی اشرف رضا مصباحی

❖ جام نور، جماعتی اتحاد کے لئے خطرات پیدا کر رہا ہے اسے لگام دینے کی سخت
ضرورت ہے۔۔۔ مولانا محمد رفیق مصباحی، امریکہ

❖ جام نور، کے مطالعے سے عام آدمی کو بچنا چاہئے اس لئے کہ اس کے مطالعے سے
اسلاف بیزاری کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔۔۔ مفتی شمشاد حسین رضوی

میرا مسلک شریعت و طریقت میں وہی ہے جو اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔۔۔ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں

❖

دین اسلام و مذہب اسلام کا سچا خلاصہ
مسلک اعلیحضرت ہے۔۔۔ شیر بیشۂ اہلسنت مولانا مفتی حشمت علی خان

❖

میں مسلک اہلسنت پر زندہ ہوں اور مسلک اہل سنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت ہے
مبلغ اسلام مولانا عبد العلیم میرٹھی

❖

اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت کا مسلک بالکل حق اور
جو ان کے طریقے پر ہے وہی ٹھیک ہے۔۔۔ ملک العلماء مفتی مولانا ظفر الدین بہاری

❖

فقیر کا اور فقیر کے آباء و اجداد کا وہی مسلک ہے جو مسلک
اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ہے۔۔۔ ابو البرکات مولانا مفتی سید احمد قادری

❖

اعلیٰ حضرت کے مسلک و تحقیقات میں کس کا زہرہ ہے
جو جرأت لب کشائی کرسکے۔۔۔ مفتی اعظم دہلی مفتی مولانا مظہر اللہ نقشبندی

❖

وہ میرا امر نہیں جو مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہے۔۔۔ مولانا مفتی احمد سعید کاظمی

❖

مذہب حقہ اہل سنت جس کا معیار اس زمانے میں حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب
فاضل بریلوی کی تصانیف ہیں۔۔۔ مولانا سید شاہ مصباح الحسن چشتی

❖

میرا جو مرید مسلک اعلیٰ حضرت سے ذرا بھی ہٹ جائے
تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں۔۔۔ احسن العلماء مولانا مفتی سید شاہ مصطفےٰ حیدر حسن

❖

مسلک اعلیٰ حضرت واقعۃً مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے
تاج الاسلام مولانا مفتی اختر رضا خان ازہری

❖

سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی و جماعتی شناخت
کے لئے ہمارے پاس بریلوی یا مسلک اعلیٰ حضرت سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ
نہیں ہے۔۔۔ رئیس القلم مولانا ارشد القادری

مدیر اعلیٰ: محمد رحمت اللہ صدیقی

ٹی وی پر اسلامی تعلیمات جائز یا ناجائز؟

سوال آج جب کہ ریڈیو کی جگہ ٹیلی ویژن گھر گھر پہنچ گیا ہے، جس میں مختلف چینلوں کے ذریعہ طرح طرح کے پروگرامس آتے ہیں، اور اچھے برے ہر طرح کے مناظر دکھائے جاتے ہیں، بوڑھے بزرگوں میں بھی بہت کم ایسے متقی اور پرہیزگار لوگ ہوں گے جو کم سے کم خبروں کے لئے اس کا استعمال نہ کرتے ہوں، کچھ چینلز ایسے بھی ہیں جن کے ذریعہ خالص اسلامی پروگرامس دکھائے جاتے ہیں، تو کیا ٹی وی میں ان پروگراموں کو دیکھا جاسکتا ہے؟ اور اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹیلی ویژن کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس میں جاندار کی تصویریں ہوتی ہیں، اس لئے ٹی وی میں ان خالص اسلامی پروگراموں کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔؟ **غلام مختار قادری** خطیب وامام مسجد درگاہ حضرت کمبل پوش، بنگلور

جواب استفتاء میں سائل کے الفاظ ''کیا اسلام کی بھی تعلیمات حاصل کرنے کے لئے ٹی وی کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟'' سے صاف وواضح ہے کہ سائل یہاں یہ معلوم کرنا نہیں چاہتا ہے کہ ٹی وی خرید کرلانا اور اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ بلکہ وہ یہ جانتا ہے کہ آج لوگ دنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا لاشعوری طور پر بعض خلاف اسلام پروگرام دیکھنے اور سننے میں بھی اس کا استعمال کررہے ہیں، البتہ وہ یہاں صرف یہ جاننا چاہتا ہے کہ اگر کسی چینل سے ایسا پروگرام پیش ہورہا ہے جو خالص دینی تعلیمات پر مبنی ہے تو ٹی وی پر اس پروگرام کے دیکھنے اور سننے کو ٹی وی کی خرید وفروخت اور اس کے استعمال کے عام کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے، اس خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھا نہ جائے اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل نہ کی جائیں تو بھی جو لوگ دنیاوی تعلیمات حاصل کرنے بلکہ شعوری یا غیر شعوری طور پر بعض خلاف اسلام پروگرام سننے اور دیکھنے میں اس کا استعمال کررہے ہیں، وہ کرتے ہی رہیں گے۔ الغرض! سائل کا سوال ٹی وی خرید کرلانے اور اس کا استعمال عام کرنے کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ صرف اس بات سے ہے کہ کسی چینل سے خالص دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام پیش ہورہا ہو تو اسے دیکھا اور سنا جاسکتا ہے یا نہیں؟

یہاں اس سوال پر مجھے بخاری شریف کی وہ حدیث یاد آرہی ہے، جس میں کوفہ کے ایک شخص نے حادثہ کربلا کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس سے مچھر مارنے کے سلسلہ میں استفتاء کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح کا سوال ایسے ہی اشخاص سے متعلق ہوسکتا ہے جو انسانی خون تک بہانے میں دریغ نہ رکھتے ہوں۔

جاندار کی تصویر بنانا بلاشبہ حرام ہے، احادیث میں اس پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں، مگر تصویر بنانا دوسری چیز ہے اور دیکھنا دوسری چیز، ٹی وی پر پروگرام دیکھنے والوں کے لئے تصویریں بنانا ضروری تو نہیں، وہ تو بنائے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں، جو علماء ٹی وی پر خالص دینی پروگرام بھی دیکھنے کو ناجائز بتاتے ہیں، اور اس کے ناجائز ہونے کی علت تصویر دیکھنے کو قرار دے رہے ہیں، تو کیا وہ اسی بنیاد پر لغت اور طب کی باتصویر کتابیں بلکہ بالعموم اخبارات کا دیکھنا اور پڑھنا بھی حرام قرار دیں گے؟ کیا وہ علماء تصویر کی وجہ سے پاسپورٹ اور ویزاء حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے بلکہ ڈرائیونگ لائسنس تک بنوانے کو بھی ناجائز وحرام سمجھ کر اس سے خود بھی احتراز کررہے ہیں؟ اور عام مسلمانوں کو اس ناجائز کام سے بچنے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ کیا خود ان علمائے اصاغر، معاصرین بلکہ بیشتر اکابر کی نوع بنوع تصویروں سے آئے دن اخبارات کے صفحات سجائے نہیں جاتے ہیں؟

جب وہ علماء اخبارات اور لغت وطب کی باتصویر کتابیں دیکھنے اور پڑھنے کو حرام قرار نہیں دیتے ہیں، پاسپورٹ اور ویزاء حاصل کرنے، بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے اور ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کو ناجائز وحرام ٹھہرا کر مسلمانوں کو اس سے بچنے کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں، بلکہ خود بھی اس سے احتراز نہیں کررہے ہیں، تو کیا صرف خالص اسلامی تعلیمات پر مبنی ٹی وی پروگرام ہی ان کے فتاویٰ کا مشق ستم بننے کے لئے ہے؟ آج وہ لوگ جو نہ تو اسلامی تعلیمات سے صحیح طور پر واقف ہیں، نہ ہی ان کو اس کی چنداں فکر یا موقع ہے، وہ ٹی وی پر شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلام مخالف پروگرام دیکھ کر متاثر ہورہے ہیں، ان کے ذہن وفکر کی تطہیر کے لئے کون سا ایسا موثر ذریعہ ہے جو اس کا بدل بن سکے؟ فقہ وافتاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب دو مصیبتیں درپیش ہوتی ہیں تو بڑی مصیبت سے بچنے کیلئے مجبوراً چھوٹی مصیبت کو گلے لگالے۔

بہرکیف جو چینل دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام نشر کرتا ہے، ٹی وی پر اس کے اس دینی تعلیمات پر مبنی پروگرام کو دیکھنا، سننا اور اس سے اسلامی تعلیمات حاصل کرنا موجودہ حالات میں نہ صرف جائز بلکہ نہایت مستحسن ہے۔

مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی چیف قاضی ادارہ شرعیہ کرناٹک، بنگلور

اداریہ

خوشتر نورانی علیگ

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

اصلاح سخن کی اصطلاح میں اگر شاعر زبان کے استعمال میں بے راہ رو ہوتا ہے اور حرکت، سکون، تخفیف، تطویل اور دیگر صرف ونحو کے اصول سے انحراف کرتا ہے تو وہ "عدول از جادۂ صواب" کا مرتکب کہلاتا ہے، بالکل اسی لب ولہجہ میں اگر ہم یہ کہیں کہ ہمارے اپنے خود ساختہ جماعتی اصطلاح میں بھی اگر اپنے مسلکی روایات کی سرحدوں کو دن کے اجالے میں کوئی پھلانگنا چاہتا ہے تو وہ بھی عدول از جادۂ صواب کا مرتکب ہوتا ہے۔ دونوں میں فرق بس اتنا ہے کہ وہاں عدولی کے اسباب پوچھے جاتے ہیں، زبان واسلوب کے جدید تقاضوں کے پیش نظر اگر قدیم راہوں سے انحراف صحیح قرار پاتا ہے تو اسے ادب کی نئی جہتوں کی بازیابی سمجھ کر خندہ پیشانی سے قبول کرلیا جاتا ہے، ورنہ توبہ کا دروازہ تو کھلا ہی ہے۔ مگر ہمارے یہاں اپنی کھینچی ہوئی سرحدوں کے لئے حالات، اسباب، تقاضے اور ضرورت جیسے بے توقیر الفاظ کا کوئی گزر نہیں، جہاں تصفیہ کی مہلت بھی نہیں دی جاتی بلکہ اس جدت پسندی اور تحقیق وتفتیش کے جرم میں اس کے گرد زندگی کا دائرہ تنگ کردیا جاتا ہے۔ اب ایسے میں مجھے یہاں اس سچائی کا برملا اظہار کرنے کی اجازت دی جائے کہ ہماری جماعت میں علمی وفکری بلندی کے خواب کو بڑھتی ہوئی دقیانوسیت، خود فریبی اور منافقت نے جھٹلا کر رکھ دیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پر نماز، انگریزی تعلیم، رویت ہلال کے لئے جدید آلات کا استعمال، تبلیغ دین کے نام پر تصویر سازی اور ایک دہائی قبل ٹیلی ویژن کی تحقیق وتفتیش اور اس کے جواز وعدم جواز کے مسائل میری اس جرأت مندانہ تمہید کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ جماعتی دھارے (Main Stream) سے الگ ہٹ کر جن لوگوں نے بھی علم وفن کی روشنی میں ان شرعی مسائل کی نئی جہتوں کو متلاشیان حق کے درمیان رکھا اسے بیدردی کے ساتھ ٹھکرا دیا گیا، مگر اس کے ساتھ ہی خود فریبی اور نفاق کی زمینی حقیقت یہ بھی ہے کہ انہیں ارباب حل وعقد نے حالات کے ہاتھوں مجبور ہوکر یا تو "ضرورت" اور "تعامل" جیسی سستی اصطلاح کی آڑ میں مشروط جواز کا فتویٰ صادر فرمایا یا پھر ان مسائل میں ماضی کے اڑیل رویوں اور سخت گیر موقف نے انہیں پشیمانی کے اظہار کی اجازت نہیں دی، مگر انہوں نے بھی حالات کے دھارے میں خاموش سمجھوتہ کرلیا۔ ہندوستان کے طول وعرض میں نماز کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا برملا استعمال، مدارس میں انگریزی تعلیم کے حصول کا خروش، رویت ہلال کی شہادت کے لئے جدید آلات کا استعمال، اپنے اسلاف کی روایات سے صرف نظر کرتے ہوئے حج اور غیر ممالک کے تبلیغی دوروں کے لئے تصویر سازی کا ارتکاب اور اب ٹیلی ویژن پر دعوت وتبلیغ کا ایک طویل سلسلہ، ہمارے تحریری فتاوؤں کی ناقدری کا اشتہار نہیں تو اور کیا ہیں؟ انہیں فقہی اصطلاح میں "عموم بلویٰ" کہہ کر ان سے آنکھیں نہیں چرائی جاسکتیں بلکہ یہ تو ابتلائے خواص ہے جن کا ارتکاب عوام نہیں بلکہ علماء کررہے ہیں، اور جیسے بھی ہو یہ کڑوی حقیقت بھی ہمیں اپنے حلق کے نیچے اتار لینا چاہئے کہ آج ان مکانوں کے ڈرائنگ رومز بھی ٹی وی سے سجے ہوئے ہیں جن کے مکینوں نے کل تک اس کے عدم جواز پر صفحات کے صفحات سیاہ کردیئے۔ (الا ماشاء اللہ) ہم نے فیصلہ کرنے میں ہمیشہ حالات اور تقاضے سے آنکھیں چرائیں اور اپنی تحقیق کی خود فریبی میں مستقبل سے بے پرواہ ہوئے ہیں، آج جس کا منطقی نتیجہ ہمارے سامنے ہماری عجلت پسندانہ جستجو اور خود فریبانہ تفتیش کا مزاق اڑا رہا ہے، ہمارے فتاوے اپنی جگہ رکھے رہ گئے اور نظریاتی طور پر ٹی وی کی مخالفت میں زمین وآسمان ایک کرنے والوں کے خلوت کدوں میں ٹی وی نظر آنے لگی۔ ایسے موقع پر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ:

یہ اعلان تقدس اور یہ بے خواریاں واعظ
تجھے منجملۂ ارباب فن کہنا ہی پڑتا ہے

کیا ہی اچھا ہوتا کہ اب ہمارے یہ علماء نفاق کا راستہ چھوڑ کر اپنی انانیت کے شور میں سچائی اور حالات کی روح پرور سرگوشیوں کو سننے کے لئے تیار ہوجاتے اور دعوت وتبلیغ میں الیکٹرانک میڈیا کی اہمیت و

ضرورت کو زمانے سے آنکھیں ملا کر تسلیم کرتے۔ آج کی اس نشست میں چونکہ ہمارا موضوع بھی یہی ہے اس لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے الیکٹرانک میڈیا کے ہمہ گیر اثرات کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیا جائے۔

میڈیا کے ہمہ گیر اثرات: - ٹیلی ویژن عصر حاضر کی ایک ایسی اختراع کا نام ہے جس نے میڈیا کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے، اس نے آواز اور تصویروں کے ساتھ پوری دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر ایک بستی (Global Village) میں تبدیل کر دیا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا نے آج ہمارے معاشرے پر ایک ایسا طلسماتی عمل کر دیا ہے جہاں اس کی اپنی فکر پر بھی اپنی عقل کا پہرہ نہیں رہتا، معاشرے کا ہر فرد وہی کہتا اور وہی سنتا ہے جو میڈیا اس کو بتانا اور سنانا چاہتا ہے، اس میں اس کی اپنی قوت ارادی دخیل نہیں ہوتی، انسانوں کی صلاحیت کار اور عقل و تمیز کی قوت شل ہو چکی ہے، غالباً ساج پر اس غیر معمولی اثرات کی وجہ سے ہی آج ٹیلی ویژن کو دور جدید کے ''منشیات'' اور ''افیون'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرانس کے ماہر نفسیات اور محقق فریڈرک ایمرے نے ٹیلی ویژن اور اس کی تصویروں کے گہرے اثرات کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''وہ اس درجہ مؤثر اور سحر انگیز ہوتی ہیں کہ مشاہد کی تمام تر توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتی ہیں، ٹی وی خاص طور پر آنکھوں اور دماغوں کو غیر معمولی حد تک متاثر کرتا ہے، اس طرح کے آواز اور تصویر اور سابقہ معلومات کے درمیان ربط و ہم آہنگی کا کام آنکھ بڑی تیزی سے انجام دیتی ہے، ایسی صورت میں دماغ، جس کا کام واقعات کا تجزیہ و تحلیل اور خبروں و تصویروں کو مسلسل دیکھنا اور نتائج نکالنا ہے، اپنا کام اس لئے انجام دینے سے قاصر رہتا ہے کہ ہر لحہ مناظر بدلتے رہتے ہیں، اس لئے وہ تیزی سے بدلتے ہوئے مناظر و مشاہدات کا تحلیل و تجزیہ کسی صورت میں کرنے کے قابل نہیں رہتا، اس لئے کہ ایسی صورت میں دماغ کے خلیئے تیزی سے بدلتے مناظر کو بغیر کسی تجزیہ اور کسی نتیجے تک پہنچے جوں کے توں قبول کر لیتے ہیں، بالفاظ دیگر مشاہدین مقناطیسی عمل کا شکار ہو جاتے ہیں'' (مغربی میڈیا کے اثرات)

میڈیا اور قومی، ملکی اور مذہبی ترقیات کے درمیان بھی اس وقت چولی دامن کا ساتھ ہے، میڈیا کے بغیر مذہبی نظریات کی اشاعت، قومی افکار کا فروغ اور ملکی پالیسی کا نفاذ اب ممکن نہیں رہا، اس زندہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے یہودی اور عیسائی اپنے قومی، تاریخی اور مذہبی رموز وشعار نیز اپنی مصنوعات کو اقتصادی، سیاسی، علمی اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے فروغ دیتے ہیں اور ان کی تبلیغ واشاعت کرتے ہیں، اس طرح ذرائع ابلاغ ہوں یا قومی و بین الاقوامی کانفرنس کسی موقع پر بھی اس کے اظہار کرنے سے نہیں چوکتے۔ یونسکو کے زیر اہتمام ایشیائی صحافیوں کی دوسری گول میز کانفرنس کی منظور شدہ تجاویز اور قرارداد سے مذکورہ باتوں کی تصدیق ہوتی ہے، اس کانفرنس نے اپنی تجاویز میں کہا تھا کہ:

''قومی ترقیات کے منصوبے کی کامیابی کا سارا انحصار قومی شعور پر ہے اور یہ بھی اس وقت ممکن ہے جب کہ میڈیا کا اس پر بھرپور تعاون حاصل ہو'' (ایضاً)

اس کے ذریعے قومی، ملکی اور مذہبی ترقیات اور اس کی اشاعت تو الگ رہی اب عالمی جنگوں میں اپنے حریف پر قابو پانے کے لئے بھی جدید اسلحوں سے زیادہ میڈیا کو استعمال کیا جاتا ہے، جسے دوسری جنگ عظیم میں ''نفسیاتی جنگ'' کا نام دیا گیا، جنگوں میں اس کے کامیاب تجربات سے ماہرین نے یہ سمجھ لیا کہ اس کے ذریعے نہ صرف فوجی کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں بلکہ عوام کے خیالات اور ان کے رویوں میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے یہاں تک کہ انہیں دشمن کے خلاف مختلف کارروائیوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے نیز اسی کے ذریعے دنیا کی دوسری اقوام اور حکومتوں کی رائے بھی تبدیل کی جاسکتی ہے، چنانچہ مسلمانوں کے تئیں آج اقوام عالم کا معاندانہ رویہ اسی میڈیا اور ٹیلی ویژن کی نیرنگی ہے جس نے بار بار ہمیں دہشت گرد کہہ کہہ کر اپنے ہی نظروں میں مشکوک بنا دیا ہے۔ اسی حقیقت کی نشاندہی کرتے ہوئے کبھی ایک جرمن قائد نے کہا تھا کہ:

''دشمن کے توپ خانہ کو برباد کرنے کے لئے ہم بم کا استعمال کرتے ہیں، کیا اس سے زیادہ موزوں اور مناسب یہ بات نہیں کہ جو ذہن توپ خانے کا استعمال کرنے پر آمادہ کرتے ہیں ان کو بدل دیا جائے تاکہ وہ ہاتھ نہ چلیں جو توپ خانہ کا استعمال کرتے ہیں۔''

(اسلامی صحافت)

ان تحریری اور مشاہداتی تجربات کے نتیجے میں اب ہمیں بھی یہ تسلیم کر لینے میں عار نہیں محسوس کرنا چاہئے کہ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات پر مشتمل اطلاعات کا یہ ہمہ گیر اور مربوط نظام قومی اور بین

الاقوامی سطح پر اتحاد و استحکام پیدا کرتا ہے، قومی سوچ کا رخ متعین کرتا ہے، قوم کو فکری تہذیب کے تغلب میں مدد دیتا ہے، تحقیق اور تجسس کے جذبے کو مہمیز لگاتا ہے، سیاسی اور ملی شعور بیدار کرتا ہے، قوم کو کسی اعلیٰ مقصد کے لئے ذہنی اور عملی طور پر تیار کرتا ہے، بین الاقوامی سطح پر قوموں کے درمیان آگاہی، رابطے، ابلاغ اور تفہیم کا ذریعہ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اعصابی اور نفسیاتی جنگ اور تہذیبی و ثقافتی یلغار کا بھی مؤثر ذریعہ ہے، اسی کے ذریعے مذہبی نظریات کی تشہیر اور جادۂ مستقیم کی تبلیغ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعے سادہ لوح مؤمنین کو گمراہ کرنے کا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔ گویا ہم اسے غالب کی زبان میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ''گنجینۂ معانی کا طلسم'' ہے۔

مذہبی سطح پر گمراہ کن نظریات کی تشہیر میں میڈیا کا استعمال:- ترقی یافتہ ممالک نے جہاں اس کے ذریعے اپنی قوم کو خوشحالی کی ضمانت دی، اپنے عوام کی رہنمائی، اقتدار کی جنگ اور مغربی تہذیب کی یلغار کی وہیں بین الاقوامی سطح پر بنام اسلام گمراہ کن جماعتوں نے اسی کے ذریعے نوجوان نسلوں کو شریعت اسلامی کا جو نیا جغرافیہ حوالے کیا ہے اس میں عہد رسالت اور خیر القرون کی روایات کا کوئی نقشہ سلامت نہیں ہے۔ اطلاعات کے اسی ہلاکت خیز طوفانوں کی زد پر دنیا کے جن غیور مسلمانوں نے اپنے سینوں میں عشق مصطفیٰ کی قندیل روشن کر رکھی ہے وہ بھی آج اپنی آنے والی نسلوں کے سینوں میں اس کے دوام کی ضمانت دیتے ہوئے معذور نظر آرہے ہیں۔ آج ان گمراہ کن فرقوں نے یا تو اس میں سرمایہ کاری کر کے اپنا مستقل چینل بنالیا ہے یا جو اس کی حیثیت نہیں رکھتے انہوں نے میدان خالی دیکھ کر دیگر چینلوں پر اپنا قبضہ جمالیا ہے، جہاں سے وہ ۲۴ ر گھنٹے پوری دنیا میں اپنے باطل عقائد کی تفسیر پیش کر رہے ہیں، آخر ایسے میں ان سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے کب تک سلامت رہیں گے؟ غالباً اطلاعات کے اسی ہلاکت آفریں ہتھیار کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اسلامی مزاج کی مدعی، دنیا کی چالیس خود مختار ریاستیں اب تک اپنی سرحدوں کو اسلامی سانچے میں نہیں ڈھال سکیں، اسلام کے نام پر دنیا کے نقشے میں ابھرنے والی ان ریاستوں کا تشخص آج مغربی تہذیب و ثقافت کے پنجے میں دم توڑ رہا ہے اور اسلامی عقائد کی دھنک رنگوں میں باطل نظریات کی رنگ آمیزی صاف دکھائی دے رہی ہے۔

ارباب فکر و نظر سے ایک اہم سوال:- وہابیت اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والی بیشمار ناجائز جماعتیں اپنے عقائد کی توسیع کے لئے جس طرح الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کر رہی ہیں، آج اسی کے یہ ہولناک اثرات ہیں کہ اہل سنت و جماعت کے بالمقابل ان کی حیثیت ایک چیلنج کی ہوگئی ہے۔ ایسے میں اب ہمیں ارباب علم ونظر بتائیں کہ بین الاقوامی پیمانے پر اسی سرعت کے ساتھ گھر گھر سے منصب نبوت کے دعویداروں، شان رسالت پر شب خون مارنے والوں اور دن کے اجالوں میں ایمان و عقائد پر حملہ کرنے والوں کو ہم کیسے نکالیں؟ آج اکیسویں صدی میں ہمارے پاس اطلاعات کے اس ہمہ گیر نظام اور مؤثر ترین آلہ کا نعم البدل کیا ہے؟ جس کے ذریعے ہم اپنے بزرگوں، جوانوں، عورتوں اور بچوں کے ایمانی آبرو کی پاسبانی کرسکیں؟ اور بین الاقوامی پیمانے پر اپنے مسلک کی تشہیر اور اپنے عقائد کی ترجمانی کے لئے الیکٹرانک میڈیا کے مدمقابل وہ کون سا میڈیم ہے جس کی صدائے بازگشت خلوت کدوں میں بھی سنائی دیتی ہے؟

دوسرا سوال:- شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ اور اہل سنت کی دیگر اکابر شخصیتوں نے تصویر کے ساتھ فرضیت حج کو بھی موخر کرنا واجب قرار دیا، ان کے نزدیک امن شرعی کے فقدان (فوٹو کھینچوا کر فعل حرام کا ارتکاب) کی وجہ سے نفس وجوب (حج فرض ہونے کے باوجود) وجوب ادا (فعل حرام کے ساتھ فرضیت کی ادائیگی) ضروری قرار نہیں پائی، چنانچہ حضور مفتی اعظم ہند اور حضور حافظ ملت علیہما الرحمۃ والرضوان نے بغیر فوٹو حج مبرور کی ادائیگی کر کے اپنے متبعین کے لئے نمونۂ قول و عمل بن گئے۔ ان بزرگوں نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو بھی حکماً وحقیقتاً ہر اعتبار سے متکلم کی آواز کا غیر قرار دیتے ہوئے مطلقاً فاسد قرار دیا اور اپنی پوری زندگی اسی پر عمل پیرا رہے، مگر جیسے جیسے ان اسلاف کا روحانی کارواں ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوتا گیا ہمارے ارباب حل وعقد نے ''الضرورات تبیح المحظورات'' (ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں) کے پیش نظر ان مسائل پر مشروط جواز کا فتویٰ صادر فرمایا، اب ہمارے علماء اور قائدین کا روحانی قافلہ تبلیغی دوروں کے نام پر ''ضرورت'' اور ''تعامل'' کا سہارا لے کر تصویر سازی کے ساتھ یورپ و امریکہ و افریقہ کی سرزمین پر اپنی تابانیاں بکھیر رہا ہے اور حج مبرور کی سعادتیں حاصل کر رہا ہے اور اب

اسی اصطلاح کے سہارے مکبر کی شرط کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر پر نماز بھی جائز ہوگئی ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب ''ضرورت'' کی بیساکھیوں کے سہارے تصویر سازی اور لاؤڈ اسپیکر پر نماز جائز ہوسکتی ہے تو پھر اسی ضرورت کے تحت ٹیلی ویژن پر تبلیغ دین کی رخصت عطا کرنے میں ہمارا تقویٰ آڑے کیوں آرہا ہے؟ ایک بین الاقوامی سطح کے میڈیم سے چند لمحوں میں اسلام کی جو باتیں کروڑوں اربوں افراد تک پہنچائی جاسکتی ہیں، کیا بیرون ممالک میں چند سو افراد کے درمیان آپ کی خطابت اس سے زیادہ مؤثر اور ''ضروری'' ہے؟ اگر نہیں، تو پھر یہ آج تک ضرورت شرعیہ سے کیوں محروم ہے؟

تیسرا سوال:- انیسویں صدی کے نصف آخر میں ٹیلی ویژن کی ایجاد کے بعد انفارمیشن ٹکنالوجی میں کمپیوٹر ایک ایسی ہمہ جہت حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جس نے پوری دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے، اور اس تنہا ایک مشین کے ذریعے آج ہزاروں کام انجام پارہے ہیں، یہ ہزاروں افراد کے کام تنہا برق رفتاری سے انجام دے سکتا ہے اور دے رہا ہے، آج دنیا کا کوئی بھی شعبہ اس کے وجود کے بغیر نامکمل اور مفلوج تصور کیا جاتا ہے، آج ہم اس کے ذریعے گھر بیٹھے دنیا کی ہزاروں معلومات حاصل کررہے ہیں اور اپنے کارناموں سے دنیا کو متعارف کروارہے ہیں۔ کل تک جو کام ٹی وی، ریڈیو، فون، فیکس، ٹیلیکس، وی سی آر اور ٹیپ ریکارڈ سے الگ الگ لئے جاتے تھے، آج تنہا کمپیوٹر نے ان تمام چیزوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایجاد نے جہاں آج انسانی زندگی کو ترقیات کی منتہائے کمال پر پہنچادیا ہے وہیں آج اس کے ذریعے فواحش کی اشاعت اور جرائم کے نت نئے انداز وجود میں آرہے ہیں، ہم اگر اس پر اسلامی معلومات حاصل کرسکتے ہیں، علماء کو دیکھ سکتے ہیں اور ان کے روح پرور بیانوں کو سن سکتے ہیں، تو اسی پر دنیا کی بیشمار عورتوں کی ننگی فلمیں اور جنسی مناظر بھی دیکھے جاسکتے ہیں، اس کے ذریعے اگر نعت پاک سنی جاتی ہے تو اسی کے ذریعے فحش گانے بھی سنے جاسکتے ہیں، اس کے ذریعے اگر ہم ایمان وعقیدے کی دولت بانٹتے ہیں تو اسی کمپیوٹر کے ذریعے گھر بیٹھے بینکوں میں ڈکیتی بھی کی جارہی ہے۔ ایسے ''عفریت'' کو آج ہمارے علماء و فضلاء نہ صرف اپنے گھروں میں جگہ دے رہے ہیں بلکہ ان کے مدارس میں اس کا وجود ان کے لئے باعث افتخار بنا ہوا ہے، یہ بابرکت ہستیاں اس کے وجود کو ''الاصل فی الاشیاء اباحۃ'' (ہر چیز کی اصل مباح ہے) کی آڑ میں امت مسلمہ کے لئے بھی خیر وبرکت متصور کررہی ہیں، یہ علماء اس سے اسلام کی اشاعت کا کام لے رہے ہیں، اس پر وہ فحش گانے سن کر اپنے دلوں کو مردہ نہیں کررہے بلکہ مدح سرکار دو جہاں ﷺ سے اپنی روحوں کو نیاز مندی کے آداب سکھارہے ہیں، اس پر وہ جنسی مناظر دیکھ کر اپنی آنکھوں کو جرأت عصیاں کی دعوت نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم بینا کو جاندار وغیر جاندار تصاویر پر مبنی اسلامی علامات وشعار کے مشاہدے کا خوگر بناتے ہیں...... آپ کے اس قول مستند سے کسے انکار کی ہمت ہے؟ مگر ہمیں یہاں یہ سوال کرنے کی اجازت دی جائے کہ ''الاصل فی الاشیاء اباحۃ'' کے سہارے جب کمپیوٹر ہمارے لئے باعث خیر وبرکت ہوسکتا ہے تو پھر ٹیلی ویژن کو ہی اس زمرے سے خارج کیوں رکھا گیا ہے؟ جب کہ یہ کمپیوٹر کی ہمہ گیریت کا عشر عشیر بھی نہیں، صرف ناموں کے افتراق سے کمپیوٹر پر الطاف وعنایات اور ٹی وی سے بیزاری کیوں؟ ہم اس کے افادی پہلوؤں کو اپنا کر اس سے تبلیغ واشاعت دین کا کام کیوں نہیں لے سکتے؟ آخر یہ ہمارے عتاب کا شکار کیوں ہے؟

یہی حالات اخبارات ورسائل کے بھی ہیں، آج ہمارے علماء، ملی، ملکی، اور سیاسی حالات سے آشنائی کے لئے ہندی، اردو اور انگریزی اخبارات کا مطالعہ اپنے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں، مگر جہاں اس میں ملکی و قومی اطلاعات شائع ہوتی ہیں وہیں فلموں اور بے حیائی پر مبنی تصاویر اور اطلاعات بھی رہتی ہیں، مگر یہ تو ہماری طبیعت پر منحصر ہے کہ ہماری آنکھیں اطلاعات کے بین السطور سے ہمارے دل ودماغ میں ملی وقومی شعور پروان چڑھاتی ہیں یا پھر ہمیں جنسی تسکین کا سامان فراہم کرتی ہیں؟ مگر چونکہ ہر چیز کی اصل مباح ہے اس لئے اس کے مطالعے کی نہ صرف تلقین کی جاتی ہے بلکہ اس سے فرار طبائع پر دقیانوسیت کا الزام بھی عائد کیا جاتا ہے۔ یہی صورت حال موبائل اور فون کی بھی ہے مگر طوالت کے خوف سے میں اپنا سوال یہیں پر ختم کررہا ہوں، کیوں کہ...... ؏

کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے

ایک روشن صبح کا آغاز:- زمانۂ ایجاد سے آج تک ہندوستان میں ٹیلی ویژن کے جواز اور عدم جواز کا مسئلہ ہمارے لئے ایک ایسی ''زلف گرہ گیر'' کی مانند رہا جو سلجھتا دکھائی نہیں دیتا، اس کا اثبات پروفیسر کلیم الدین کے لفظوں میں ''اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے یا

معشوق کی موہوم سی کمر"، مگر حال ہی میں فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی چیف قاضی ادارۂ شرعیہ کرناٹک نے ٹیلی ویژن پر دعوت وتبلیغ کے مشاہدے کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ مستحسن گردانا ہے، حالانکہ ایک عرصے تک ان کا قلم حامیان ٹی وی پر برق سوزاں بن کر گرتا رہا مگر عصری تقاضوں، دعوت دین میں ٹیلی ویژن کے اہمیت و افادیت اور ضرورت کے پیش نظر جس طرح انہوں نے یہ جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے اور اس کے حق میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کی ہے وہ پوری جماعت کے لئے خوش آئند ہے، اب ہمیں بھی نفاق اور خود فریبی کے عمل سے نکل کر اپنے قول وعمل میں متحد ہو جانا چاہئے۔ ٹی وی کے سلسلے میں مفتی صاحب کا یہ فتویٰ گو کہ ابھی مشروط ہے اور فتوے کے بین السطور سے ان کے احتیاط اور جھجک کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے مگر اس پیش قدمی سے ان لاکھوں افراد کو یقیناً امان ملی ہے جن کی آنکھیں اسلامیات کے مشاہدے کے باوجود احساس گناہ سے جھکی جا رہی تھیں۔ عصر حاضر میں دسویں صدی کے مزاج رکھنے والے نمونوں کا اس فتوے پر کیا ردعمل ہوگا؟ یہ تو نہیں معلوم، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس مشروط فتوے (اگر کسی کے یہاں ٹی وی ہے تو اس پر اسلامی پروگرام دیکھنا جائز و مستحسن ہے) کو وہ اپنی انانیت اور دقیانوس طبیعتوں سے مجبور ہو کر یہ افواہ اڑانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑیں گے کہ "مفتی صاحب نے تو ٹی وی جائز کر دیا ہے، اب اس پر شوق سے فلمیں دیکھی جا سکتی ہیں اور ان پر گانے بھی سنے جا سکتے ہیں۔" لیکن ہم مفتی صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ایسے شرپسندوں سے نپٹنے کے لئے اب ہزاروں قلم اور زبان ان کا متحدہ تعاقب کریں گی۔

انانیت کے ہولناک اثرات:- آج سے ایک دہائی قبل اسی ٹی وی کی تحقیق اور اس کے جواز وعدم جواز کا مسئلہ اٹھا تھا، بحث ومباحثہ سے گزرتا ہوا یہ علمی مسئلہ دشنام طرازی، اشتہار بازی، فحش لٹریچر کی اشاعت، ذاتیات کا تعاقب، حسب ونسب پر اوچھے حملے اور قتل و غارت گری تک پہنچا اور پوری جماعت اہل سنت کے لئے وبال جاں بن گیا۔ مشربی وفاداریوں اور فرضی عقیدت مندیوں کے نام پر ابن الوقتوں کی ایک ٹولی اٹھی اور جعلی ناموں سے مغلظات پر مبنی اکابر و مشاہیر کی خلوت کدوں کی داستانیں لکھ کر واجدہ تبسم کے "نتھ" اور منٹو کے "لحاف" جیسے افسانوں کو شرما دیا، لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ وہی بزرگان دین تھے جن کی دست بوسی وقدم بوسی کل تک ہمارے لئے نجات وشفاعت کا ایک بہترین ذریعہ تھی۔ رات کے اندھیروں میں گھوم گھوم کر مذہبی اسٹیجوں سے اپنا پیٹ پالنے والوں اور شعبدہ بازوں کو بھی جیسے ایک نیا مواد مل گیا، انہوں نے بھی نعروں کی صدائے بازگشت میں ہماری اکابر ہستیوں کے جبہ و دستار کو بیچ چوراہے پر نیلام کر کے اپنے کاروبار کو غذا فراہم کی۔ آج بھلے ہی پندار عقیدت کے بھرم میں ہماری زبان وقلم پر تالے لگ جائیں مگر یہ زمینی حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ یہ سارے امور انہی کی سربراہی اور خاموش رضا مندی میں انجام پا رہے تھے جن کے ناموں کو لیتے ہوئے ان کے آگے اور پیچھے غلو مندانہ القاب وآداب لگانا ہم عین اسلام سے کم نہیں سمجھتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر اہل سنت وجماعت آج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، مشربی گروہ بندی کے نام پر مسجدیں بٹ گئیں، آپسی اتحاد پارہ پارہ ہو گیا، نفاق کو راہ ملی، عداوت نے جگہ پائی، مسلکی مخالفین کو ہرزہ سرائی کا موقع ہاتھ آیا اور سب سے بڑھ کر جن بزرگوں کی تعظیم اور خانقاہوں کی پاسبانی ہماری جماعتی روایات رہی وہ ہماری ہی زبان وقلم کی ضربوں کی تاب نہ لا کر ڈھ گئی۔ اور یہ جماعت اہل سنت کی ایسی بھیانک اور دلخراش تاریخ ہے جس کو آنے والا مؤرخ لکھتے ہوئے کانپ اٹھے گا۔

اب بھی وقت ہے کہ اس پیش قدمی کا پر جوش استقبال کیا جائے، انانیت اور طبقاتی زعم وتعصب کی بوالعجبیوں سے اوپر اٹھ کر سوچا جائے کہ ہمیں اہل سنت وجماعت کو کیسے متحد کرنا ہے، مسلک اہل سنت کی توسیع کے لئے جماعت کا ہر فرد رائی اور ذمہ دار ہے، جس کے لئے اسے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے میں پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ اب تک اس سے نفرت اور گریز نے ہمیں دعوتی سطح پر بہت نقصان پہنچایا ہے، اب اس مسئلے کو ہمیں اشرفی اور رضوی تناظر میں نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ حالات کا تقاضہ اور وقت کی پکار سمجھ کر قبول کرنا چاہئے۔ اگر ایسا ہم نے نہیں کیا اور ان غلطیوں کو پھر سے دہرانے کی کوشش کی تو اب ہم اتنے گروہ میں تقسیم ہو جائیں گے کہ اہل سنت کا تشخص دن کے اجالے میں بھی پہچانا نہ جا سکے گا۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں ترے دور کا آغاز ہے

◎◎◎◎

طریقۂ کار کا خلاصہ

۱۔ دعوت اسلامی کے اجتماعات صرف اور صرف تبلیغی نوعیت کے ہوں گے معراج و میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ و جلوس کا انعقاد دعوت اسلامی کے نام سے نہ کیا جائے۔

۲۔ اجتماعات میں مبلغین (مقررین) وہی ہوں جو غیر سیاسی اور باکردار ہوں

۳۔ بیان بالکل سادہ اور عام فہم ہو۔ ترنم (راگ) سے مکمل احتراز کریں

۴۔ بیان میں باطل فرقوں کا رد ہو نہ تذکرہ۔ صرف ضرورتاً مثبت انداز میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو۔

۵۔ بیان مختصر ہو، انداز تعمیری، اصلاح اعمال پر ابھارا جائے۔ اتباع وسنت کی ترغیب دلائی جائے، نیز کھانے، پینے، لباس پہننے، سلام ومصافحہ وغیرہ، روزمرہ کے معمولات کی سنتیں تعلیم دی جائیں۔

۶۔ تبلیغی دورہ میں خرچ سفر وطعام وغیرہ اپنا اپنا ہو، ہاں دعوت اسلامی میں شامل مخیر اسلامی بھائی کوئی اعانت کردیں۔ تو مضائقہ نہیں۔

۷۔ تربیتی نشستیں وقتاً فوقتاً کی جائیں جن میں ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے تربیت دی جائے

۸۔ بالخصوص امیر تصویر کشی اور اخباری بیان بازی سے اجتناب کرے

۹۔ دعوت اسلامی کا ہر اسلامی بھائی اپنے امیر کی اطاعت کرے۔ اسے صورت وسیرت کے لحاظ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا آئینہ دار ہو۔

نوٹ:۔ یہ طریقہ کار صرف خواص کیلئے ہے۔ اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں
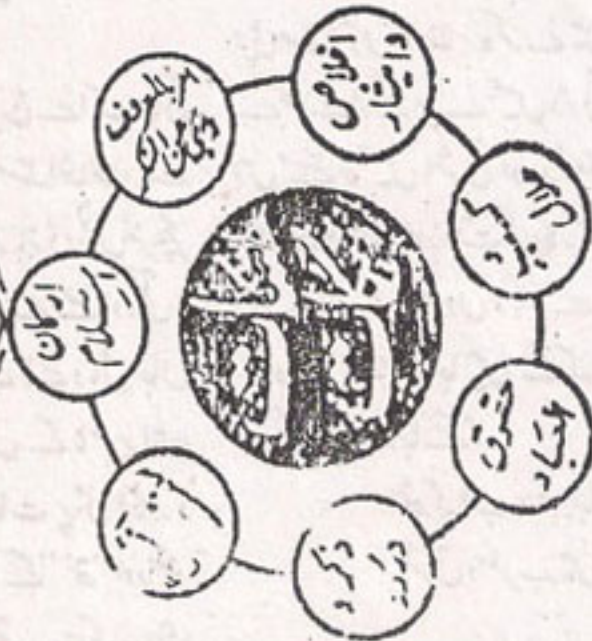
اہلسنت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب واحترام میں کوتاہی نہ کریں اگر علماء اہلسنت دفعہ نمبر ۴ کے تحت صحیح مسائل کی ہدایت کریں یہ حکم شرع ہے اس پر عمل کریں اگر یہ محسوس کریں کہ نزاعی صورت ہے تو شہری یا صوبائی نگراں یا مرکزی امیر کی طرف رجوع کریں علماء اہلسنت کی تحقیر سے قطعاً گریز کریں، ان کے کردار و عمل کے متعلق ہرگز گفتگو نہ کریں، ہاں جہاں عقائد کی کمزوری اور کبائر کا مرتکب ہو ان کی چھاؤں سے بھی پرہیز کریں اگرچہ وہ عالم کہلاتے ہوں۔

دعوت اسلامی کا کام ہنگامی طور پر لوگوں کے خود مالی بوجھ اٹھالینے پر ہوتا ہے۔ لہٰذا عموماً چندہ نہیں کیا جاسکتا، ہاں سخت ضرورت کے وقت مرکزی امیر اس کی اجازت دے سکتا ہے۔

اصول ختم شد

TV کا چمتکار —— عید کی خوشی میں صحنِ جامع مسجد دہلی میں ناچتی لڑکی

۷۸۶
۹۲

برادران اہلسنت وجماعت ۔ سلام مسنون ودعا خیر مشمول

دعوت اسلامی کا ایک وفد گجرات کے دورہ پر آرہا ہے ۔ یہ تنظیم خالص سنیوں کی تنظیم ہے
جسکے بانی مولوی محمد الیاس قادری ہیں جو حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی علیہ الرحمہ سے
بیعت ہیں ۔ یہ خود متصلب سنی ہیں اور دیوبندیوں وغیرہم کو حسام الحرمین کی روشنی میں کافر و بد دین
جانتے ہیں اور اپنے لوگوں کو اپنے مخصوص انداز میں مسلک اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قائم رکھنے کی سعی کر رہے
مسائل نعائی منشور کے بارے میں ان سے گفتگو ہوئی ۔ اسکو انہوں نے کالعدم کر دیا ہے ۔ یہ بفضلہ تعالیٰ معمولات
اہلسنت میلاد و اعراس بزرگان دین و مشائخ کے قائل ہیں ۔ امید ہے کہ لوگ وفد سے اجتماع میں شریک ہونگے

والسلام
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

نوٹ ان سے کل گزشتہ ۸ محرم ۱۴۱۲ھ موافق ۱۸ اگست ۱۹۹۱ء کو ملاقات ہوئی تھی
جس میں انہوں نے کالعدم منشور کے بارے میں وضاحت کی

نوٹ :- حضرت کے روبرو منشور کالعدم کرنے کی وضاحت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ الیاس قادری نے منشور کی غلطیوں کو تسلیم کیا۔ انہوں نے غلطیوں کو تسلیم تو ضرور کیا لیکن ان پر عمل جاری رکھا، وہی منشور آج بھی نافذ العمل ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت کی تائید حاصل کرنے کے لئے منشور کو منسوخ کرنے کی بات کہی گئی تھی۔ یہ کھلا فریب ہے۔ حضرت نے الیاس قادری کے فریب کو سمجھا تو 1992 میں اپنی تائید کا رد فرمایا اور عوام کو آگاہ کیا ''میری کسی سابقہ تحریر سے دھوکا نہ کھائیں'' (ص 31)

دعوتِ اسلامی والے حضرت کی 1991 کی تائید کی اشاعت وتذکرہ تو خوب کرتے ہیں لیکن 1992 کی تحریر کو چھپائے رکھتے ہیں۔

انجمن تحفظ ایمان

ناچیز مرکزی مسجد چھ مینارہ محلہ کاغذی ٹولہ کا امام ہے اور یہاں پر دعوت اسلامی کا جیسا کام چل رہا ہے
اس سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ یہاں پر جنیدہ بھائی نے کچھ ایسا ماحول بنا دیا ہے کہ عوام تو عوام مبلغین بھی
اس سے متنفر ہیں اور ناچیز یہاں کے مبلغین کے بارے میں لکھتا ہے کہ میرے ہی پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور پھر
میری ہی برائی کرتے ہیں مثلاً خبیث بندر ڈھونگی گدھا ایسے الفاظ میرے لئے استعمال کرتے ہیں جبکہ میں
امام ہوں اور یہ الفاظ انکے بڑے صابر نے اور کوئی دعوت اسلامی کا مبلغ ایسا نہیں ہے جو تکبر اور غرور سے
لبریز نہ ہو علماء کی اسقدر برائی کرتے ہیں کہ سننے والے حیرت زدہ رہ جاتے ہیں ایک مرتبہ جنیدہ بھائی یعنی بریلی کے نگران
نے مجھ سے کہا تھا کہ امام صاحب آپ عالم عالم بہت کہتے ہیں کون ہے عالم آپ کس کو عالم سمجھتے ہیں تو ناچیز
نے جواب دیا تھا جو عربی کتابوں یا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ضروریات دین کے مسائل نکالے وہ عالم ہے
تو جواب میں کہا تھا کہ ہم نہیں مانتے بلکہ عالم کا معنی جاننے والا اور ہر شخص دین کی کوئی نہ کوئی بات ضرور جانتا ہے
اس لئے ہر شخص عالم ہے یہاں تک کہ رکشا چلانے والا بھی عالم ہے یہ بھی کہا کہ علماء اتنے متکبر ہیں کہ اگر [illegible] اپنی اولاد
متکبر بنانا ہو تو علماء کی صحبت میں بٹھادو یہ بات مولانا ابوذر قادری کے سامنے کہی تھی یہ لوگ علماء کی اسقدر
توہین کرتے ہیں کہ آدمی حیرت زدہ رہ جاتا ہے اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مومن کو مومن نہ کہو اب آپ ہی بتائیے
کیا مومن کو کافر کہا جائے گا اور دعوت اسلامی کا کوئی شخص علماء کے پاس جانا چاہے تو منع کر دیتے ہیں کہ مت جاؤ اور
کہتے امام صاحب ہاشمی میاں کی تقریر کی کوئی کیسٹ نہیں بجا سکتے اس میں کیا صرف لفاظی ہے جبکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس میں
بھی اللہ و رسول کا نام ہے تو ایک طرح سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو روک رہے ہیں اور ایک کتاب مسمی بہ سیرت غوث اعظم
پڑھی جا رہی تھی تو اسکو منع کر دیا اور کہا ایسی کتابیں مت پڑھا کرو اور ایک مرتبہ ناچیز کو بلانے کیلئے ایک آدمی آیا
ناچیز حاضر نہیں تھا تو جنیدہ میاں نے کہا کہ تم امام صاحب کو کیوں ڈھونڈ رہے ہو یہ بات مرکزی مسجد کے موذن صاحب نے
کہی تھی اس شخص نے جواب دیا کہ میلاد کرنا ہے تو جنیدہ میاں نے برجستہ کہا تھا کہ میلاد کرانے سے کیا ہوتا ہے ہم
اجتماع کریں گے - اور ایک مرتبہ یہ بھی کہا کہ بغیر عمامہ باندھے خالی ٹوپی لگانا مشرکین کی وضع ہے اب آپ ہی بتائیے
مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو بارہا دیکھا گیا اور دیگر علماء کو بغیر عمامہ باندھے بھی نماز پڑھی ہے تو کیا ایسے ولی کامل بھی
مشرک تھے اور یہ لوگ ایسی حضرات کو بھی مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ عمامہ سبز جنکے سر پر ہو صرف اس کو مسلمان سمجھتے ہیں
تحریک دعوت اسلامی کے متعلق جب سوال کیا گیا تھا تو حضور اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں جو جانشین اعلیٰحضرت ہیں ان لوگوں
سمجھانے کیلئے آئے تھے تو ان لوگوں نے سینہ تان کر گھمنڈ سے کہا تھا کہ اب تو ہم ایسے مقام پر فائز ہیں کہ بڑے بڑے علماء
ہمارے پاس خود ہی آرہے یہ مغرور نہیں تو کیا ہے

فقط محمد ارشاد رضوی 15.9.93

گواہ ۔ محمد حسین نوری ۔ [illegible] 9.10.93

محمد اقبال خاں نوری

محمد [illegible] 9.10.93

خطیب و امام مسجد حبیبیہ محلہ سیلانی بریلی شریف محمد اقبال خاں نوری

مولانا نظام الدین نوری ۔ نعیم الدین [illegible]

دعوت اسلامی اور اس کے امیر حضرت مولانا محمد الیاس قادری کے متعلق ہمارے پاس روزانہ درجنوں خطوط آ رہے ہیں۔ مرکزی دار الافتاء میں دعوت اسلامی کے بارے میں درجنوں استفتاء موجود ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ احباب ملاقات میں اپنے مرکز کی رائے معلوم کرتے ہیں۔ یہ محسوس کیا گیا کہ فرداً فرداً کہاں تک بتایا جائے گا۔ اسی کے پیش نظر جانشین مفتی اعظم فقیہ اسلام دامت برکاتہم العالیہ کا جواب شائع کیا جا رہا ہے۔

حضور تاج الاسلام علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ جانشین مفتی اعظم ہند۔ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے ایک جماعت بنام "دعوت اسلامی" تشکیل دی ہے۔ اور ان کے مبلغین کو خصوصی ہدایت ہے کہ "ہمارے اسٹیج سے کسی غیر مکتب فکر کا رد بالکل نہ کیا جائے گا اور ہمارے علماء نے جو سختی سے رد کیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں کئی فرقے وجود میں آ گئے۔ مثلاً دیوبندی، وہابی، رافضی اور قادیانی وغیرہ"۔۔۔ حالانکہ وہ اپنی گفتگو اور تحریر میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا خوب تذکرہ کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی ایک تحریر میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔۔۔ "بد مذہبوں کا رد کرنا فرض ہے کافر بھی رد کر کے ہی اسلام میں داخل ہوتا ہے"۔۔۔ تو کیا مبلغین "دعوت اسلامی" کا یہ عمل شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں؟۔۔۔ یہ بات خصوصاً آپ سے معلوم کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب حضور ہی تحریر فرمائیں کیونکہ آپ کی کوئی تحریر انکی موافقت میں انکے پاس موجود ہے۔ وہ عوام کو دکھا کر ان کو گرویدہ بنا لیتے ہیں۔

المستفتی
محمد غوث خاں حامدی رضوی
(خلیفہ مفتی اعظم ہند و سید آل محمد ستھرے میاں و سید ظفر الدین صاحب اشرفی سجادہ آستانہ کچھوچھہ شریف)

الجواب:- بد مذہبوں کا رد فرض ہے اور دخول اسلام کیلئے عقائد باطلہ سے بدتری و بیزاری کا اظہار بالاتفاق شرط ایمان ہے بغیر اس کے کوئی کافر مسلمان نہ ہوگا کافر ہی رہیگا۔ مطلقاً رد سے کوئی سچا مبلغ منع نہ کرے گا۔ اور نہ علماء دین پر معترض ہوگا پھر جو کچھ مولانا الیاس قادری صاحب کے درج سوال ہوا ان ہی سے دریافت کرنا چاہئے اور ان پر لازم ہے کہ دو معقول و مقبول صفائی پیش کریں ورنہ ان کی تحریک سے لوگوں پر اجتناب و پرہیز لازم ہے میری کسی سابقہ تحریر سے لوگ دھوکہ نہ کھائیں واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

فی الواقع الیاس قادری کا طریقۂ کار غلط ہے جسپر وہ باوجود فہمائش بسیار

جمے ہوئے ہیں اور انکی تحریک وجوہ مذکورہ بالا کی بناپر نہایت مشتبہ ہے لہذا

اسکی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں خود میرے پاس شہادت شرعیہ

گزری کہ ایک شخص نے سیلانی (بریلی) کی مسجد میں خلاف مذہب اہلسنت تقریر کی

یہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھا اور اس نے یہ تقریر دعوت اسلامی کے اجتماع میں کی۔

مجھے یہ بھی اطلاع باوثوق ذریعہ سے ملی کہ ایک شخص جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے

وہی شخص دعوت اسلامی کا مبلغ بھی بن گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی میں ہر طرح کے

لوگ ہیں اور اسکے دستور میں مبلغ ہونیکے لئے مذہب اہلسنت و جماعت کا پابند ہونیکی کوئی شرط نہیں ہے

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہ

[مہر: تحسین رضا غفرلہ ...]

محمد انور علی رضوی
مدرس جامعہ رضویہ
منظر اسلام
بریلی شریف

محمد ...
مدرس جامعہ منظر اسلام
بریلی شریف

...
بریلی شریف

فالامر کما قال ...
الفقیر الی رحمۃ ربہ ...
محمد اختر رضا القادری الازہری غفرلہ

محمد حبیب ... قادری غفرلہ
خادم مرکزی دار الافتاء
۸۲ سوداگران بریلی

محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

بدمذہبوں کے رد کو برا جاننے و ماننے والے کو جو بزرگوں کی بےحرمتی کرے عند الشرع سُنّی مانا جائے یا گمراہ اگرچہ نذر و نیاز و قیام و سلام و عرس و میلاد وغیرہا کی قائل ہو ساتھ ہی ساتھ یہ بھی وضاحت فرمائی جائے کہ رد کا انکار کرنے والے بلکہ رد کو غیر درست جاننے والے کو مسجد کا اجتماع یعنی کسی سُنّی مسجد میں کرکے غیر اسلامی عقیدے کو فروغ دینا و اسکا رکن بنا کر اسکی حوصلہ افزائی کرنا اور بنام تبلیغ غیر اسلامی نظریہ کو خوب پھیلا کر بعض اہل سنت میں انتشار برپا کرایا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمایا جائے۔

المستفتی واحد علی خان القادری غفرلہ

۷۸۶ الجواب بدمذہبوں کا رد جب ضرورت ہو تو یہی فرض تک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیہم اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر شدت و سختی کرو وقال اللہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ظالموں کی طرف میل نہ کرو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی مسلم شریف میں یحیٰ بن یعمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا پہلا شخص جس نے تقدیر کا انکار کیا بصرہ کا معبد جہنی تھا تو میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری حج یا عمرہ کے لئے چلے تو ہم نے کہا اگر ہماری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی سے ہو جائے تو ہم ان سے پوچھیں گے اس کے بارے میں جو وہ لوگ تقدیر کے بارے میں کہتے ہیں تو ہماری ملاقات عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد کے اندر ہو گئی تو میں اور میرے ساتھی انکے کنارے ہو گئے ایک دائیں دوسرا بائیں تو میں نے سوچا کہ میرا ساتھی بات کہنے کے لئے مجھے بولنے دے گا تو میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن بیشک ہماری طرف کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور

علم کی باریکی کو نہ الٹتے ہیں مگر وہ لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور بندوں کے کام نئے ہیں پہلے سے لکھے نہیں عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب تم ان سے ملو تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے علیحدہ ہوں اور وہ مجھ سے علیحدہ ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم عبد اللہ بن عمر کھاتا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس احد برابر سونا ہو اور اسکو خرچ کرے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا یہانتک کہ وہ تقدیر پر ایمان لائے کیونکہ وہ انکار تقدیر کی وجہ سے مرتد ہوگئے مجمع الملفوظ میں اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تلوار نہ رہی حاجت نہ تھی تلوار کے ذریعہ سے سر انتظام ہو سکتا تھا اب کہ ہمارے پاس سوا زبان و قلم کے کوئی علاج نہیں رد کرنا فرض ہے حدیث میں ارشاد ہوا اذا ظہرت الفتن او قال البدع ولم یظہر العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً جب فتنے یا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور تمام آدمیوں کی لعنت اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے گا نہ نفل دوسری حدیث میں ہے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بدمذہبوں کا رد فرض ہے لہٰذا جو ٹولی بدمذہبوں کے رد کو برا جانے اور اسکا انکار بھی کرے اسکو غیر درست بتائے نیز مسجدوں میں ایسے غیر اسلامی عقیدے کو فروغ دے اور تبلیغ کے نام غیر اسلامی نظریہ کو فروغ دیکر مسلمانوں کے درمیان انتشار برپا کرے وہ ٹولی اہل سنت سے خارج ہے انکے رد کو نادرست بتانے کا بول کھلا شیطانی بول ہے جو ایسی بکواس کرتے ہیں ان پر توبہ لازم ہے اور بعد توبہ تجدید ایمان بھی چاہئے کہ مطلقاً رد کا انکار ان آیات واحادیث کے انکار کو مستلزم ہے جن میں بدمذہبوں کا رد آیا ہے جب تک وہ توبہ نہ کرلیں انکے پاس اٹھنا بیٹھنا ان سے میل جول کرنا انکے ساتھ کھانا پینا ناجائز ہے ان سے دور رہنا لازم حدیث میں ہے ایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم بدمذہبوں سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں فتنے میں نہ ڈال دیں واللہ تعالیٰ اعلم محمد فاروق غفرلہ رضوی دار الافتاء بریلی شریف ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد اعظم غفرلہ

24 | دعوت اسلامی ایک فتنہ ہے (مفتی محمد حسن میلسی پاکستان)

حضرت فیض درجت مخدوم اہلسنت مولانا صاحبزادہ محمد سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں

ہدیہ سلام مسنون

خیر و عافیت ۔ مزاج گرامی ۔ امید ہے کہ بخیر و عافیت رہکر دعا فرماتے رہتے ہوں گے ۔ اس سے قبل دو عریضہ حاضر کر چکا ہوں ۔ مولانا الیاس قادری بانی امیر دعوت اسلامی سے متعلق ایک اہم مقالہ مؤدبانہ ومہذب انداز میں برائے اشاعت ارسال خدمت ہے ۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے آئندہ شمارے میں ضرور ضرور شامل فرمالیں ،

اب مولوی الیاس صاحب مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کھل کر میدان میں آ گئے ہیں اب کسی رعایت ورواداری کے مستحق نہیں مولوی الیاس کا فتنہ اب مولوی غلام رسول سعیدی سے زیادہ خطرناک ہے کئی مسائل میں مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تغلیط اور عملاً تردید کر رہے ہیں ۔ ہندوستان بھر کے سنی رضوی علماء کو خبردار کر کے اس کا فیصل اور اس جدید فتنہ کا استیصال از بس از حد ضروری ہو گیا ہے ۔ خاص توجہ فرمائیں ۔ اور اپنی رائے گرامی سے اس فقیر سگ آستانہ کو مطلع فرمائیں ۔ فقیر کا یہ مقالہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے آئندہ شمارہ میں ضرور شامل فرمالیں ۔ آستانہ عالیہ پر سلام و دعا عرض فرمادیں ۔ اس ماہ ذی الحجہ جنوری کا شمارہ نہیں ملا از راہ کرم دوبارہ ارسال کرادیں ۔ پاکستان تشریف آوری ہو تو پروگرام سے مطلع فرمادیں ۔ والسلام

الفقیر محمد حسن علی رضوی میلسی

25 | "فیضان سنت" کا خواب ۔ اہل اجتماع کی مغفرت ، توہین رسالت ص ۲۷

اہلِ اجتماع کی مغفرت ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میں شبِ برأت ۱۵ شعبان ۱۴۲۰ھ کو لانڈھی کے قبرستان میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں شریک تھا ۔ مگر امیرِ اہلسنّت کا بیان شروع ہونے میں تاخیر کے سبب میں اُکتا کر چلا گیا ۔ نمازِ فجر کے بعد جب سویا تو خواب میں حضورِ اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوئی ۔ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا "اے نادان ! لانڈھی کے قبرستان میں آج رات جو اجتماع ہوا اس میں جتنے لوگ آخر تک شریک رہے اُن سب کو بخش دیا گیا ۔ اگر تو بھی آخر تک شریک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی "

نوٹ :- جو شخص حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا وہ مغفرت سے محروم رہ جائے اور الیاس قادری کے اجتماع کے تمام شرکاء کی مغفرت کردی جائے جسمیں ان کے قول کے مطابق ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ شریک ہوتے ہیں ، کیا یہ بات خواب کے جھوٹے ہونے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کذب منسوب کرنے اور توہین کی دلیل نہیں ؟

مدینہ محمد الیاس قادری

آہ مدینہ

حوالہ کاشف اقبال

① مدینہ علماء مقدس پنجرہ ہیں ان کے ہاتھ چومو اور آگے بڑھ جاؤ۔ علماء نے دین کا کام نہ کیا ہے نہ کرنے دیں گے۔

② مدینہ اپنے مرکز خانقاہوں سے دور رہناؤ۔ ورنہ خانقاہوں سے لوگ بیعت ہوتے رہیں گے خانقاہوں سے بیعت ہونے والے لوگ دین کے کام میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔

③ مدینہ ہندوستان کے دورہ کے دوران میں نے کچھ تحریریں دی ہیں وہ حالات کی مجبوری تھی وہ تحریریں ضرورت پڑنے پر دکھائی جائیں۔ مگر ان پر عمل نہ کیا جائے۔ عمل اپنے تحریکی انداز میں کیا جائے۔

④ مدینہ اپنے پیر بھائیوں کو ہی ذمہ داری کے عہدوں پر رکھیں تاکہ مخصوص ہدایات عام نہ ہونے پائیں
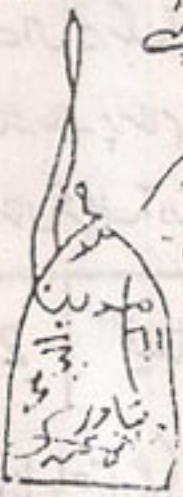
⑤ مدینہ اپنی کتاب نماز کا جائزہ کا پہلا ایڈیشن المکتبۃ المدینہ سے آئندہ شائع نہ کیا جائے اسے عوام کے سامنے نہ آنے دیا جائے۔

"دعوت اسلامی" چھوڑ کر آئے ایک مبلغ محمد ندیم ساکن محلہ صوفی ٹولہ بریلی شریف کا بیان رفقائے لائم

28 | حیرت انگیز انکشاف

ندیم میاں کا کہنا تھا کہ سرگرم مبلغین کہتے ہیں "تحریک کے اغراض و مقاصد حاصل کرنے میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے"

محمد ناصر (خطیب مسجد بارہ دری)

حسین محمد ساجد ... ضلع ...

۷۸۶
۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے ایک مضمون بعنوان ہم عید کیوں مناتے ہیں میں تحریر کیا ہے کہ جب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے شکنجہ سے آزادی پاتا ہے۔ تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔ یہاں چند امور دریافت طلب ہیں۔

(۱)۔ زید نے ظالم حکومت کا شکنجہ کس کے لئے لکھا۔

(۲) رمضان المبارک جیسے باعظمت مہینہ کو ظالم حکومت کے شکنجہ سے تعبیر کرنا عند الشرع کیا ہے۔ جائز و درست ہے یا نہیں۔

(۳) اگر جائز و درست نہیں تو اس طرح کہنے کے باعث زید پر کیا حکم شرع ہے۔

سائل
عبد الرؤف خاں
محلہ سوتھہ بدایوں

الجواب بعون الملک الوہاب

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان مذکور پر تمثیل مسطور انتہائی قبیح ہے بلکہ کفر صریح ہے اگر ظلم کو ذات باری سبحانہ کی طرف منسوب کا ارادہ ہو اور ماہ رمضان کو شکنجہ سے تشبیہ اور روزہ کو مصیبت و عذاب کا تصور تو پھر کوئی صحیح۔ ان تقدیرات پر زید ایمان سے خارج ہے اور توبہ و تجدید ایمان و نکاح اس پر لازم ٹھہرے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے قال ابو حفص من نسب اللہ تعالی الی الجور فقد کفر کذا فی الفصول العمادیۃ اسی میں ہے ولو قال عند مجیء شهر رمضان آمد آں ماہ گراں او قال جاء الضیف الثقیل یکفر۔ البتہ اگر طاعت کو نفس پر گراں ہونے کے باعث دشوار کہے تو کفر نہیں۔ اسی میں ہے ولو قال هذه الطاعات جعلها اللہ عذابا علینا ان تاول ذالک لا یکفر الخ

اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تمثیل سے اگر زید کا ارادہ تشبیہ کا ہو تو ایمان سے خارج ہے دوبارہ دائرہ اسلام

میں داخل ہونا ضروری۔ اور اگر تشبیہ کا ہو محض تعب النفس ہے جیسا کہ عبارت کی نقل ظاہر ہو تو بھی یہ تمثیل انتہائی بیہودگی کو کہ مادر لیت پیدا کرنے والی ہے، ایسی تمثیل کو سننے، سنانے والے گنہگار امام صاحب ہوں یا غیر سب پر توبہ لازم ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ الفقیر محمد ایوب النعیمی غفرلہ
دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد
مورخہ ۵ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

دارالافتاء
جامعہ نعیمیہ، مرادآباد

رضوی دارالافتاء
رضوی گلی چودھری سرائے اشتیاق ... بدایوں

$\frac{۲۸۶}{۹۲}$ الجواب صورت مسئولہ میں ظاہر ہے کہ زید نے رمضان مقدس کے لئے خباثت والے جملہ کا استعمال کیا ہے اور ماہ شوال کو ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی کا نام دیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۲۔ رمضان جیسے مقدس اور باوقار مہینہ کے لئے، ظالم حکومت کے چنگل ہونے کی تمثیل نہ صرف خلاف واقعہ ہے بلکہ سراسر اس ماہ کی توہین اور سوء ادبی ہے جو عند الشرع کفر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولو قال عند مجئ شہر رمضان آن ماہ گران آمد او قال جاء الضیف الثقیل یکفر واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۳۔ صورت مسئولہ میں زید کلمۂ کفر بکنے کے سبب کافر ہے اس پر لازم ہے کہ بلا تاخیر تجدید ایمان، تجدید نکاح، تجدید بیعت سے توبہ صحیحہ کرے جب تک زید توبہ واستغفار اور تجدید ایمان و نکاح اور بیعت نہیں کر لیتا ہے تمام مسلمان اس سے ترک تعلق کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ... حسین رضوی قادری
از رضوی دارالافتاء محلہ چودھری سرائے شکیل رضوی بدایوں
۱۳ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

مولانا مفتی محمد ارشاد ... رضوی
مفتی شہر بدایوں
رضوی دارالافتاء ... بدایوں

الجواب صحیح
محمد سلمان ...
مدرس مدرسہ ...

۱۹۶

تُو درختوں کو اور جھاڑیوں کو، اُن کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر، تُو سلام . . .

بوٹوں بلکہ ڈھکنوں کو بھی تُو دل، گندم کے دانوں کو بھی تُو
چوم آنکھوں سے اپنی لگا کر، تُو سلام . . .

بینگنوں بھنڈیوں توریوں کو، گوبیوں، گاجروں، مولیوں کو
آنکھ سے لوکیوں کو لگا کر، تُو سلام . . .

کھنا سیبوں اور آڑوؤں کو، اور کیلوں کو زرد آلوؤں کو
اور تربوز سر پر اٹھا کر، تُو سلام . . .

تُو دنبا دیل کو قیمتوں کو، تار و سوئچ، اور تُو گو کردوں کو
ٹھنڈا پانی کسی کو پلا کر، تُو سلام . . .

چیونٹیوں، کھونٹیوں، تو ٹیٹوں کو ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار اُن پہ نظریں جما کر، تُو سلام . . .

چاولوں، روٹیوں، بوٹیوں کو، مرغ، انڈوں کو اور مچھلیوں کو
سبزیوں کو وہاں کی پکا کر، تُو سلام . . .

۱۹۷

تھالیوں کو پیالیوں کو کیتلی تو مرچ مسالوں کو کھنا
چائے کی کیتلی کو اٹھا کر، تُو سلام . . .

ٹھنڈے پنکھوں کو اور ہیٹروں کو بلکہ گاردن کو اور میٹروں کو
بتیوں کو وہاں کی جلا کر، تُو سلام . . .

جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے، پیل تو بیل بلکہ پیچ اور چھلکے
ہاتھ اُن کی طرف بھی بڑھا کر، تُو سلام . . .

تو مکانوں کو بھی کھڑکیوں کو، اور دیوار و در سیڑھیوں کو
تو عقیدت سے دل میں بٹھا کر، تُو سلام . . .

رستوں، قینچیوں اور چھریوں، چادروں، سوئی دھاگوں کو دیکھ
سب کو سینے سے اپنے لگا کر، تُو سلام . . .

کاش! ہوتا میں سنگ سیمنٹ کا بن کے دربان پہرہ بھی دیتا
رب نے بھیجا ہے انساں بنا کر، تُو سلام . . .

مسجد پاک کے فرشوں کو خوبصورت وہاں کی صفوں کو
خاک آنکھوں میں اپنی لگا کر، تُو سلام . . .

از — "مغیلان مدینہ" مصنف الیاس قادری
سلام کی توہین کا عجیب و غریب انداز

"مغیلان مدینہ یعنی مدینہ کے کانٹے"
کتاب کے اس نام ہی سے الیاس قادری کی بد نیتی عیاں ہے

31 | الیاس قادری نے سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غاصب بنا کر پیش کیا

سید علی انجم رضوی صدر رضا اکیڈمی دھولیہ ناگپور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں کہ سنت وصلوٰۃ کی عالمی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے سربراہ مولانا الیاس قادری صاحب کی تقاریر کی کیسٹ اور انکے تحریر کردہ سیکڑوں رسالے فروخت کئے جاتے ہیں۔ایک کیسٹ بعنوان ''شانِ امامِ اہلسنت'' حضور امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل موصوف کی ایک تقریر ہے۔اس تقریر میں مولانا الیاس قادری نے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے کوائف اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔نیز آپ کی حیات مبارکہ کے مختلف واقعات بھی بیان کئے ہیں۔مذکورہ بالا تقریر ''شانِ امام اہلسنت'' سے ایک اقتباس من وعن پیش کیا جارہا ہے:-

ایک سید صاحب ...... ایک بار بیچارے ...... جو حالات کی وجہ سے مجبور تھے..... تو سوال کرتے تھے...... تو دولت خانہ پر سیڑھی چڑھ کر آگئے تھے..... اور انکا عجیب انداز تھا پکارنے کا..... کوئی سید کو دلوادو..... کون ہے جو سید کو دلوادے۔اس طرح کے...... مطلب...... وہ آواز لگاتے تھے...... دروازہ پر آواز دی...... مطلب..... اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ دولت مند تو تھے نہیں ...... اور آپ کا عجیب وغریب...... مطلب...... معاملہ تھا۔مکان کا تو غالباً اب تک کیس چل رہے۔غالباً کچھ عرصہ پہلے سنا تھا۔آپ کا مکان ...... اپنا...... مطلب ...... ہندو کی ملک تھا۔کچھ...... مطلب...... کرایہ کا مسئلہ تھا۔آپ کرایہ دار تھے۔اس طرح کا...... مطلب...... تو خیر۔وہ۔اس وقت کچھ دوسو (۲۰۰) روپے آپ کے پاس کسی کام کے سلسلے میں موجود تھے۔''الخ

مولانا الیاس قادری کی اس تقریر کے پیش کردہ اقتباس سے متعلق مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں:

۱۔کیا اعلیٰحضرت حضور امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعی دولتمند نہیں تھے؟

۲۔اگر آپ کا تعلق ایک دولتمند جاگیردار خاندان سے تھا اور مالی طور پر آپ بھی ذی حیثیت تھے تو اس طرح آپ کے بارے میں غلط بیانی سے کام لینا کیسا ہے؟

۳۔کیا آپ کے مکان کے متعلق اب تک کوئی مقدمہ چل رہا ہے؟

۴۔کیا آپ کا مکان واقعی ہندو کی ملک تھا اور آپ اس میں بطور کرایہ دار فروکش تھے؟

۵۔لفظ ''غالباً'' کی قید کے ساتھ اعلیٰحضرت کے بارے میں بے بنیاد باتوں کو منسوب کر کے آپ کی شخصیت کو پامال کرنے کی کوشش کرنا کیسا ہے؟ ایسا کرنے والے کے متعلق حکم شرع کیا ہے؟

۶۔تقریر کے اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ایک ہندو مالک مکان کے یہاں کرایہ دار تھے اور کرایہ کے مسئلہ پر مکان کا مقدمہ چل رہا ہے۔عام طور پر مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان وقوع پذیر ہونے والے تنازعات کے پیش نظر اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ) حضور امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی ہندو کے مکان پر قبضہ جمائے ہوئے تھے۔کرایہ بھی ادا نہیں کر رہے تھے لھذا مکان خالی کروانے کے لئے تنگ آکر مالک مکان نے آپ پر مقدمہ کردیا

ہے۔اگر مولانا الیاس قادری کی بیان کردہ باتیں اور انکی بنیاد پر عام طور پر اخذ کئے جانے والے ان نتائج کو حقیقت سے کوئی علاقہ نہ ہو تو مولانا موصوف کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۷۔سنیوں کے مرکز عقیدت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس طرح کی بے بنیاد باتیں بیان کر کے عوام کو اعلیٰ حضرت سے متعلق گستاخانہ نتائج اخذ کرنے کے لئے راہ ہموار کرنے والے مولانا الیاس قادری کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

۸۔کیا ان گمراہ کن بیانات کے پیش نظر اور دعوت اسلامی پر عائد کردہ بیشتر الزامات مثلاً ردِ وہابیت سے مکمل اجتناب، اعراس و میلاد کا دعوتِ اسلامی کے بینر کے نیچے منعقد کئے جانے پر پابندی، وہابیوں کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نمازیں، محض اپنی شہرت کے لئے سنت کے نام پر ایک مخصوص رنگ کے عمامے اور چادر کو اپنی تحریک کی علامت بنانے وغیرہ وغیرہ کی روشنی میں مولانا الیاس قادری کی جاری کردہ تحریک ''دعوتِ اسلامی'' سے منسلک رہنا چاہئے یا نہیں؟

۹۔مولانا الیاس قادری کی تقریر کی مذکورہ کیسٹ پر پابندی لگانے کے لئے کوشش کی جانی چاہئے یا نہیں؟

۱۰جو لوگ دعوتِ اسلامی میں شامل ہونا چاہتے ہیں انہیں اس سے باز رکھنا چاہئے یا نہیں؟

۱۱۔اس تحریک کا مکمل بائکاٹ کیا جانا چاہئے یا نہیں؟

۱۲۔دعوتِ اسلامی کے بارے میں ان تمام حقائق و براہین کی موجودگی کے باوجود علمائے اہل سنت کی خاموشی کو کیا نام دیا جانا چاہئے؟

براہ کرم ان تمام الجھنوں کا شریعت مطہرہ کی روشنی میں تشفی بخش تفصیلی جواب عنائت فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں بینوا توجروا۔

المستفتی سگِ بارگاہ رضا و خانوادۂ رضا سید علی انجم رضوی

---

32 عید میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح منایئے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی اولین شرط ہے اگر محبت ہے تو اس کا اظہار بھی لازمی ہوتا ہے، جو صرف اطاعت اور سنتوں پر عمل پیرا ہو کر کیا جا سکتا ہے۔ جلسے جلوس، نعرے، نذر نیاز اور روشنی وغیرہ کار ثواب ضرور ہیں لیکن کافی نہیں سنتوں پر عمل پیرا ہو کر اطاعت شعار ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ میوزک والی نعت خوانی اور اس پر ڈانس کرنے اور فوٹو گرافی، ویڈیو گرافی جیسے حرام کاموں کو اس میں شامل نہ کرنا ضروری ہے۔

عید میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑی عید ہے اس لئے اس مبارک موقع پر نئے کپڑے پہننا اپنے مکان کی پتائی کرانا اور غرباء اور یتیموں بیواؤں کی امداد کرنا اظہار محبت کا بہترین طریقہ ہے۔

میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما کے اقوال انجمن تحفظ ایمان کی اشاعت ''دعوتِ اسلامی سے پرہیز کیوں'' میں پڑھ سکتے ہیں۔

QTv اور دعوتِ اسلامی کا معنی خیز اشتراک

ہم خیالی ہم عقیدگی اور اغراض و مقاصد کی ہم آہنگی دو جماعتوں کے باہمی اشتراک اور قربت کی موجد بنتی ہے۔ "Q.Tv اور دعوتِ اسلامی" کے کردار کا جائزہ لیں تو "Q.Tv" عورتوں کی بے پردگی مرد اور عورتوں کا اختلاط اور مزامیر کا برملا استعمال کرتی ہے (یہ تمام باتیں اسلام میں حرام اور اشد حرام ہیں) یعنی Q.Tv اسلامی قوانین اور اسلامی تہذیب کو جدید انداز دینے میں مصروف ہے، اس کے برخلاف "دعوتِ اسلامی" اسلام کی علمبرداری کا دعویٰ کرتی ہے، اس کے غیر عالم سربراہ اعلیٰ الیاس قادری خود کو "امیر اہلسنت" اور مجدد دین" کہتے ہیں، محبت رسول اور محبت اعلیٰحضرت ان کا نعرہ رہتا ہے اور تحریک کی وضع قطع اسلامی انداز لئے نظر آتی ہے۔ اس طرح Q.Tv اور دعوتِ اسلامی دونوں تحریکوں کے طریقہ کار میں کافی حد تک تضاد پایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ متضاد نظریات (Idealogies) کی حامل جماعتوں میں اشتراک عموماً ممکن نہیں ہوتا۔ اسلام ایسے اشتراک کا رد کرتا ہے پھر بھی متضاد نظریات کے باوجود Q.Tv ور دعوتِ اسلامی میں غضب ناک اشتراک موجود ہے، آخر کیوں؟ یہ سوال توجہ طلب بھی ہے اور تشویش ناک بھی کہ آخر کیوں دعوت اسلامی اسلام مخالف سرگرمیوں میں Q.Tv کی معاونت کررہی ہے؟ الیاس قادری کے معتمد مرید بشیر فاروقی Q.Tv کے دینی پروگراموں کے انچارج ہیں۔ حیرت ہے کہ ان کی نگرانی میں اسلامی قوانین کو مسخ کیا جارہا ہے۔ ان کی نگرانی میں اسلامی تہذیب کو ننگی مغربی تہذیب میں ضم کیا جارہا ہے۔ ملت کے بچیوں کو نعت خوانی کے نام پر صرف شمع محفل ہی نہیں، شمع عالم بنا کر ان کی عصمت کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ مرد اور عورتوں کے مخلوط پروگرام دے کر زنا کاری کے دروازے کھول رہے ہیں۔ نام نہاد دینی پروگراموں میں بدمذہبوں کی شمولیت سے ایمان شکنی کے راستے ہموار کئے جارہے ہیں۔ باشرع اور فساق کا فرق مٹایا جارہا ہے۔ تمام کارہائے حرام اسلامی پوشاک اور دعوت اسلامی کی ٹریڈ مارک پگڑی باندھ کر کئے جارہے ہیں جس سے ان کے جواز کا تاثر دیا جاسکے گو کہ یہ تمام باتیں دعوت اسلامی کے منشور میں ممنوع و حرام قرار دی گئی ہیں۔ محبت رسول اور محبت اعلیٰ حضرت کا دعویٰ کرنے والے نبی کریم ﷺ کے احکام اور اعلیٰحضرت کے فتووں کے بارے میں یہ تاثر کیوں دے رہے ہیں کہ وہ دور حاضر کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتے۔ انمیں تبدیلی کی ضرورت ہے (معاذ اللہ)۔

دعوت اسلامی کے مذکورہ دوغلے کردار سے کیا اس کی دورخی پالیسی اور مسلک مخالفت ہونے کی تائید نہیں ہوتی؟ یقیناً ہوتی ہے۔ حضرت علامہ مفتی بہاء المصطفیٰ قادری صاحب نے اپنی تقریظ میں واضح طور پر الیاس قادری کی دوغلی پالیسی کا ذکر کیا ہے۔ تاج الشریعہ حضرت محمد اختر رضا خاں صاحب جانشین مفتی اعظم ہند و دیگر معروف مفتیان کرام نے دعوت اسلامی کو صلح کل قرار دے کر اس کی اعانت اور اس میں شمولیت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ انجمن محترم مفتیان کرام سے درخواست کرتی ہے کہ تحریری طور پر ایسی تمام تباہ کن تحریکوں کے ذمے داران کی سرزنش فرمائیں جس سے وہ فاسد طریقہ کار ترک کرنے اور اصلاح کے لئے مجبور ہو جائیں۔

اے مسلمانوں جاگو! اپنے ایمان کی حفاظت کے خاطر تمام اسلام مخالف جماعتوں اور Q.Tv، ETv(urdu) اور TvPeace جیسی تمام چینلوں وغیرہ سے دور رہنا لازمی ہے۔ ان کی ظاہری وضع قطع کتنی ہی اسلام کا رنگ لئے کیوں نہ ہو اور ان میں محبتِ رسول، نعت خوانی اور ذکر اعلیٰ حضرت شامل کیوں نہ ہوں، ان سب کا وہابی کردار کھل کر سامنے آچکا ہے۔

انجمن تحفظ ایمان

چمن میں خار بکھرے ہوں تو کیسے گلستاں کہہ دوں ☆ جو ہو خود باغباں دشمن تو کیسے پاسباں کہہ دوں

رجسٹرڈ

محترم بشیر فاروقی صاحب

انچارج دینی پروگرام Q.T.V.

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

QTV کے اسلامی کردار سے متعلق یہاں علماء اہل سنت اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مفاسد کے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے۔ جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں تا کہ عوام کو حقیقت سے آگاہ کیا جا سکے:-

۱۔ مزامیر کا استعمال کرنا جو اسلام میں مطلقاً حرام ہیں۔

۲۔ عورتوں کے تبلیغی پروگرام اور نوجوان لڑکیوں کو سجا کر نعت خوانی کرانا جبکہ بے پردگی حرام ہے اور ان کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

۳۔ لڑکوں لڑکیوں کا مخلوط پروگرام جبکہ ان کا اختلاط حرام ہے۔

۴۔ ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر ذاکر نائک، ڈاکٹر طاہر القادری جیسے بدمذہبوں کے پروگرام کرائے جاتے ہیں۔ پھر بھی Q.T.V کو مسلک اعلیٰ حضرت کا چینل ہونا اور اس کو مرکز اعلیٰ حضرت کی اجازت حاصل ہونا مشہور کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ اہل سنت وجماعت اور بدمذہب ایک اسٹیج پر نہیں آسکتے۔

۵۔ فساق کا غلبہ ہونا جبکہ فاسق کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ غضب میں آجاتا ہے اور فساق کی توہین واجب ہے۔

۶۔ بوقت اذان Statue of Liberty اور Ads میں اہل ہنود کی مورتیاں دکھایا جانا۔

۷۔ دنیاوی انداز کے Ads دکھانا جن میں جھوٹ، مبالغہ، میوزک، عورتوں، مردوں اور بچوں کا ناچ گانا اور اختلاط جیسے کار ہائے حرام پائے جاتے ہیں۔

۸۔ مزامیر کے سبب قوالی کو حرام قرار دیا گیا ہے تو Q.TV پر کیوں جاری ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

اسلام میں مذکورہ تمام چیزیں حرام وممنوع ہیں۔ جس چینل پر کار ہائے حرام دکھائے جاتے ہوں اور اسلامی پروگراموں کے لئے بد مذہبوں کو لایا جاتا ہو، کیا اس چینل کو اسلامی چینل کہنا درست ہے؟ اسلام کے نام پر غیر اسلامی باتوں کی تبلیغ اور غیر اسلامی مغربی تہذیب کا پرچار کیوں کیا جا رہا ہے؟

آپ الیاس قادری صاحب کے نہایت معتمد مرید و جاں نثار ہیں تو اسلام کو مسخ کرنے میں آپ تعاون کیوں کر رہے ہیں؟ کیا آپ کے تعاون سے الیاس قادری صاحب اور دعوت اسلامی کی دیانت اور اس کے سنی کردار پر سوالیہ نشان نہیں لگ جاتا ہے؟ اور کیا یہ صورت Q.T.V کے وہابی کردار کی دلیل نہیں؟ دعوت اسلامی اور Q.TV جیسی اسلامی اور غیر اسلامی دو متضاد تحریکوں میں اشتراک کیوں ہے؟" اس طرح کیا اعلانیہ طور پر توبہ اور تجدیدِ ایمان و نکاح لازمی نہیں آتا؟

آپ سے درخواست ہے کہ آپ مذکورہ مفاسد کے متعلق جلد سے جلد جواب سے نوازیں تا کہ حقیقت سے خاص و عام کو آگاہ کیا جا سکے۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ Q.T.V کو خالص اسلامی انداز اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی روشنی میں پیش کریں۔ تبلیغ کے لئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال ناگزیر ہے لیکن اس کے لئے شرعی حدود سے باہر نکل جانا تباہ کن ہے۔ اسلام باطل سہاروں کا محتاج نہیں۔

25.12.07

سکریٹری انجمن تحفظ ایمان

Insurance fee Rs. .... P. .... Weight (in words) .... Grams

R.P.-51 (a) No.

Stamps affixed Rs. P.

Received .... a V.P. registered .... Date-Stamp

Maulana Bakhar Farooq

Q.T.V

Addressed to ....

*Write here "Letter", "Parcel" or "Railway Receipt" with the word "Insured" before it when necessary.

SITE Karachi

Amount to be recovered from the addressee Rs.

.... Signature of the receiving officer

To be filled in only when the article is to be insured .... means of two diagonal lines.

Insured for Rs. (in fig.) .... (in words) ....

Insurance fee Rs. .... P. .... Weight (in words) .... Grams

سرپرستا: ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں صاحب
پروفیسر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف

۹۱۷/۷۸۶
انجمن تحفظ ایمان
نوری مسجد اعجاز نگر پرانا شہر بریلی شریف

صدر: حضرت علامہ مفتی سید شاہ کفیل احمد ہاشمی
مرکزی دار الافتاء جامعہ رضویہ
منظر اسلام بریلی شریف

سکریٹری: انجینیر حسن سعید خاں بی ایس سی بی ایس سی انجینیرنگ علیگ اسسٹنٹ ایگزیکیوٹو انجینیر محکمہ آبپاشی یوپی

Remider

رجسٹرڈ

محترم بشیر فاروقی صاحب

انچارج دینی پروگرام .Q.T.V

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Q.T.V کے اسلامی کردار کے متعلق آپ کے استفسار کے لئے ایک رجسٹرڈ خط بتاریخ 28 فروری 2008 کو ارسال کیا گیا تھا۔ انجمن جواب سے ہنوز محروم ہے۔ ایک بار آپ کو پھر زحمتِ جواب دی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ آپ جلد نوازش فرمائیں گے۔

QTV کے اسلامی کردار سے متعلق یہاں علماء اہل سنت اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مفاسد کے متعلق آپ کیا کہنا چاہیں گے۔ جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں تا کہ عوام کو حقیقت سے آگاہ کیا جا سکے:-

۱۔ مزامیر کا استعمال کرنا جو اسلام میں مطلقاً حرام ہیں۔

۲۔ عورتوں کے تبلیغی پروگرام اور نوجوان لڑکیوں کو سجا کر نعت خوانی کرانا جبکہ بے پردگی حرام ہے اور ان کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

۳۔ لڑکوں لڑکیوں کا مخلوط پروگرام جبکہ ان کا اختلاط حرام ہے۔

۴۔ ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر ذاکر نائک، ڈاکٹر طاہر القادری جیسے بدمذہبوں کے پروگرام کرائے جاتے ہیں۔ پھر بھی Q.T.V کو مسلک اعلیٰ حضرت کا چینل ہونا اور اس کو مرکزِ اعلیٰ حضرت کی اجازت حاصل ہونا مشہور کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ اہل سنت وجماعت اور بدمذہب ایک اسٹیج پر نہیں آسکتے۔

۵۔ فساق کا غلبہ ہونا جبکہ فاسق کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ غضب میں آجاتا ہے اور فساق کی توہین واجب ہے۔

۶۔ بوقت اذان Statue of Liberty اور Ads میں اہل ہنود کی مورتیاں دکھایا جانا۔

۷۔ دنیاوی انداز کے Ads دکھانا جن میں جھوٹ، مبالغہ، میوزک، عورتوں، مردوں اور بچوں کا ناچ گانا اور اختلاط جیسے کارہائے حرام پائے جاتے ہیں۔

۸۔ مزامیر کے سبب قوالی کو حرام قرار دیا گیا ہے تو Q.TV پر کیوں جاری ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

اسلام میں مذکورہ تمام چیزیں حرام وممنوع ہیں۔ جس چینل پر کارہائے حرام دکھائے جاتے ہوں اور اسلامی پروگراموں کے لئے بد

مذہبوں کو لایا جاتا ہو، کیا اس چینل کو اسلامی چینل کہنا درست ہے؟ اسلام کے نام پر غیر اسلامی باتوں کی تبلیغ اور غیر اسلامی مغربی تہذیب کا پرچار کیوں کیا جارہا ہے؟

آپ الیاس قادری صاحب کے نہایت معتمد مرید و جاں نثار ہیں تو اسلام کو مسخ کرنے میں آپ تعاون کیوں کررہے ہیں؟ کیا آپ کے تعاون سے الیاس قادری صاحب اور دعوت اسلامی کی دیانت اور اس کے سنی کردار پر سوالیہ نشان نہیں لگ جاتا ہے؟ اور کیا یہ صورت Q.T.V کے وہابی کردار کی دلیل نہیں؟ دعوت اسلامی اور Q.TV جیسی اسلامی اور غیر اسلامی دو متضاد تحریکوں میں اشتراک کیوں ہے؟'' اس طرح کیا اعلانیہ طور پر توبہ اور تجدیدِ ایمان و نکاح لازمی نہیں آتا؟

آپ سے درخواست ہے کہ آپ مذکورہ مفاسد کے متعلق جلد سے جلد جواب سے نوازیں تاکہ حقیقت سے خاص و عام کو آگاہ کیا جاسکے۔ آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ Q.T.V کو خالص اسلامی انداز اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی روشنی میں پیش کریں۔ تبلیغ کے لئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال ناگزیر ہے لیکن اس کے لئے شرعی حدود سے باہر نکل جانا تباہ کن ہے۔ اسلام باطل سہاروں کا محتاج نہیں۔

31.3.08

سکریٹری انجمن تحفظ ایمان

Insurance fee Rs. P. Weight (in words) Grams

R.P..51 (a)

Stamps affixed Rs. P.

Received

Maulana Bashir Farooq Saheb.

Addressed to Q.T.V.

"Parcel" "Railway Receipt" with the word "..." before it

S.I.T.E Karachi

Pakistan

Insured for Rs.

Insurance fee Rs. P. (in words) Grams

پولیوڈراپس کے متعلق ماہنامہ ''المومنات'' دہلی نومبر ۲۰۰۵ء کا عبرت انگیز تجزیہ

یہ بوندیں زہر کی! کچھ خراب نتائج واثرات کی بدولت جن دواؤں پر امریکہ ویورپ میں پابندی لگ چکی ہوتی ہے برصغیر میں وہ دوائیں سرکاری وغیر سرکاری اسپتالوں وشفاخانوں کی طرف سے عوام کو دی جارہی ہوتی ہیں، اسی طرح مختلف دواؤں کے تجربات کے لئے بھی یوروپ وامریکہ کے حکمران والیشیا وافریقہ کے ''نیم انسان'' باشندوں ہی کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسی پس منظر میں زیر بحث مضمون کا مطالعہ کیجئے اور اپنے معاشرے میں شعوری بیداری پیدا کیجئے تاکہ حکومت پر دباؤ ڈال کر اس قسم کی دواؤں کی حقیقت واہمیت واضح کروائی جاسکے۔

کسی قوم کی اجتماعی نفسیات کو سمجھنا ہو تو اس کا فکشن ضرور پڑھیے۔ جو باتیں اکثر سنجیدہ مضامین اور تحقیق میں سامنے نہیں آتیں، وہ فکشن میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اسی اعتبار سے پچھلے دنوں Harry Potter دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جتنے بھی مناظر دیکھے، یہ اندازہ لگانے کے لئے کافی تھے کہ فلم کے ذریعہ جادو یعنی ''علم سحر'' کا تقدس دل میں بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ اسے باقاعدہ Institutionalize کردیا گیا ہے۔ فلم کے تمام انسانوں کو جانوروں اور جانوروں کو انسانوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ فلم میں یہ عمل جاری رہتا ہے اور یہ سمجھنا دشوار ہوجاتا ہے کہ اس کردار کی اصلیت کیا ہے؟ اگر آپ کو یہودیوں کی تاریخ سے کچھ واقفیت ہو تو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی کہ جس قوم کے آباواجداد کو ان کی بداعمالیوں کی سزا کے طور پر بندر اور سؤر بنادیا گیا تھا وہ آج بھی اس پھٹکار سے آزاد نہیں ہوسکے ہیں۔ یہ چیز ان کے تحت الشعور میں بھی بسی ہوئی ہے بلکہ وہ اس کرب کے ساتھ جی رہے ہیں اور بندروں، کتوں یا سؤروں سے ان کی رغبت بلاوجہ نہیں ہے۔ اپنی جو حسرتیں وہ ناولوں یا کہانیوں میں پوری کرتے نظر آتے ہیں، حقیقت کی دنیا میں ان کی سرگرمیاں اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ اپنے دشمنوں کو زیر کرنے کے لیے وہ ان تمام حربوں کو بڑی چابکدستی کے ساتھ استعمال کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ علم سحر سے سائنس فکشن پھر سائنسی تحقیق یا انہیں سائنسی حقائق میں تبدیل کرنے کا عمل جاری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے Genetic Engineering کے ذریعے جس طرح پھل، سبزیوں، اناج اور جانوروں کی ہیئت تبدیل کی جارہی ہے، اسی طرح انسانوں پر بھی کام ہورہا ہے۔ Genetic Engineering کا بانی H.Choen بھی یہودی تھا۔ یہودی اس بات کے لیے سرگرم ہیں کہ اس تکنیک کے ذریعے وہ اپنے سزایافتہ آباواجداد کو انسانی شکل میں لے آئیں اور اس کے برعکس عمل کرکے اپنے دشمنوں کو جانوروں میں بدلنے کی کوئی تکنیک تیار کرلیں۔ خیال رہے کہ عیسائی دنیا کو صیہونیا لینے Zlonisation کے بعد ان کا نشانہ عالم اسلام کے سوا کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ ویسے اس تکنیک کا استعمال وہ کسی بھی ناپسندیدہ انسانی گروہ کے خلاف کرسکتے ہیں اور اس معاملے میں وہ کم از کم اس مرحلے تک تو پہنچ چکے ہیں کہ مختلف بیماریوں کے جرثومے یا وائرس پیدا کرکے اس کی وبا میں جس ملک کے عوام کو چاہیں مبتلا کردیں، پھر اقوام متحدہ کی سرپرستی میں صحت عامہ کی مہم کے ذریعے Genetically پیدا کی گئی مہلک بیماریوں کا زہر دنیا کو پلاتے رہیں۔

حال ہی میں پولیو کی ایک اور مہم اختتام پذیر ہوئی۔ اس مرتبہ ان اہل کاروں نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے اپنی خدمات گھر گھر انجام دینے کی کوشش کی، بلکہ انکار کے باوجود گھروں میں جھانکنے اور معصوم بچوں کی اسی طرح تلاش کرتے نظر آئے، جس طرح پولیس کے مسلم علاقوں میں کامنگ آپریشن کے دوران نوجوانوں کو ہراساں کیا جاچکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ اہل کار مسلم اکثریتی علاقوں ہی میں اس قدر سرگرم جہاں آوارہ کتوں کو لاکر چھوڑا جاتا ہے، کچرے کے لیے ڈمپنگ گراؤنڈ بنائے جاتے ہیں۔ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت یار بالاؤں کو سہولتیں فراہم کرکے ان علاقوں کی جنسی آلودگی میں مبتلا رکھا جارہا ہے۔ انہیں صرف ''پولیو سے نجات'' دلانے کے لئے یہ عنایات کیوں؟ کیا واقعی پولیو اتنا عام ہے کہ اس کے خلاف اتنی بڑی مہم کی ضرورت ہے؟ یا مسلم علاقوں میں ٹی بی، بدہضمی، ملیریا اور دیگر امراض کا شکار ہونے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے؟ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن W.H.O. کے مطابق دنیا بھر میں صرف لوگ پولیو کی بیماری میں مبتلا پائے گئے؟ اور ہندوستان میں ایک لاکھ میں صرف تین افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ پھر اس کے لیے یہ ہنگامہ کیوں برپا ہے؟ اور دن بدن پولیو کی خوراکوں کی تعداد کیوں بڑھائی جارہی ہیں؟ ان خوراکوں کے میڈیکل فارمولے کو خفیہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ اس کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری سطح کے اثرات میڈیا اور تمام عوامی ذرائع کا اتنا بڑے پیمانے پر استعمال کیوں ہوتا ہے؟ پولیس جو عام طور پر مسلمانوں سے تعصب ہی برتتی ہے، اس کی اس معاملے میں مداخلت اور ڈوز لینے سے انکار کرنے والوں کے خلاف اقدامات آخر کیا معنی رکھتے ہیں؟

کسی زمانے میں یہ دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کہ یہ مہم خود کے ذریعے چلائی جاتی ہے مگر اقوام متحدہ کی اصلیت جان لینے کے بعد کیا ہم اس معاملے میں غیر ذمہ داری کا رویہ اختیار کرسکتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اس مہم پر ہر سال ڈیڑھ لاکھ ملین ڈالر کیوں خرچ کرتا ہے؟ اور صیہونی دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والے امریکہ کا فوجی دفاعی ادارہ پنٹاگن اس مہم پر سالانہ ایک لاکھ ملین خرچ کیوں برداشت کررہا ہے؟ اس پوری مہم کا نشانہ ملک میں مسلم اکثریتی علاقے اور دنیا میں مسلم ممالک ہی کیوں ہیں جو تجربات امریکہ میں کیے جاتے ہیں، ان کے مطابق امریکی سائنس داں ڈاکٹر

مرکولا کہتے ہیں...... ''ہم نے ان ماہرین پر بھروسہ کیا کہ وہ ہمیں پولیو سے نجات دلائیں گے، لیکن ہوا اس کے برعکس، انھوں نے کینسر کے مہلک جراثیم ہمارے جسم میں داخل کردیئے، جس سے ہر سال امریکہ میں بیس ہزار لوگ مارے جاتے ہیں''۔

یہ حقیقت ایک عرصے پہلے منظر عام پر آچکی ہے کہ پولیو کا Vaccine پولیو کے مردہ جراثیم سے تیار کیا جاتا ہے، مگر پولیو اور Hepatitis-B کے ٹیکوں میں بندروں اور خنزیر کا Blood Serum استعمال ہوتا ہے، جسے سب سے پہلے افریقی بندروں کے جسم سے لیا گیا تھا اور جنوبی افریقہ میں ایڈز کا پھیلاؤ پولیو کے ان Vaccines کے بعد ہی عام ہوا۔ خیال رہے کہ بانوے تک جنوبی افریقہ میں بیماری سے محفوظ، ترانوے میں اچانک اس کے کیس سامنے آئے اور ۲۰۰۰ء تک ایڈز اس ملک کی سب سے مہلک بیماری بن کر ابھری اور یہ سب کچھ جنوبی افریقہ کے سفید فاموں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد عمل میں آیا، یعنی اس وقت تک۔ جب کہ وہ ناپسندیدہ اقوام میں شامل ہوچکے تھے۔

اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ایڈز کا وائرس Genetic Engineering کے ذریعے پیدا کیا گیا ہے۔ تازہ ترین تحقیقات سے یہ باتیں بھی سامنے آرہی ہیں کہ پولیو کی بوندیں بچوں کے مدافعتی نظام کو ناکارہ کردیتی ہیں اور Immunity ختم ہوجانے کے بعد وہ آسانی سے مہلک بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ Hepatitis-B کا ٹیکہ بھی اسی طرح کم خطرناک نہیں ہے۔ خوش قسمتی سے ہمارے عوام کی چھٹی حس اس معاملے میں ناکارہ نہیں ہے اور خواتین کی ایک اچھی خاصی تعداد ان ہی اندیشوں کی بنا پر اپنے بچوں کو پولیو کی خوراکوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش بھی کرتی ہے، مگر مسلم کارپوریٹرس اور ممبران اسمبلی کی غیر معمولی دلچسپی جو حقیقی اور سنگین مسائل کے معاملے میں کم ہی دکھائی دیتی ہے۔ علماء کرام کی جانب سے آنکھیں بند کر کے دیئے جانے والے فتوے اور مسلم ڈاکٹروں کا جاہلانہ رویہ جو مغرب سے آنے والی ہر چیز پر ایمان لانا اپنے پیشے کی شان سمجھتے ہیں، وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر مسلمان اپنے نونہالوں کو زہر کی یہ بوندیں پلانے کے لیے آمادہ ہوجاتے ہیں۔

امریکہ میں منظر عام پر آنے والی کتاب ''The Virus and Vaccine'' کے مصنفین کا خیال ہے...... ''اندازہ کیجئے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے کینسر پیدا کرنے والا Sv40 وائرس بھی بچوں کے اندر داخل کردیا گیا ہے تو آپ پر کیا گزر یگی؟ یہی کچھ اٹھانوے ملین امریکیوں پر گزر چکا ہے''۔ پولیو ویکسین دراصل ایک بڑا میڈیکل فراڈ (Medical Fraud) ہے۔ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جس Biological Warfare کا ہوّا کھڑا کر کے عراق پر امریکہ نے اپنی دہشت گردانہ گرفت مضبوط کرلی ہے، اسی قسم کی چیزیں ہیں یہ ویکسینس (Vaccines) جن کے لیے مہم اقوام متحدہ کی سرپرستی میں بڑے اطمینان سے جاری ہے۔ اگرچہ مشیت ایزدی کے بغیر یہودی سازشیں انسانوں کی ہیئت بدلنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں مگر یہ زہر کا کاروبار جواتنے بڑے پیمانے پر جاری ہے، اس کے خلاف عوام میں بیداری کون پیدا کرے گا؟ جبکہ ہمارا تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر طبقہ، علما، دانشور اور ڈاکٹر اور سیاست داں بھی اس سازش کا شعوری یا غیر شعوری طور پر شکار ہیں اور اس کے پیچھے کارفرما مقاصد اور دواؤں کی اصلیت تک سے واقفیت حاصل کرنے کا شعور ان میں نہیں ہے؟ آخر ہم اپنے نونہالوں کے حلق میں زہر کی یہ بوندیں کب تک اتارتے رہیں گے۔

لمحۂ فکریہ :- جو قوم اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کا عزم لے کر عراق، افغانستان پر حملہ آور ہوئی ہو اور جس نے اہل فلسطین کا جینا حرام کر رکھا ہو اس قوم کو بھلا مسلمان بچوں سے کیونکر محبت ہوسکتی ہے؟ پولیو کی دوا جبراً پلوائی جارہی ہے کیوں؟ آخر کیوں مفتیان کرام، خانقاہوں کے ذمہ داران، ائمہ مساجد کو اس کی حمایت و اعانت میں لایا جارہا ہے۔ آخر کیوں عازمین حج کے لئے اسے لازم قرار دے دیا گیا ہے؟ آخر کیوں پولیو کی مہم کو اعراس بزرگان دین سے جوڑ دیا گیا ہے؟ اور اس پر کروڑوں ڈالر خرچ کئے جارہے ہیں۔

۲۰۰۷ء میں پاکستان کے ڈاکٹروں نے پولیو ڈراپس کی تحقیق (Analysis) کی تو پتہ چلا کہ اس دوا میں دوا جزا ایسے ہیں جو لڑکوں کی قوت باہ کمزور اور لڑکیوں کو قبل از وقت جوان کردیتے ہیں۔ یہ خبر بی۔ بی۔ سی (BBC) سے نشر کی گئی۔

مذکورہ واقعات مفتیان کرام اور دانشوران ملت کو ہوشیار کررہے ہیں کہ دشمنان اسلام کی سازشوں پر اور روز بروز اسلام اور مسلم مخالف رونما ہونے والے واقعات پر نظر رکھیں اور بنا تحقیق ظاہر سے متاثر ہوکر پروگراموں کی حمایت اور اعانت سے گریز کریں۔ حقوق نسواں کے نام پر ان کو بے پردہ کرنا مختلف شعبہ جات میں ان کو مردوں کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کرنا اور مسلمانوں کا اس پر لبیک کہنا اور اس کے تباہ کن نتائج آپ کے سامنے ہیں کہ مسلم معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ نوجوان نسل اسلامی تہذیب چھوڑ کر مغربی تہذیب میں ضم ہوکر ''من تشبه بقوم فهو منهم'' کی جانب رواں دواں ہے۔ اے رہبران دین وملت اُٹھئے اور علم دین سے محروم خطرات سے بے خبر قوم مسلم آپ کو آواز دے رہی ہے۔ اٹھئے اور اس کی رہنمائی فرمائیے یہ آپ کا فرض منصبی بھی ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی۔

انجمن تحفظ ایمان

(A.T.I.)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ (القرآن)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔

(ابن ماجہ)

ذرا سوچئے

- کیا ہم قرآن اور حدیث میں واضح طور پر بتائے ہوئے اس فرض کو انجام دے رہے ہیں؟
- کیا لڑکیوں کو پڑھائے بغیر ایک پڑھے لکھے معاشرہ کی تعمیر ممکن ہے؟
- کیا جاہل ماں جو بچوں کی اوّل ترین استاد ہے اپنے بچوں کا مستقبل بنا پائے گی؟
- کیا ایک پڑھی لکھی ماں مصیبت میں اپنے گھر کی پرورش کا ذریعہ نہیں بن سکتی؟

غور طلب ہے

- کہ معاشرہ کے وہ حصے جہاں بچیاں تعلیم یافتہ ہیں، زیادہ تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔

یاد رکھیں

- ایک پڑھی لکھی ماں اپنے بچوں میں بہتر دینی اور دنیاوی سمجھ پیدا کر سکتی ہے۔
- لڑکیوں کو پڑھانا صدقہ جاریہ ہے کیونکہ وہ تعلیم کو اگلی نسلوں تک پہنچاتی ہیں۔

ساتھیوں

- ہمیں سمجھنا ہوگا کہ اگر ہم اپنی بیٹیوں کو نہیں پڑھائیں گے تو ہم تعلیم یافتہ بہو/ماں بھی نہیں پائیں گے جو ہمارے گھروں کی جہالت اور تاریکی کا سبب ہوگا۔

تو آئیے اپنے گھروں کی تاریکی دور کرنے کے لیے عہد کریں:

- کہ ہم اپنی لڑکیوں/لڑکوں میں فرق نہیں کریں گے۔
- کہ ہم آج سے ہی اپنے بچے/بچیوں کی تعلیم کا مکمل انتظام کریں گے۔

unicef

۶۸۶
۹۲

لپسٹک۔ ہونٹوں کی لالی بالغہ اور نابالغہ لڑکیوں کو

ہونٹوں پر لگانا ناجائز ہے۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں کہ نابالغ اور بالغ لڑکیوں کو ہونٹوں پر لالی لگانا کیسا ہے۔ لگا سکتی ہیں یا نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ سائلہ نغمہ بیگم عرف ضوفی ...

الجواب۔ لپسٹک یعنی ہونٹوں پر لالی لگانا مطلقاً ممنوع وناجائز ہے خواہ نابالغ ہو یا بالغ کہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے اور اسپرٹ از قسم شراب ہے اور شراب کی حرمت قرآن پاک میں منصوص ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۹۹ میں ہے اسپرٹ واقعی شراب بلکہ سب شرابوں سے تیز وتند ہے۔

اور اگر دلدار ہو اور ہونٹوں کی کھال تک پانی نہ پہنچتا ہو تو وضو بھی نہ ہوگا۔ بایں سبب نماز بھی نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد خورشید مصطفیٰ رضوی غفرلہ الباری

المورخہ ۱۳؍صفر المظفر ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

تحسین رضا غفرلہ

گمراہ کن تائید دعوت اسلامی۔ مفتی شریف الحق امجدی صاحب

دعوت اسلامی کے بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب قادری سنی صحیح العقیدہ عالم ہیں اور سلسلۂ رضویہ میں مرید اور اس کے خلیفۂ مجاز ہیں غالباً کراچی کے مشہور اہلسنت کے مدرسہ دار العلوم امجدیہ کے فارغ التحصیل ہیں یہ مرید و خلیفۂ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی کے ہیں جو مرید و خلیفہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ہیں۔ مولانا الیاس اسی سلسلہ میں بیعت بھی کرتے ہیں ان کے اجتماعات کے اخیر میں قیام ہوتا ہے جس میں مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام پڑھا جاتا ہے اور اپنی تقریروں میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فضائل و مناقب بھی بیان کرتے ہیں ان کی کتابوں یا جتنے رسائل لکھے ہیں وہ سب اہلسنت کے مطابق ہیں، کراچی میں خاص انکی مسجد میں جمعہ اور عیدین میں ایک لاکھ سے زائد آدمی شریک ہوتے ہیں۔ مگر لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کرتے وہ فتاویٰ رضویہ و دیگر تصنیفات اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور [illegible] عمل کرتے ہیں، وہ علماء دیوبند، نانوتوی، گنگوہی انبیٹھی تھانوی کو کافر مانتے ہیں اور ایسا کافر جو ان کے کفریات پر مطلع ہوتے ہوئے انہیں کافر نہ جانے انہیں بھی کافر جانتے ہیں۔ یہ سب باتیں میں اپنی تحقیق کی بناء پر لکھوا رہا ہوں میں خود ان سے مل چکا ہوں کراچی گیا تھا تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے میری قیام گاہ پر آئے تھے۔ تمام وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، تبلیغیوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں کسی سے ان کا کسی قسم کا ربط و ضبط نہیں ایسی صورت میں مجھے یقین ہے کہ وہ ایک صحیح العقیدہ سنی عالم ہیں اور ان کی تحریک سنیت کے فروغ و استحکام کے لئے ہے طریقۂ تحریک کار کی دفعہ ۲ کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میلاد کرنے والے، عرس کرنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں ہم نے یہ چاہا کہ ہم ایسا کام کریں جس کی سخت ضرورت ہے اور وہ کوئی نہیں کرتا نیز ہمارے مبلغین عام طور کم علم ہیں [illegible] کرنا چاہئے جو صاحب علم ہو ان کے ایک مبلغ نے بتایا کہ ہمارا مقصد تبلیغیوں کا توڑ ہے میلاد و عرس کرنے اور وہابیوں کا رد کرنے سے غیر جانبدار طبقہ بھڑک جاتا ہے اور وہ پھر ہمارے قریب نہیں آتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ غیر جانبدار طبقہ ہی نہیں بلکہ جو دیوبندیوں سے متاثر ہیں وہ لوگ بھی ہمارے قریب آئیں ہماری باتیں سنیں ہم سے ملیں جلیں اور ہم سے مانوس ہوں جیسا کہ تبلیغی کرتے ہیں کہ وہ اہلسنت کا رد نہیں کرتے عوام کو شریعت کی پابندی وغیرہ کی ترغیب دے کر اپنے قریب کرتے ہیں اور اپنے مولویوں کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے معتقد بنا دیتے ہیں اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ جو ہم سے دور ہیں وہ ہمارے قریب آئیں ہم بھی اپنے عمل اور کردار سے اپنے اخلاق اور بہترین تعلیم و تلقین سے سنی بزرگوں خصوصاً اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا معتقد بنا دیں جس ... وہ ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان اگر پہلے سے نہیں تھا تو ہو جائے ... وہ اپنے طریقہ کار میں ۹۰ فیصد کامیاب ہیں تبلیغیوں کی جڑیں اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک دی لاکھوں لاکھوں صلح کلی دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں۔ یہ باتیں میں اپنے علم و دانش کی بنا پر لکھوا رہا ہوں انہوں نے اپنی ان دونوں دفعات کی ترجیح میں جو کچھ کہا ہے اس میں بحث کی گنجائش ہے لیکن دعوت اسلامی کے طریقہ کار کی ۹۰ فیصد کامیابی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کوئی ان کے طریقۂ کار میں ان دو باتوں کو ناپسند کرے تو اسے اس کا حق ہے لیکن ان کی ساری جد و جہد سنیت کے فروغ کے لئے ہے اور انکے ذریعہ سے لاکھوں لاکھوں افراد سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے سچے محب و جاں نثار تو ان پر کسی محاسبہ کرنا یا ان کی تحریک کی مخالفت کرنا کوئی اچھا کام نہیں ہوگا۔ (ماہنامہ اشرفیہ جنوری ٩٧)

گمراہ کن تائید دعوت اسلامی۔ مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب پوربندر گجرات

موجودہ پرفتن دور میں وہابی تبلیغی جماعت کے لوگ اسلامی تعلیم اور اصلاح اعمال کے بہانے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے ایمان چھین کر انہیں وہابی نجدی بنارہے ہیں۔ ایسے پرفتن ماحول میں تبلیغی جماعت کو دندان شکن اور عملی جواب دینے کے سلسلے میں سنیوں کی جماعت دعوت اسلامی سنیت اور خصوصاً مسلک برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی پرخلوص اور بے لوث خدمت انجام دینے کے لئے سلسلے میں عقائد و اعمال کی اصلاح کا جو کام انجام دیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔

دعوت اسلامی کے ابتدائی دور میں حکمت عملی کے تحت کچھ باتیں متنازعہ تھیں اور جس کی بناپر کچھ علمائے اہلسنت و عوام اہلسنت کو اختلاف تھا وہ تمام باتیں اب کالعدم ہوگئی ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔ دعوت اسلامی کے مبلغین اب اپنے قول و فعل سے اپنے کردار سے تقریر و تحریر سے عقائد باطلہ ضالہ کی تردید و تذلیل اور خصوصاً فرقہ وہابیہ نجدیہ تبلیغیہ کا رد کرنے میں سرگرم ہوکر مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی کررہے ہیں لہذا اب دعوت اسلامی کے مبلغین پر بدگمانی اور شکوک سے باز آکر تمام مسلمانان اہلسنت متحد اور متفق ہوکر بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں کے سامنے اپنی جنگ جاری رکھتے ہوئے عشق رسول کا پیغام عالمگیر پیمانے پر عام کرنے میں ہر لمحہ متحرک رہیں۔

گھوم رہے ہیں آزادانہ قاتل لے کے خنجر کیوں

کون بتائے بھیس میں آخر رہبر کے ہے رہزن کیوں؟
جانے کیوں اس راہ گذر میں آج ہے برپا محشر کیوں؟

کون بتائے کس نے رچائی ہے یہ سازش گلشن میں
گھوم رہے ہیں آزادانہ قاتل لے کے خنجر کیوں؟

ہمدردی سے پوچھ رہے ہیں اہل زمانہ یہ مجھ سے
آنکھوں میں اشکوں کا رواں ہے ہردم اک سمندر کیوں؟

رازِ مشیت کا پس منظر اہل زمیں کیا سمجھیں گے
دم بھر میں شاداب زمینیں ہو جاتی ہیں بنجر کیوں؟

سونے والے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تونے نیند نکالی ہے
یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے
سونا پاس ہے، سونا بن ہے، سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

گمراہ کن تائیدِ دعوتِ اسلامی۔ خواجہ مظفر حسین صاحب شیخ الحدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ! فقیر کو یہ شرف وسعادت حاصل ہے کہ فقیر نے بہت سے علمائے اہل سنت کی بیش بہا کتب پر تقاریظ تحریر کیں۔ خصوصاً فخر الاماثل، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی افضل حسین صاحب مونگیری ثم پاکستانی قدس سرہ الربانی (سابق صدر المدرسین منظر اسلام، بریلی شریف) کی ہندوستان سے شائع ہونے والی تقریباً تمام کتب پر فقیر کو تقاریظ تحریر کرنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ دعوت اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے نگران نے جب ''فیضان سنت'' جلد اول (۱۴۲۷ھ) کا جدید ایڈیشن بغرض مطالعہ و تقریظ حاضر کیا تو میرے دل کی کلیاں کھل اٹھیں اور قلم برداشتہ یہ تحریر حاضر کی۔

قرآن کریم جو کہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں صراط مستقیم کی ہدایت کے لیے جابجا ''امر ونہی'' کی شمع روشن کردی گئی ہے۔ اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پ:۲۱ سورہ الاحزاب ۲۱) فرما کر ایک بہترین نمونہ عمل کی نشاندہی کرکے ان کی پیروی کو جزو حیات قرار دیا گیا ہے۔ یعنی قرآن کریم ایک کتاب ہے اور حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل گویا اس کتاب کی عملی تفسیر ہے۔ جس پر عمل کرکے انسان خاک سے بلند ہوکر ملکوتی صفات کا حامل بن جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اقوال وافعال جنہیں سنت کہتے ہیں، احادیث کریمہ، اقوال مشائخ اور علماء کرام کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ہزاروں ہزار فضل وکرم کی برسات ہو امیر اہل سنت، امیر دعوت اسلامی، عاشق مدینہ حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم القدسیہ پر کہ انہوں نے ان لعل وجواہر اور گوہر پاروں کو چن چن کر یکجا فرمادیا اور ''فیضان سنت'' کے حسین نام سے موسوم کرکے یاد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں دھڑکنے والے دلوں کی خدمت میں پیش فرمایا۔ زبان وبیان کی روانی اور طرز تحریر کی شیرینی کے ساتھ جب یہ کتاب سامنے آئی تو لوگ اسے برستی آنکھوں اور تڑپتے دلوں کے ساتھ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے لگے۔

بندۂ ناچیز خود بھی اس کتاب سے اتنا متاثر ہوا کہ جب اس کا پہلا ایڈیشن مجھے ملا تو باوضو بھیگی آنکھوں سے رحل پر رکھ کر پڑھتا رہا اور بار بار پڑھتا رہا اب تو یہ جدید ایڈیشن کچھ اور ہی خوبیوں کے ساتھ بن سنور کر سامنے آیا ہے۔ حوالہ جات سے مرصع، تخریجات سے آراستہ اور مزید اضافات سے سجا ہوا ہے۔ نیز اس کتاب کی ایک خاص اور اچھوتی خوبی یہ ہے کہ اس میں جگہ بہ جگہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی ''ایمان افروز بہاریں'' اپنی خوشبوئیں لٹا رہی ہیں۔

میری معلومات کے مطابق کثیر الاشاعت ہونے کے اعتبار سے یہ پہلی اردو کتب ہے جو پاکستان میں چھپی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کئی ممالک میں پہنچ گئی ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ دعوت اسلامی میں ایسے ایسے دیوانے بھی ہیں کہ تقریباً ساڑھے پندرہ سو صفحات پر مشتمل کتاب فیضان سنت (جلد اول) ان میں سے کسی نے ۱۲ دن میں تو کسی نے فقط سات ایام میں مکمل پڑھ لی۔ اس بات سے اس کتاب مستطاب کی خوبیوں اور تحریر دل پذیر کی چاشنیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میری اپیل ہے کہ لوگ اسے خرید کر اپنے گھر کے طاق پر سجائے رکھیں تاکہ جہاں سے جی چاہے اسے حاصل کر کے پڑھتے رہیں، دوستوں کو بطور تحفہ خرید کر پیش کریں۔ بہن، بیٹی کی شادی کے موقع پر بطور جہیز اس کتاب کو عنایت کریں۔ بالخصوص اہل ثروت اس کتاب کو خرید کر مساجد، مدارس اور خانقاہوں میں وقف کریں۔ تمام مبلغین ومبلغات دعوت اسلامی اور عوام وخواص بھی اس کا درس گھر گھر، مسجد مسجد، دکان دکان، کارخانوں، بازاروں اور چوکوں پر جاری کریں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو ہماری ترک شدہ کسی سنت کو رائج کرے اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ آئیے، ہم اور آپ ترک شدہ سنتوں پر عمل کرنے اور اس کو رائج کرنے کا عہد کریں اور اس عہد کو نبھا کر سو شہیدوں کا نہیں بلکہ ہزاروں شہیدوں کا ثواب حاصل کریں۔

خواجہ مظفر حسین رضوی، ۲۶ رمحرم الحرام ۱۴۲۸ھ (شیخ الحدیث دار العلوم نور الحق، چرہ محمد پور، فیض آباد یوپی، الہند)

"دعوت اسلامی" کے قیام سے لے کر آج تک میری نظر میں ایسا کوئی موقعہ نہیں آیا کہ دعوت اسلامی کا نام متعین کر کے کسی مفتی نے دعوت اسلامی والوں کو مسجد سے نکالنے کا فتویٰ صادر فرمایا ہو لیکن جب سے عطار صاحب نے اپنے "شعاعی پیکر" کے ذریعہ اپنے جذبۂ حُبِّ جاہ کی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے اور "احترام تصاویر" کے گناہ میں پڑے ہیں تو اس کا اثر یہ ہوا کہ دعوت اسلامی والوں کو مساجد سے نکالنے کے فتاویٰ بھی صادر ہو چکے ہیں۔ عطار صاحب کے "شعاعی پیکر" ہی نے خود ان کی تحریک کو کس طرح خاکستر کرنا شروع کردیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (ف۔الف۔قادری)

"دعوتِ اسلامی" والوں کو مساجد اہل سنت سے نکال دیا جائے

(مفتیانِ دین کا فتویٰ)

مناظر اہل سنت اشرف العلماء

حضرت مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ دام ظلہ کی تصدیق

۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ھٰذا میں؛

۱) لیپ ٹاپ جس میں ٹی.وی. کی طرح تصاویر ومناظر اس میں سے دیکھے جاسکتے ہیں اس کے ذریعے کسی سنی عالم یا مبلغ کا بیان داخل مسجد سنناد یکھنا کیسا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے لوگ مسجد میں ایسے پروگرام دیکھتے رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہمارے یہاں جائز ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے۔

۲) مسجد کی بجلی سے اپنے ذاتی موبائل کو چارج کرنا اور معتکف کورات میں بجلی پنکھا مسجد کے سامانوں کو استعمال کرنا اور ہر ہفتہ جماعت کی شکل میں نفلی اعتکاف کرتے ہیں اور اعتکاف کی حالات میں خلاف اعتکاف امور انجام دیتے ہیں جبکہ واقفین نے برائے مصلیان و جماعتی و

امور مسجد سے وابستہ وقف کیا ہے اس طرح ان کے افعال پر واعتکاف پر کیا حکم شرع ہے

۳) مسجد میں موبائل کی مختلف قسم کی گھنٹیاں بجتی ہیں مسجد کے اندر بات کرنا اور مذکورہ حالات کی روشنی میں عوام اہلسنت کو کیا طریقہ کار اپنانا چاہیئے

۴) کمیٹی کے افراد یا ذمہ دار حضرات انھیں کسی بات پر کچھ کہتے ہیں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ یہ بات ہمارے آئین وطریقہ کار میں نہیں ہے۔

(نوٹ) مذکورہ سوالات کے متعلق شہر رائے پور کے پانچ علمائے اہلسنت کے سامنے باشرع صوم وصلوٰۃ کے پابند مسلمانوں نے بیان دیا ہے۔

۱) غلام محمود احمد قادری (متولی مسجد چھوٹا پارہ، بیجناتھ پارہ، رائے پور)

۲) شکیل نوری (بیجناتھ پارہ، رائے پور) (۳) محمد ساجد (بیجناتھ پارہ، رائے پور)

۴) سید سراج (بیجناتھ پارہ، رائے پور) ۱۵/ جولائی ۲۰۰۸ء

الجواب

بعون الملک العزیز الوهاب وهو الموفق للصدق والصواب والیه المرجع والمآب.....

۱) شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا اپنے پاس اعزازاً رکھنا حرام حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے اس بارے میں بے شمار احادیث وآثار منقول ہیں۔ فتاوٰی رضویہ جلد نہم، ص ۱۴۳ پر ہے احادیث اس بارے میں حد تو اتر پر ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے اشد الناس عذاباً یوم القیامة الذین یضاهون بخلق الله حضرت ملّا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعه فی ثوب اوبساط اودرهم اودینار او غیر ذالک ردالمحتار میں ہے فعل التصویر غیر جائز مطلقاً لانه مضاهاة لخلق الله

ھکذافی بحر الرائق کما ھو مصرح فی الجزء التاسع من الفتاویٰ الرضویہ اور اکابر علمائے اہل سنت و جماعت (خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی ودیگر محققین ذوی الافہام) نے یہ ثابت فرمادیا ہے کہ ٹی.وی، لیپ ٹاپ میں شئی منطبع تصویر ہے عکس نہیں کماھو محقق فی کتبھم لہٰذا صورت مسئولہ میں جب یہ معلوم ہوگیا کہ وہ تصویر ہے عکس نہیں تو بریں تقدیر ٹی.وی، لیپ ٹاپ دیکھنا، دکھانا مسجد وغیر مسجد ہر جگہ ناجائز ہی ہوگا اس بارے میں دعوت اسلامی کے مبلغین کی بات (قول جواز) کو ہرگز ہرگز قابل التفات نہ سمجھا جائے کہ وہ مصالح شرعیہ سے نابلد ہیں کہ اسے (ٹی.وی دیکھنا) جائز بتانا ہزار ہا ہزار باب مفاسد وا کرنا ہے وقد تقرر فی الاصول درء المفاسد اھم من جلب المصالح کما فی الاشباہ والنظائر بالجملہ لیپ ٹاپ، ٹی.وی. دیکھنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اسے جائز بتانا دین و دیانت کے خلاف وافترا علی الشریعہ ہے۔ ھذاما عندی والعلم بالحق عند ربی العظیم

۲) مسجد کے بجلی سے موبائل چارج کرنا ہرگز جائز نہیں کہ یہ خلاف غرض واقف ہے جو کہ شرعاً ناجائز وحرام ہے فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۴۵۵ پر ہے، جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا، ناجائز ہے اگر چہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقف مثل نص شارع ﷺ واجب الاتباع ہے۔ درمختار میں ہے شرط الواقف کنص الشارع فی وجوب العمل بہ البتہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں سونے اور اس کے سامان سے فائدہ حاصل کرنے میں مضائقہ نہیں کہ یہ خلاف شرط واقف نہیں۔ کمالا یخفٰی علی اھل العلم ومن ادعٰی خلافہ فعلہ البیان بالدلیل والبرھان، رہا خلاف اعتکاف امور انجام دینے پر حکم اعتکاف کیا ہوگا؟ تو اس کے لئے پہلے ان امور کی وضاحت کریں پھر حکم شرعی معلوم کریں۔ وھواعلم بالصواب

۳) حدیث شریف میں ہے جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراء کم وبیعکم وخصوماتکم ورفع اصواتکم اپنی مساجد کو بچاؤ، اپنے نا سمجھ بچوں اور مجنونوں

کے جانے اور خرید وفروخت اور جھگڑوں اور بلند آواز کرنے سے پس جب مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت ہے تو موبائل کی گھنٹیاں بجانا (جس میں اکثر مزامیر ہوتی ہے) بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا اور بے ضرورت شرعیہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا ناجائز ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے الکلام المباح فیہ مکروہ یاکل الحسنات اور اشباہ والنظائر میں ہے انہ یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اور حدیقہ ندیہ میں ہے کلام الدنیا اذا کان مباحاً صدقاً فی المساجد بلا ضرورۃ داعیۃ الی ذالک کا لمعتکف یتکلم فی حاجتہ اللازمۃ مکروہ کراھۃ تحریم یعنی دنیا کی بات جبکہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلا ضرورت کرنی حرام ہے ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنے حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے۔ لہٰذا صورت مسئول عنہا میں اگر کسی کو مسجد میں بے ضرورت شرعیہ بات کرتے ہوئے دیکھے تو بقدر استطاعت ہر واقف حال مسلمان پر فرض ہے کہ اسے روکے۔ کما قال علیہ الصلاۃ والسلام من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذٰلک اضعف الایمان (مشکوۃ شریف ص ۴۳۶) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۴) اگر انہیں (یعنی مبلغین دعوت اسلامی کو) خلاف شرع امور کے ارتکاب پر گرفت کرنے کی وجہ سے یہ جواب ہے تو بایں صورت وہ لوگ بے شبہ بیباک وجری علی الدین ہیں ان کے آئین وطریقہ میں ان کا نہ ہونا دلیل جواز نہیں لہٰذا ایسے جری علی الدین، مساجد میں آنے سے روک دیئے جائیں کہ وہ شرعی مجرم ہیں حدیث شریف میں ہے لعن اللّٰہ من آوی محدثاً... واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم واتم

محمد محبوب رضانوری بدر القادری

کتبہ

خادم الندریس دار العلوم اعلیٰ حضرت رضا نگر، ناگپور ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

تصدیق ماحررہ انفاضل العلام المجیب فھو حق صحیح والمجیب مثاب ۱۲

فقیر محمد ناظر اشرف قادری غفرلہ القوی

تصدیق

بسمہ وحمدالہ علمائے صلاح وفلاح جب دعوت اسلامی کے عام یا خاص مبلغین کو کسی غیر مناسب، لایعنی بلکہ کسی ناجائز امر سے بچانے کے لئے کچھ بھی نصیحت فرماتے ہیں تو یقینا ایسے مواقع پر ان کا پہلا جواب یہی ہوتا ہے کہ "فلاں بات تحریک کے اصول میں ہے۔اس لئے ہم بچ نہیں سکتے۔" "فلاں عمل تحریک کے آئین میں نہیں اس لئے ہم کر نہیں سکتے۔" تحریک کے خود ساختہ کسی چھوٹے سے چھوٹے آئین کے لئے علمائے کرام سے مکابرے پر اتر آتے ہیں۔عطار صاحب کے دیئے طریق کار (اگر چہ وہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہو جیسے مائک پر نماز کے جواز کا قول، ٹی.وی. مووی پر تصاویر بنانے دیکھنے دکھانے) پر عمل پیرا ہونے اور کرانے کے لئے ضد اور جنون کی حد تک ماحول سازی کرتے ہیں۔اس کا مجھے خود تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ایسی حالت میں مجیب مکرم دام ظلہ کا یہ جملہ کہ "وہ لوگ بے شبہ بے باک اور جری علی الدین ہیں" انتہائی حقیقی اور نفس الامری جملہ ہے۔میں مذکورہ فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

فخر الدین احمد قادری مصباحی

خادم جامعہ جوار الفاطمہ، ناگپور

تصدیق اشرف العلماء مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ دام ظلہ

۷۸۶/۹۲

مسجد میں ٹی.وی. یا لیپ ٹاپ وغیرہ دیکھنا، دکھانا بلاشبہ مسجد کی حرمت کے خلاف ہے۔جو لوگ ایسا کرنے پر اصرار کرتے ہیں ان کو سختی کے ساتھ روکنا ضروری ہے۔ورنہ یہ فتنہ آگے چل کر مساجد کو لہو ولعب کا اڈا بنا دے گا۔فقط

دستخط، محمد مجیب اشرف الرضوی

الجواب صحیح والمجیب مصیب

کتبہ محمد مشتاق حسین رضوی

رضوی دار الافتاء محلہ چودھری سرائے عبدالرحمن

۱۵ر جنوری ۲۰۱۰ء

تصدیقات۔ عطاریوں کی مساجد سے نکال دیا جائے

تاج الشریعہ حضرت محمد اختر رضا خاں صاحب

امین شریعت حضرت سبطین رضا خاں صاب

(۴) اگر انھیں (یعنی مبلغین دعوت اسلامی کو) خلاف شرع امور کے ارتکاب پر گرفت کرنے کی وجہ سے جواب دیتے تو بایں صورت وہ لوگ بلاشبہ بیباک وجری علی الدین ہیں ان کے آئین و طریقہ میں ان کا ہونا دلیل جواز نہیں لہذا ایسے جری علی الدین کو مساجد میں آنے سے روک دیے جائیں کہ وہ شرعی مجرم ہیں حدیث شریف میں ہے لعن اللہ من آوی محدثا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم واتم

کتبہ محمد یوسف الحسنی
عبد القادری
خادم التدریس دار العلوم اعلیٰحضرت رضا نگر ناگپور
۱۰ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

بسمہ وحمداللہ۔ علمائے صلاح و فلاح جب دعوت اسلامی کے عام یا خاص مبلغین کو کسی غیر مناسب، لایعنی امر کو کسی ناجائز امر سے بچانے کے لئے ان کو کچھ بھی نصیحت فرماتے ہیں تو یقیناً ایسے مواقع پر ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ "فلاں بات تحریک کے اصول کے سبب ہم نہیں چھوڑ سکتے" "فلاں عمل تحریک کے آئین میں نہیں اس لئے ہم کر نہیں سکتے"۔ تحریک کے خود ساختہ کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے آئین کے لئے علمائے کرام سے مکابرے پر اتر آتے ہیں۔ عطار صاحب کے جیسے طریق کار (اگرچہ وہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہو جیسے مائک پر نماز کے جواز کا قول، ٹی وی سوسائٹی پر بیٹھا اور بیٹھنے دیکھنے دکھانے) پر عمل پیرا ہونے اور اس کے لئے ضد اور جنون کی حد تک ماحول سازی کرتے ہیں۔ اس کا مجھے خود تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ ایسی حالت میں مجیب مکرم دام ظلہ کا یہ جملہ کہ "وہ لوگ بلاشبہ بیباک وجری علی الدین ہیں" انتہائی حقیقی اور نفس الامری جملہ ہے مذکورہ فتویٰ کا مؤید ہوں۔

فقیر الدین احمد قادری ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح
فقیر محمد عبدالحکیم مصباحی

الجواب صحیح

ماذا بعد الحق الا الضلال
۱۹/۷/۲۰۰۲

الجواب صحیح — فقیر محمد سبطین رضا قادری

فرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ حق بات کہو چاہے تمہارہ جاؤ۔ ☆ جیسوں میں بیٹھو گے ویسے ہو جاؤ گے۔

شانِ الوہیت پر الیاس عطار کا تیر

[فیضانِ سنت ص ۱۲۸۳ (۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ ص ۳۸)]

عیدُ الفِطر کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے رَمَضان شریف کے مُبارک مہینہ کے مُتعلّق ارشاد فرمایا ہے کہ اِس مہینے کا پہلا عَشرہ رَحمت، دُوسرا مَغفِرت اور تیسرا عَشرہ جہنّم سے آزادی کا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ مہینہ رَحمت و مَغفِرت اور جہنّم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ لہٰذا اِس رَحمت، مَغفِرت اور دوزخ سے آزادی کے اِنعامات کی خوشی میں ہمیں عیدِ سعید کی خوشی منانے کا موقع فَراہم کیا گیا ہے اور عیدُ الفِطر کے روز خوشی کا اظہار کرنا سُنّت ہے۔ لہٰذا اَدائے سُنّت کی نیّت سے ہمیں بھی اللہ (عزوجل) کے فَضل و رَحمت پر ضَرور اظہارِ مَسرّت کرنا چاہیے کہ اللہ (عزوجل) کے فَضل و رَحمت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ (عزوجل) کا سچّا کلام بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (پ ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ (عزوجل) ہی کے فضل اور اُسی کی رَحمت، اُسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ (کنزالایمان)

ہم عید کیوں نہ منائیں؟

دیکھئے نا! جب کوئی مُلک کسی ظالِم حکومت کے چُنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اُسی ماہ کی اُسی تاریخ کو اُس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔ اَنیز جب کوئی طالبِ علم امتحان میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوجاتا ہے۔ ماہِ رَمَضان المُبارک کی برکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عظیمُ الشّان مہینہ ہے۔ جس میں بَنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبودی اور اِصلاح و ترقّی کے لئے ایک "خُدائی قانون" یعنی قرآنِ مجید نازِل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر ایک مُسلمان کی حَرارتِ ایمانی کا اِمتحان لیا جاتا ہے۔

عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کی حمایت میں مرکز اہلسنّت بریلی شریف کا اہم فیصلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے اپنے رسول کو تبلیغ دین اسلام کا یٰاَیُّھَا الرسولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے تبلیغ دین حق کا اہل علم کے لئے بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری سے تا قیامِ قیامت رسول کا یہ حکم ہر زمانے کے لئے ہے۔ اہل سنت وجماعت کی طرف سے تبلیغ کا کام تنظیم کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے غیروں کو نماز روزے کی تبلیغ کے نام سے سیدھے سادے عوام کو بہکانے اور ان کے عقائد کو خراب کرنے کا خوب موقع مل گیا اور علماء اہل سنت وجماعت کی اکثریت تدریس وتقریر کے ذریعہ تبلیغ کرتی رہی عوام سے ان کا رابطہ مکمل اور تسلسل کے ساتھ قائم نہ رہا عوام الناس کو تدریسی وتقریری تبلیغ کے سوا مسلسل عملی تبلیغ اور احکام شرع کی تعلیم کی ضرورت تھی تحریکِ دعوت اسلامی نے یہ ضرورت پوری کردی۔ اب اہل سنت وجماعت کے خواص کو چاہئے کہ اس تحریک سے دور رہنے کی بجائے اصلاح کی نیت سے قریب آئیں اور حتی المقدور اس کا تعاون کریں اس کے تبلیغی پروگرام کو بہتر بنائیں تاکہ تبلیغ دین حق کا کام جو حکم شرع ہے اس سے عہدہ برآ ہو سکیں اور غیروں کی تزویری تبلیغ سے عوام کو بچانے کا ضروری کام بھی ہوتا رہے۔ تحریک دعوت اسلامی سے نہ جانے کتنے بے نمازنمازی اور دیگر فرائض وسنن کے پابند ہوگئے یہ میرا عینی مشاہدہ ہے کہ اس تحریک میں حصہ لینے والوں سے کوئی قابل اعتراض امر صادر ہو تو محض اعتراض کرنے کے بجائے اصلاح کی نیت سے اصلاح کی کوشش کریں اور دعوت اسلامی کے محرکین کو چاہئے کہ اپنے تبلیغی پروگراموں میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ترجمہ قرآن اور اس کی تفسیر، بہار شریعت کا پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا اور سولہواں حصہ وغیرہ بھی اپنے درس میں شامل رکھیں۔

ان ارید الا اصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب واللہ ھو الموافق والھادی وھو تعالیٰ اعلم۔

محمد اعظم غفرلہٗ

محمد اعظم غفرلہ
رضوی دار الافتاء
بریلی شریف

شیخ الحدیث ومفتی دار العلوم مظہر اسلام ورضوی دار الافتاء
حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ، بریلی شریف

یکم ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ

دعوت اسلامی سے لاتعلقی، تحریکِ اسلامی کا قیام اور مولانا الیاس قادری صاحب سے بیعت توڑنے کے اسباب۔ دعوتِ اسلامی کی قیادت کو خود احتسابی کی ضرورت

حیدرآباد میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام سات سال قبل جدہ سعودی عربیہ سے آئے ہوئے ایک تحریکی ذہن رکھنے والے مخلص سنی نوجوان نے شروع کیا۔ مدنی مرکز کو اطلاع بھی نہ تھی چار سال مدنی کام ہوتا رہا پھر ہند کے نگران حاجی غلام یٰسین نوری عطاری صاحب نے ناگپور سے حیدرآباد کے مدنی مرکز گل بانو مسجد میں ہفتہ وار اجتماع میں شرکت فرمائی۔ وہ نوجوان فاروق عطاری کمپیوٹر آٹو کیڈ مکمل کر لئے تھے۔ ذریعہ معاش کے سلسلے میں سعودی عرب جانے والے تھے لیکن بیعت کے حوالے دے دے کر انہیں بہ اصرار روکا اور ماہانہ وظیفہ پر (وقفِ مدینہ) کیا۔ کراچی مرکز کے حکم پر چرم زکوٰۃ، صدقات، عطیات، اور فطرہ وصول کرنے کی ترغیب ملائی گئی۔ اچھا ریسپانس ملا۔ حیدرآباد میں ۱۰ مبلغین کو وقف مدینہ کیا گیا روزانہ ۱۲ گھنٹے مدنی کام کرنا، ہر ماہ تین دن امیر قافلہ بن کر قافلہ میں سفر کرنا، اور ہر مہینہ میں تین دن کی چھٹی ہر سال رمضان میں ایک ماہ کی تنخواہ بونس، کراچی مرکز کی طرف سے مولانا الیاس عطار قادری صاحب کے مرید بنانے کیلئے **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعہ مفت روحانی علاج کرتے ہوئے بے شمار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو انڈیا میں مقرر کئے گئے وکیل عطار اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عطاری اور عطاریہ بنایا گیا ہند کے اہم ذمہ داران نے مشورہ کر کے کراچی مرکز سے مجدد نہ لکھنے کی استدعا کی تھی۔ مولانا الیاس قادری صاحب نے فرمایا عبدالعزیز بھائی کے تو حاجی غلام یٰسین سے اختلافات تھے لیکن میرے مسئلہ پر سب متفق ہو گئے، عبدالعزیز عطاری مرشد کی ناراضگی دیکھ کر معافی نامہ تیار کرنے لگ گئے تھے۔

ہند میں دعوت اسلامی میں امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری صاحب کے سرپرست دعوت اسلامی مفتی عبدالحلیم صاحب اور دیگر ذمہ داران سے تنظیمی اختلافات رہے ہیں، جس میں چند یہ ہیں۔ ''کراچی مکتبۃ المدینہ'' (تنظیم کا اپنا ادارہ) سے مولانا الیاس قادری صاحب کو مجدد دین ملت چھاپنا۔ کتاب ''خوف خدا'' اور ''خوش نصیب میاں بیوی'' ملاحظہ فرمائیے۔

حیدرآباد میں مفتی عبدالحلیم صاحب نے اعلانیہ ارشاد فرمایا، میں نے آپ کے حضرت صاحب (مولانا الیاس قادری صاحب) سے فون پر بات کی میں نے ان سے کہا، ہند میں ابتداء ہی سے دعوت اسلامی پر اعتراضات رہے ہیں، ہم اس کے جواب دیتے دیتے تھک گئے ہیں۔ اب کتابوں میں آپ کے لئے مجدد لکھنے سے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، علماء ہم سے پوچھتے ہیں آپ انہیں رکوائیے، آپ کے حضرت صاحب نے جواب دیا ''میں مجدد نہیں ہوں جو مجھے مجدد کہتے ہیں وہ رجوع کریں، میں شوریٰ کو مجدد لکھنے اور کہنے سے منع کرتا ہوں لیکن شوریٰ میری مانتی نہیں''۔ مفتی صاحب نے فرمایا تو ہم نے آپ کے حضرت صاحب سے کہا آپ فیضان سنت سے درس دینے فرماتے ہیں تو آپ کا کوئی مبلغ بہار شریعت سے درس نہیں دیتا، آپ جس طرح عمامہ ولباس چاہتے ہیں آپ کے مبلغ ویسا ہی کرتے ہیں آپ جس طرح اجتماع اور قافلہ چلانا چاہتے ہیں آپ کے مبلغ ویسے ہی جدول چلاتے ہیں۔ اوپر سے لیکر نیچے تک سب آپ کی سنتے اور مانتے ہیں۔ اگر شوریٰ آپ کی نہیں سنتے تو آپ شوریٰ کو اپنا نافرمان ڈکلیر کر دیں۔ ہماری بات سن کر آپ کے حضرت سے صاحب خاموش ہو گئے۔ اور کوئی جواب نہیں دیئے''۔

مولانا الیاس قادری صاحب نے اپنے مریدین کی بارہ رکنی مجلس شوریٰ بنائی جس کے پہلے نگران نعت خواں مرحوم حاجی مشتاق عطاری صاحب تھے اب حاجی عمران عطاری صاحب ہے۔

مولانا الیاس قادری صاحب مدنی مذاکرہ کیسٹ میں فرماتے ہیں ''مرکزی مجلس شوریٰ میری سب سے زیادہ پسندیدہ اور چہیتی مجلس ہے، اور دعوت اسلامی کی سپریم اتھارٹی ہے، آپ یوں سمجھ لیں کہ مجلس شوریٰ دعوت اسلامی کے مائی باپ ہے''۔

دعوت اسلامی کے اہم ترین نگران لازماً عطار کے مرید ہوتے ہیں اگر کوئی پہلے سے کسی پیر صاحب کا مرید ہو تو اسے عطار سے دوہری بیعت کروا کر **عطار سے طالب** بنایا جاتا ہے۔

دعوت اسلامی کے نگران شوریٰ اور چار اراکین شوریٰ اب سے دو سال قبل پاکستان سے ہند آئے تھے، احمد آباد، کانپور، بمبئی، تین شہروں میں مبلغین کے تربیتی اجتماعات میں اپنے ساتھ لائی ہوئی ایک فائل جس میں کچھ علماء کی دعوت اسلامی اور امیر دعوت اسلامی کی تائید میں تحریریں موجود تھیں، اپنے بیانات میں وہ فائل پڑھ کر سناتے اور پھر مولانا الیاس قادری کے مجدد دین ملت ہونے کا اعلان کرتے تھے لیکن ناگپور میں مقامی علماء کی مخالفت کے اندیشہ کے تحت حکمت عملی اپنا کر

غریب نواز مسجد میں سنتوں بھرا اجتماع (عوامی اجتماع) رکھا گیا ہے اور مجدد کہنے سے احتیاط برتی۔ ناگپور کے علمائے کرام مولانا الیاس قادری کو عالم دین نہیں مانتے ہوئے اُن کی شرعی غلطیوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں' اس لئے کراچی مرکز اُن سے خائف اور محتاط رہتا ہے۔ ہند کے مبلغین میں بھی اکثر ناگپور کے علماء کا تذکرہ ہوتا ہے۔

احمد آباد اور ممبئی میں واضح اعلانات کرتے ہوئے مبلغین کو مضبوط ذہن دیا گیا مرکزی ترکیب کے مطابق کتابوں میں تحریر کردہ من وعن ہم نے حیدر آباد کے مدنی مرکز مسجد گل بانو نا مپلی میں 6.5 فٹ کے بڑے پتھر پر یہ لکھ کر لگایا "شیخ طریقت امیر اہلسنت مجدد دین ملت' عاشق اعلیٰ حضرت' بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ" کے ۲۶ فرامین:

حضرت صاحب کی ۲۶ ر رمضان کو ولادت کی نسبت سے ۲۶ ر فرامین لکھ کر نصب کئے۔ دعوت اسلامی کے رمضان میں مدنی اعتکاف میں ۲۶ ر رمضان کو جشن عطار بہت دھوم سے مناتے ہیں' آئسکریم تقسیم کئے جاتے ہیں چونکہ مرشدی عطار آئسکریم پسند فرماتے ہیں۔

مفتی صاحب نے حیدر آباد میں کافی اسلامی بھائیوں کے سامنے ارشاد فرمایا "جب سے پاکستان سے شوریٰ آ کر گئیں پورے ہند میں مسائل ہی مسائل ہیں ہم جہاں جہاں جاتے ہیں مسائل ہی مسائل سننے کو ملتے ہیں"۔

دُنیائے دعوتِ اسلامی میں مبلغین کی آپسی رسہ کشی' اختلافات اور الگ الگ گروپ بنا کر اپنی اپنی لابی کو مضبوط کرنے کی جستجو کے سبب مدنی کام ٹھپ ہوتا جا رہا ہے اور قافلوں پر اثر پڑ رہا ہے' صرف **وقف مدینہ اسلامی بھائی** کام کر رہے ہیں' دیگر مبلغین وقت دینے میں کترا رہے ہیں' کراچی مرکز مبلغین میں آپسی رسہ کشی کروا کر ان معاملات کو بڑھاوا دیتا ہے جس سے سنیت کا نقصان ہو رہا ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا "ہم نے کتنی محنت اور مشکلوں سے دعوت اسلامی کو یہاں تک لایا ہے' علماء کی کانفرنس میں ہمارا بائی ایر ٹکٹ کروا کر ہم سے تاریخ لے کر بلایا جاتا تھا' ہم نے دعوت اسلامی کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ مفتی صاحب نے افسردگی کے ساتھ فرمایا "عبدالحلیم دنیا کا سب سے بڑا بیوقوف آدمی ہے' جسے دعوت اسلامی کا سرپرست بنا دیا گیا' اور اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے کیا اختیارات ہیں"۔

پھر فرمانے لگے "آپ بتایئے کیا کراچی مرکز نے آپ سے کبھی یہ کہا کہ کسی بھی تنظیمی معاملہ میں عبدالحلیم سے رجوع ہوں؟" ہم نے نفی میں جواب دیا' مفتی صاحب نے فرمایا "بیٹے آپ لوگ تو دعوت اسلامی میں کچھ سال سے ہو' لیکن جن لوگوں نے دعوت اسلامی کا اوائل میں کام کیا اب وہ لوگ کہاں ہے؟ ہم پوچھتے ہیں پرانوں کو اس تنظیم سے آخر کیوں ہٹا دیا جاتا ہے"؟۔

پاکستان میں اوائل میں جن لوگوں نے دعوت اسلامی کا رات دن انتھک محنت کرتے ہوئے اپنے خون پسینے سے پروان چڑھایا انہیں ایک ایک کر کے کسی نہ کسی معاملہ میں پھنسا کر سائیڈ کروا دیا گیا۔ جس میں قابل ذکر سید عبدالقادر باپو کراچی' ابراہیم اسٹیل میل پنجاب' مفتی ابوبکر صدیق کراچی' اور بہت سارے گمنام ہو چکے۔ مفتی اکمل قادری دعوت اسلامی سے علیحدہ ہو گئے' اویس رضا قادری نے مولانا الیاس عطار قادری صاحب سے بیعت توڑ کر مولانا فیض احمد اویسی صاحب کے مرید بن گئے۔ جو اہم ذمہ دار تنظیم سے ہٹ جاتے ہیں یا ہٹایا جاتا ہے اُن پر امیر اہل سنت کے نافرمان' پیسے اور عہدے کے طمع رکھنے والے ظاہر کرتے ہوئے بدنام کیا جاتا ہے اور مولانا الیاس قادری صاحب کو گناہوں سے پاک متقی اور ولی کامل جتانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کو ترکیب کہتے ہیں۔

ممبئی کی چشتی ہندوستانی مسجد کی تربیتی اجتماع میں پاکستان سے آئے ہوئے نگران شوریٰ حاجی عمران عطاری نے دوران بیان فرمایا "جس اہم ذمہ دار نے امیر اہل سنت کا بیان بھی ایک گھنٹہ ہی کا ہونا چاہیے کہا تھا اب وہ دعوت اسلامی میں نہیں ہے' دعوت اسلامی میں جس کسی نے بھی امیر اہل سنت کو فریم میں فٹ کرنے کی کوشش کی اب وہ دعوت اسلامی میں نہیں ہے"۔ میرے باپا (مولانا الیاس قادری صاحب) سب کے لئے فریم فٹ کرتے ہیں اس کے لئے یہ فریم ہے اور اس کے لئے یہ فریم ہے"۔

دعوت اسلامی سے علی الاعلان کسی کو ہٹایا نہیں جاتا اور جیند نہیں لگایا جاتا بلکہ مدنی مرکز اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہوئے اس مبلغ کو اس کے ماتحت یا ساتھ والے مبلغین سے چڑ چڑائی کرواتے ہیں' یا اس کے کام کئے ہوئے علاقے تبدیل کر کے یا تنظیمی ذمہ داری بدل کر ایسی ترکیب بناتے ہیں کہ وہ مبلغ انتہا پریشان اور ذہنی ٹارچر ہوتا کہ وہ کسی کو اپنی مصیبت سمجھا نہیں سکتا' مرکز اس کی سنتا نہیں اور مسائل کی یکسوئی نہیں کرتا' الٹا اخلاص اور صبر کا درس دیتا ہے' وہ دل شکستہ مبلغ ذہنی کشواکر عاما سا تار کر مدنی ماحول سے دُور ہو جاتا ہے' پھر اسے بتا بتا کر عبرت دلائی جاتی ہے' اور سب بیٹھ کر روتے ہوئے اجتماعی دُعا کرتے ہیں کہ **"یا اللہ ہمیں امیر اہلسنت**

مخلصی اور دعوت اسلامی میں استقامت عطا فرما"۔

... نے ارشاد فرمایا ہند میں دعوت اسلامی کو پھیلانے میں حاجی غلام یٰسین کی بہت سی قربانیاں ہیں لیکن کراچی مرکز کی طرف سے ہند کی غیر منصفانہ تقسیم کرتے ہوئے "کشمیر" کو ممبئی کے بجائے احمد آباد والوں کو دیا گیا جبکہ کشمیریوں کے تجارتی تعلقات ممبئی سے ہیں۔

... دعوت اسلامی کے قیام کے بعد ہند کے نگران حاجی غلام یٰسین صاحب نے اپنی جیب سے لاکھوں روپئے ذاتی رقم خرچ کر کے سفر کی صعوبتیں ... اپنے خون پسینے سے دعوت اسلامی کو ہند میں کئی صوبوں میں پروان چڑھایا۔ دعوت اسلامی کے پاکستانی قائدین کے ہند کے ویزے ... نکلنے ... S.D.I. کے امیر مولانا شاکر نوری صاحب کے بیانات کی صلاحیت کے پیش نظر ممبئی کے شبیر خلیل عطاری کو وقف مدینہ کیا گیا تا کہ سنی دعوت اسلامی کے ... دعوت اسلامی فروغ پا سکے۔

... جب مجدد ڈکلیریشن اور فیضان سنت میں مولانا الیاس قادری صاحب کی شان و عظمت میں لکھے گئے تعارفی خواب (صفحہ ۲۷) "اہل اجتماع کی مغفرت ... متفق نہ ہو کر فرمایا کہ "جس مسلمان کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار ہوا اس مسلمان کی مغفرت نہیں ہوئی اور مولانا الیاس قادری صاحب کا جو ... لے اور ان کا دیدار کر لے تو ہزاروں اہل اجتماع کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ یہ کیسا خواب ہے؟ علماء ہم سے پوچھتے ہیں ہم کیا جواب دیں"؟

... تبلیغ کی دعوت اسلامی کے وقت مولانا الیاس قادری صاحب نے مفتی صاحب کو "سرپرست دعوت اسلامی تا دم حیات" لکھا لیکن ... شوریٰ نے سرپرست دعوت اسلامی الہند کہہ کر بکھیڑا کیا۔

... تحریک دعوت اسلامی والوں کو ہند کا ویزا نہ ملنے کے سبب ہند کے مبلغین کا ۴۱ دن کا قافلہ کورس بنگلہ دیش میں ہوا شجرہ قادریہ عطاریہ میں مولانا الیاس عطار ... کا سلسلہ نمبر ۴۱ آتا ہے جس کی نسبت سے ۴۱ دن کا قافلہ کورس اور مدنی قافلہ رکھا جاتا ہے۔

... بنگلہ دیش کے تربیتی اجتماع میں ہند سے کافی مبلغین اور قافلہ نگران شرکت کئے۔ کراچی کے نگران شوریٰ وکیل عطار محمد عمران عطاری نے مولانا الیاس قادری ... کو "مجتہد" کہا۔ نگران ہند حاجی غلام یٰسین نوری نے جب مفتی عبدالحلیم صاحب کو ناگپور میں "مجتہد" کہنے کی اطلاع دی تو وہ حیرت زدہ ہو کر ... ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے اور فرمایا" دور حاضر میں کسی کو مجتہد کہنا یا ماننا گمراہی ہے"۔

... اہم ذمہ داران کا اصرار تھا کہ مکتبۃ المدینہ کراچی سے چھپنے والی کتابوں کو ہند میں چھاپنے سے پہلے ... دور اشرفیہ میں تصدیق کرائی جائے کیونکہ نعت خواں اویس قادری کے الیاس قادری صاحب سے بیعت توڑنے اور دعوت اسلامی ... کی اختیار کرنے کے بعد امیر دعوت اسلامی کا لکھا ہوا کتابچہ "نعت خوان اور نذرانہ" پر ہند کے بعض علماء کرام نے فتاویٰ رضویہ شریف کے ... غلط بیانی پر تنقید کی لیکن کراچی مرکز مبارک پور اشرفیہ سے کتابوں کی جانچ کیلئے تیار نہ تھا۔

... علاوہ دیگر اختلافات کے سبب مفتی عبدالحلیم صاحب کا ۱۲ محرم ۱۴۲۷ھ کا حیدرآباد کا جلسہ مبلغین کے کراچی مرکز کے تائیدی گروپ (ہمارے) ذریعہ کراچی مرکز نے ناکام کروادیا۔ یہ جلسہ ممبئی کے عبدالعزیز عطاری (نگران قادری کابینہ) نے کروایا تھا۔ کراچی امتیاز عطاری، حیدرآباد مشاورت کی طرف تھے یعنی ہماری طرف تھے۔

ضعیف العمر ہارٹ پیشنٹ مفتی صاحب کے جلسہ کے وقت کراچی امتیاز عطاری حافظ عطاء اللہ سے یوں کہتے "حافظ صاحب آپ بھی سیف رہنا اور مرکز کو بھی سیف رکھنا"۔ کراچی امتیاز عطاری کراچی فون پر ہمارا اشتراوالوں سے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے ہمیں "شوریٰ کی محبت" اور "تقسیم کاری کے فوائد" ای میل کرنے کے لئے کہتے، کبھی کہتے ہم نے اپنی عقلوں کو اپنے بڑوں کی عقلوں پر قربان کر دیا۔ تو ہم مرشدی عطار کی محبت میں آنکھ بند کر کے ای میل کیا کرتے "کیونکہ ہم اس وقت ... جذباتی تھے ہر معاملہ میں سبجیکٹ دے کر ہم سے ای میل لکھوا لیتے، وہ کہتے مجھے شوریٰ میں ای میل دکھانا ہوتا ہے آپ مجھے اس طرح ای میل کر دیجئے۔ کبھی کہتے "میں پانی بھی پیتا ہوں تو اپنے نگران سے پوچھ کر پیتا ہوں" آپ اگر مجھے اپنا بڑا سمجھتے ہیں تو میری بات مان کر کام کیجئے" کبھی کہتے آپ لوگ مو کز کے اسکیپنگ تیر، ... جن کو کام کیجئے"۔ مفتی عبدالحلیم صاحب کو امتیاز عطاری کراچی کے کہنے پر مختلف علماء سے فون کروائے گئے تھے ان تمام معاملات میں حافظ عطاء اللہ چشتی (سابقہ عطاری) اور مولانا مجاہد علی نقشبندی (سابقہ عطاری) کو قدم قدم پر کراچی سے رہنمائی حاصل رہی۔ موبائل اسپیکر آن ہوتا ہماری ۹ رکنی ... اراکین کابینہ اور دیگر مبلغین گفتگو سنتے اور ہم سب اس پر حلفیہ گواہ ہیں۔

وہ جلسکی ناکامی کے بعد کراچی امتیاز عطاری بہت خوش ہو کر فون پر نفس نفیس کر بات کیے اور کہا میرا ایہ ذہن ہے کہ آپ چار اسلامی بھائیوں کو **وکیل عطار** بنایا جائے۔ ہند میں تقریباً تیس **وکیل عطار** ہیں جو شب و روز اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو امیر دعوت اسلامی کے مرید بناتے ہیں۔ وکیل عطاری کی ماہانہ تنخواہ معقول ہوتی ہے۔

پھر شبیر عطاری کو ممبئی سے حیدر آباد بھیج کر عبدالعزیز عطاری کی قادری کابینہ ڈیزالف کردی گئی' حیدر آباد اے پی کا ایک عارضی نگران بنایا گیا اور ہمیں کراچی سے کہا گیا کہ آپ لوگ جلد سے جلد ناگپور جاکر مفتی صاحب سے معافی مانگیے اور کہیے کہ کراچی مرکز ہم سے ناراض ہے' اگر آپ معاف کردینگے تو وہ بھی ہمیں معاف کرے گا اس لئے ہم یہاں آئے ہیں' جبکہ یہ بالکل جھوٹ' جھوٹ اور جھوٹ پر مبنی تھا' کراچی مرکز ہم سے بہت خوش تھا' اور ہمیں کابینہ کی ذمہ داری دینے کا تیقن دے کر ! ہمارے ان کے لئے نام بھی لئے تھے' اس ٹیلی فونک مشورے میں حافظ عطاءاللہ (عطاری) نے بات کی تھی' بین الاقوامی امور کے نگران سید ابراہیم بابو بھی موجود تھے۔

دعوت اسلامی میں شہرت پا جانے والے نگرانوں کو ترکیب بنا کر بدلنے کی مولانا الیاس قادری کی پالیسی سے خوف زدہ ہند کے اہم ذمہ داران مفتی عبدالحلیم صاحب کی مدد سے "**ہند سنٹرل کابینہ**" بنا کر کراچی سے وسیع اختیارات لے کر مدنی کام کرنا چاہتے تھے تا کہ کراچی مرکز کی Use & Throw پالیسی سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ لیکن مولانا الیاس قادری اور ان کی شوریٰ ہند والوں کو وسیع اختیارات دینے کی مخالف تھی' اور محدود اختیارات سے مدنی کام لیتے ہوئے Divide & Role کر رہی تھی' جب بھی آپسی اختلافات ہو جاتے لازماً سب کراچی مرکز سے رجوع ہوتے کراچی کے چالاک لوگ اپنے حساب سے فیصلہ کرتے۔

دو سال قبل ہند میں ایک سے سات کابینات بنا کر کراچی مرکز "ماہانہ کارکردگی" ہر کابینہ سے راست لینے لگا' **ہند سنٹرل کابینہ** بنانے کے متعلق سات کابینہ کی نگرانوں میں چار مفتی عبدالحلیم صاحب کی طرف تھے اور تین مولانا الیاس قادری صاحب کی طرف تھے' مفتی صاحب کی طرف (۱) ممبئی کے حاجی شبیر (۲) ویسٹ بنگال کے امتیاز عطاری (۳) مہاراشٹرا کے حاجی غلام یٰسین نوری عطاری' (۴) سا ؤتھ انڈیا کے عبدالعزیز عطاری تھے اور مولانا الیاس قادری صاحب کی طرف (۱) عاقل عطاری' گجرات (۲) محمد امتیاز عطاری' راجستھان' (۳) محمود عطاری کانپور یوپی والے تھے۔

حاجی امتیاز عطاری کراچی' اکثر ہم سے مہاراشٹرا والوں کی شکایت کرتے ہوئے کہتے "میرے مرشد ہند میں بارہ کابینات بنانا چاہتے ہیں لیکن یہ لوگ بننے نہیں دیتے"۔

مفتی صاحب کا جلسہ عبدالعزیز عطاری نے رکھوایا تھا ہم اُن کی کابینہ اور مشاورت کے اراکین تھے' کراچی مرکز عبدالعزیز عطاری پر ہمیشہ فوقیت دیتا رہا' عبدالعزیز عطاری برہمی کے عالم میں حیدر آباد قافلہ نگران سید اسمٰعیل عطاری پر بڑی بیہودہ بہتان باندھی' جس سے معاملات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ کراچی امتیاز عطاری نے فون پر گواہ سے بات کی اور اس بیہودہ موضوع پر گفتگو نہ کرتے ہوئے اعتکاف (۱۴۳۶ھ) توڑنے پر انگوٹھا اٹھا لیا۔

مولانا الیاس قادری صاحب نے سیاسی چال چلتے ہوئے حاجی غلام یٰسین کو ایک مکتوب لکھ کر ممبئی کی کابینہ کو مہاراشٹرا میں ضم کرتے ہوئے دو کابینات کو ایک بنا کر اور حاجی غلام یٰسین کو اس کی ذمہ داری دیدی' اور قادری کابینہ شبیر عطاری کو دے کر جملہ سات کابینات کو چھ میں تبدیل کر دیا' اور سنٹرل کابینہ کی ڈیمانڈ کرنے والوں سے کہا کہ اکثریت ثابت کرنے پر سنٹرل کابینہ کے متعلق غور کیا جائے گا' عبدالعزیز عطاری سے کابینہ لے لینے کے بعد توازن چار تین سے تین تین ہو گیا۔

مفتی عبدالحلیم صاحب **دعوت اسلامی کی سرپرستی سے تین مرتبہ استعفیٰ** دے چکے لیکن مولانا الیاس قادری نے منظور نہیں کیا' تا کہ رضوی علماء اور مساجد کے آئمہ دعوت اسلامی سے Set رہیں۔ مولانا الیاس قادری صاحب نے ہند کے اپنے رازدار مبلغ ممبئی کے ابوبکر عطاری کو جنہیں علماء کرام کو دعوت اسلامی کا کام بتا کر اور گھٹنے چومتے ہوئے تحائف دے کر مولانا الیاس قادری صاحب سے Set کرنے کی ذمہ داری ہے بائی ایر ممبئی سے ناگپور بھیجا اور معافی کی ترکیب بنائی تا کہ ہم کراچی مرکز کا نام نہ بتائیں' ابوبکر عطاری نے ہمیں فون کیا اور کہا واللہ' باللہ' تاللہ' مجھے باپا (مولانا الیاس قادری صاحب) نے خود فون کیا' ویڈیو گفتگو بات کی' آپ لوگ مطمئن رہیں' باپا نے ارشاد فرمایا "آپ لوگ دعوت اسلامی کے اہم ستون ہیں' ہمارے لئے تنکا بھی قیمتی ہے"۔ میں آپ کی طرف ہی آرہا ہوں' وہاں آپ لوگوں کو تھوڑا سا بولونگا' آپ لوگ برا نہ ماننا' آپ لوگ مفتی صاحب کے پیر پکڑ کر رونا' معافی کی ترکیب میں بنالونگا' میں بائی ایر آرہا ہوں"۔

ہمیں فون پر یہ سمجھا دیا گیا کہ مفتی صاحب کے ترکیب بنانا ہے۔

...ی عطاری، حاجی آصف عطاری، حافظ عطاءاللہ عطاری، حاجی فاروق عطاری ناگپور میں مفتی عبدالحلیم صاحب کے گھر گئے مفتی صاحب نے سنیت
بانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات بتائے حضور مجاہد ملت انہیں مناظرہ میں بلواتے تھے
...تی صاحب کی قربت اور اہل سنت کے لئے قربانیاں سن کر ہمیں اپنے کیے پر سخت ندامت اور افسوس ہوا اور کراچی مرکز سے دل ٹوٹا۔

...ی صاحب کے مرید کے گھر رات میں **معافی** کے لئے مدنی مشورہ ہوا جس میں حاجی غلام یٰسین، شبیر عطاری اور ابوبکر عطاری موجود تھے اس
... فتی صاحب بہت غم زدہ بیٹھے تھے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ہمارا دل ہل گیا۔ ہم نے دعوت اسلامی والی تو **کیسی معافی** نہیں مانگی
...حقیقی معافی مانگی مفتی صاحب فرمانے لگے جب تک مولانا الیاس قادری صاحب ہمارا استعفیٰ منظور نہیں کرتے ہم آپ لوگوں کو معاف نہیں کر سکتے شبیر
...نکھ میں بھی آنسو تھے لیکن وہ کراچی مرکز کی پالیسی کے آگے بے بس تھے عین اسی وقت ابوبکر عطاری کھڑے ہو کر رونے رلانے والے غم زدہ اشعار
...ھ کر ہمیں رلانے اور مفتی صاحب کو Set کرنے کی ترکیب بنائی ابوبکر عطاری کا یہ بناوٹی انداز ہمیں ناگوار گزرا اس کے باوجود ہم نے کراچی مرکز کے
...ہم کا الزام اپنے سر لیتے ہوئے اپنے پیر و مرشد عطار کے شہر کراچی مرکز کا نام نہیں بتایا۔

...احب نے فرمایا "آپ ہمارے شہر ہمارے گھر آئے ہیں ہمارے مہمان ہیں اس لئے ہم معاف کر رہے ہیں ورنہ ہم آپ کو معاف نہیں کرتے"۔

...معافی کے کچھ دن بعد ابوبکر عطاری ممبئی سے بائی ائیر حیدرآباد آ کر مبلغین سے نگران کا الیکشن کیے تقریباً ۶۵ سے زائد مبلغین نے اس عارضی نگران اور اسکی
...ت کو ہٹا کر سابقہ ۹ رکنی مشاورت کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا یعنی ہمارے حق میں اکثریتی ووٹنگ رہی گنتی کے صرف تین مبلغین ان کی حمایت میں تھے کیونکہ اس عارضی
...ن کا سابقہ ریکارڈ بدنام ہے۔ اور سابقہ ۹ رکنی مشاورت کا مدنی کام کا ریکارڈ شاندار رہا حیدرآباد کا ابتداء سے ان ہی لوگوں نے مدنی کام کیا تھا لیکن مدنی مرکز
...**لیکشن کا فیصلہ آمرانہ انداز میں نامنظور** کر دیا ہمارا سوال ہے دعوت اسلامی میں داخلی جمہوریت کا فقدان کیوں ہے؟ اور
...ے قبل فیصلے کر کے کیوں تنظیمی ڈھونگ رچایا جاتا ہے؟ جب پہلے ہی فیصلے کر لئے تھے تو قوم مسلم کی زکوۃ، عطیات، صدقات اور چرم کی رقم سے ہوائی سفر کا خرچ
...شورے سے الیکشن کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کا وقت اور پیسہ کیوں ضائع کیا گیا یہ ڈرامہ کیوں کھیلا گیا؟ مکر و فریب کے ساتھ ہمیں مفتی صاحب کا مجرم ٹھ
...ور ابوبکر عطاری کے ذریعہ مولانا الیاس قادری صاحب نے فون پر اس عارضی نگران سے خود بات کی اور ہم سے غلط کام لے کر ہمیں تنظیمی ٹھکانے لگانے کا
...رسیا ہمارے بیشمار ای میل پر خاموشی اختیار کی اور جواب نہیں دیا۔

...انا مجاہد علی نقشبندی نے ای میل میں مولانا الیاس قادری صاحب کو لکھا:

...وقت تو یاد رکھا پھر دکن میں کیسے بھولیگے

...ہمارا اسی امید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

...ن بین الاقوامی امور کراچی و رکن شوریٰ سید ابراہیم عطاری (باپو) سے جب ہم نے مفتی صاحب کے معاملے میں کراچی مرکز کی آنکھ بند کر کے کی گئی
...ت کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے **"آپ لوگوں کو مرکز پر احسان کر کے جتانا نہیں چاہیے"**۔

...ان کے دوسرے عشرہ میں شبیر عطاری ممبئی سے بائی ائیر حیدرآباد آئے ہم نے اس جلسہ کو ناکام بنانے کے کراچی مرکز کے سازشی رول سے انہیں واقف کروایا اور
...ے امتیاز عطاری کے کہنے پر مختلف علماء سے مفتی عبدالحلیم صاحب کو فون کروا کر ٹارچر کیا وہ پریشان ہو کر اپنے آبائی وطن بہار چلے گئے تھے اور اپنا موبائل
...بند تھے۔

...شبیر عطاری نے کہا "یہ امتیاز ایسے ہی کام کرواتا ہے مجھے مرکز کی وہ وہ باتیں معلوم ہے اگر بتا دوں تو فساد ہو جائے لیکن میں بولنا نہیں چاہتا" جہاں کہنا تھا میں نے
...ہند دور سوا ہو گیا میں نے باپا (مولانا الیاس صاحب) سے کہا آپ ہند کی ذمہ داری امتیاز بھائی سے لیکر کسی اور کو دیجئے وہ یہاں پر نہیں جچتے تو باپا نے کہا امتیاز
...نے تو سارا ہند دیکھا ہوا ہے میں نے کہا باپا میں نے بھی تو سارا کراچی دیکھا ہوا ہوں آپ مجھے کراچی کا نگران بنا دیجئے تو باپا خاموش ہو گئے"۔

...نے ہم سے کہا ممبئی سے میری ذمہ داری لیکر دوسرے کو نگران بنانے کی حاجی عمران ترکیب بنا رہے تھے اس کے لئے چار اسلامی بھائیوں کے نام بھی چلے
...اللہ کا فضل ہوا مجھے کسی طرح وہ ای میل مل گیا اور میں نے حاجی عمران سے بات کر کے کسی طرح ترکیب بنالی۔

مفتی صاحب کراچی مرکز کے بجائے ہمیں مجرم سمجھتے تھے اس لئے شبیر عطاری ہمیں ناگپور آنے اور کراچی مرکز کے کارستانی مفتی صاحب کو بتانے کے لئے اُن سے تاریخ اور وقت لیکر عید کے دن خود بھی ناگپور آنے کا وعدہ کر کے اعتکاف کی ذمہ داری ہمیں دیکر واپس ممبئی چلے گئے۔

کراچی مرکز کی طرف سے اس عارضی نگران کے ذریعہ ۲۶ رمضان ۱۴۲۷ھ جمعرات رات ایک بجکر ۵۰ منٹ پر دعوت اسلامی کے مدنی مرکز مسجد گل بانو حیدرآباد میں اجتماع اور محفل کے اختتام پر ۱۳ تا ۱۶ آوارہ موالیوں کے ساتھ دو ماروتی کار اور موٹر سیکل پر چار پانچ مبلغین نے صلوٰۃ السلام پڑھا رہے حیدرآباد مکتبۃ المدینہ کے نگران عبدالملک عطاری کا گلا دبا کر زخمی کر دیا مسجد کا مائک چھین کر شور شرابہ کرتے ہوئے آخری عشرہ کے معتکف 150 سے زائد اسلامی بھائیوں میں بھگدڑ مچائی' معتکفین کے کپڑے پھاڑ دیئے' ہاتھاپائی کی اور بیہودہ کلمات بکے' عبدالملک عطاری کو پولیس نے ہاسپٹل لیجا کر طبی امداد پہنچائی' کراچی کے اوباش امتیاز عطاری نے اسی پر اکتفا نہ کیا' بلکہ ۲۷ رمضان کو مقامی سیاسی لیڈرس اور پہلوانوں سے کراچی سے فون پر بات کی' **شب قدر کی محفل** درہم برہم کرنے مسجد پر دوبارہ حملہ کروادیا' پولیس مسجد میں آئی اور وہ غیر سماجی عناصر بھاگ کھڑے ہوئے بعد میں پہلوانوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کراچی کے چمچے ہوئے امتیاز عطاری پر ملامت کی اور سخت افسوس کا اظہار کیا' ۴ جمعرات تک ہفتہ واری اجتماع پولیس پروٹکشن میں ہوا حاجی شبیر وقفِ مدینہ (Salary Basis Job) کے سبب مرکز کی حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود اس کی مدد اور اطاعت میں لگ گئے' خود فرماتے ہیں "میں مرکز کی لکیر کا فقیر ہوں" وہ انجینئر تھے ۱۲ سال سے مدنی ماحول میں رہ کر اپنا پرانا ہنر بھول چکے اور مجبوراً مرکز کا ساتھ دیتے ہوئے دعوت اسلامی میں اپنا مستقبل تلاش کر رہے ہیں۔

وقفِ مدینہ ایجوکیٹیڈ اسلامی بھائیوں کے لئے سب سے بڑا المیہ ہے کہ وہ اپنا ہنر اور ٹیکنیکل بھول چکے ہوتے ہیں' اور چشم پوشی کرتے ہوئے مرکز کے تابعدار بن کر رہ جاتے ہیں' معاشی بحران کے شکار ایجوکیٹیڈ اور ٹیکنیکلس ملت کا درد رکھنے والے نوجوانوں کو اپنا روزگار چھوڑ کر وقفِ مدینہ یعنی دعوت اسلامی کی ملازمت نہیں اختیار کرنی چاہیے اور کالج اسٹوڈنٹس کو اپنا سلسلۂ تعلیم ادھورا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

حاجی شبیر کی طرف سے اعتکاف کی ذمہ داری ہمیں دیئے جانے پر برہم کراچی مرکز نے نگرانی کا لالچ دے کر تنظیمی دہشت گردی مچاتے ہوئے جونیئر مبلغین سے سینئر مبلغین کی ہاتھاپائی کروائی۔ کراچی والوں کی حیدرآباد کے سیاسی لیڈرس سے بات کروانے میں حاجی شبیر بمبئی نے اعانت کی۔

انتشار مچانے کی خالص وجہ اپنے جھگڑے کو مقامی اختلافات کا تاثر دے کر تنظیمی فائدہ حاصل کیا جائے۔

ہم آٹھ مبلغین عیدالفطر ۱۴۲۷ھ کو حیدرآباد سے مفتی صاحب کے گھر ناگپور گئے' شبیر بھائی وہاں آنے کا وعدہ کر کے غائب ہو گئے ہم نے مفتی صاحب اور حاجی غلام یٰسین صاحب کو حقائق سے آگاہ کیا' مفتی عبدالحلیم صاحب نے ارشاد فرمایا" **اب پانی سر سے اونچا ہوگیا ہے ہم دعوت اسلامی اور کراچی مرکز سے بیزار ہیں**"۔

مسجد' رمضان المبارک' سنت اعتکاف اور شب قدر کی بے حرمتی سے دل برداشتہ ہو کر اور مزید دہشت گردی کے قوی امکان کے پیش نظر حاجی امتیاز عطاری کراچی اور حاجی عمران عطاری کراچی کے خلاف پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کروائی۔ کراچی مرکز کی طرف سے ابوبکر عطاری' بمبئی سے بائی ایر حیدرآباد آ کر حبیب نگر پولیس اسٹیشن میں سرکل انسپکٹر سرینواس راؤ اور سب انسپکٹر محمد غوث سے ملاقات کر کے معاملہ کو رفع دفع کروالیا۔

جب کہ شبیر عطاری **یا رسول اللہ** کہنے والوں کی زکوٰۃ' عطیات' صدقات' چرم' اور فطرہ کی رقم خرچ کر کے ۲۹ رمضان کو تحقیقات کے لئے By Air ممبئی سے حیدرآباد آئے' 150 سے زیادہ مسلمانوں کی مسجد میں رمضان میں گواہی سنی' سب نے مجرموں کے نام اور چہرے بتائے' شبیر عطاری نے کہا "میرے حساب سے تو Band لگ چکا ہے' لیکن میں مرکز کی لکیر کا فقیر ہوں"۔

دو مسلمانوں کی گواہی پر شریعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے لیکن 150 سے زیادہ مسلمانوں کی گواہی کے باوجود مولانا الیاس قادری صاحب کی دعوت اسلامی میں سب کچھ بالائے طاق رکھ کر ظالمانہ فیصلے کیے جاتے ہیں افسوس! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک' دعوت اسلامی کے سربراہان سے ہمارا سوال ہے مسجد پر حملہ کرنے والے مبلغین کو شاباشی میں اے پی اور حیدرآباد کی مشاورت بنا کر کیوں دیا گیا؟ سب کو درس و نصیحت کرنے والوں کو اپنا خود کے محاسبہ کے لئے کون سمجھائے؟۔

کراچی مرکز کے بے رحمانہ رویہ سے ہراساں مظلوم مبلغین' علماء اہل سنت سے شرعی رہنمائی میں تنظیمی اصول مرتب کر کے اُسکے نفاذ کو یقینی بنانے کی التجاء کرتے تاکہ دعوت اسلامی میں آئندہ ایسے نازیبا معاملات نہ کیے جاسکیں' اور **یا رسول اللہ** کہنے والے اہل سنت کی زکوٰۃ' صدقات' عطیات' فطرہ اور چرم سے چلنے والی دعوت اسلامی کو سربراہ کی انانیت اور تنگ نظری کی طلب سے ہونے والے بھیانک نقصانات سے بچایا جاسکے۔

"دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا حُبِّ جاہ کا طالب دین کو نقصان پہنچاتا ہے"۔ مفہوم حدیث

کئی پیال قتل ہتم جس عطار سے بیعت ہو کر مرید ہوئے تھے اُن کے بارے میں عاجزی و انکساری کے پیکر حقوق کا بہت خیال رکھنے والے نام و نمود اور حبِ جاہ

دور رہنے والے مخلص بتایا گیا' کم و بیش 100 اسلامی بھائیوں نے مولانا الیاس عطار قادری صاحب سے بیعت توڑ لی۔

مقامی و بیرونی علماء کرام کی اس ارشاد گرامی پر کہ اگر آپ مولانا الیاس قادری کے لئے کام کرتے تھے تو اب کام بند کر دیجئے اور اگر سنیت کے لئے کام کرتے تھے

کام کی کل بھی ضرورت تھی آج بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کل بھی اجر دیتا تھا اور آج بھی اجر دیگا' مدنی ماحول سے منسلک 1500 سے زیادہ اسلامی بھائیوں

۱۴ ر دسمبر ۲۰۰۶ء کے حیدر آباد کے اُردو اخبارات میں پیری مریدی کی انٹرنیشنل تحریک دعوت اسلامی سے علیحدگی اور لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے حیدر آباد دکن

تحریک اسلامی کے قیام کا اعلان کیا' دعوت اسلامی میں شخصیت پرستی ترک کرتے ہوئے تبلیغی جماعت کی طرح سسٹم پر زور دیا جائے تو دعوت اسلامی

مستقبل میں مزید تقسیم سے محفوظ رہ سکتی ہے ورنہ اس سے علحدہ ہو کر مزید تحریکیں اور تنظیمیں جنم لیں گی۔

علماء اہل سنت کی رہنمائی' دعاء اور نظرِ کرم کے محتاج سگانِ غوث و خواجہ۔

نام

(۱) مولانا مجاہد علی نقشبندی کامل الفقہ جامعہ نظامیہ' سابقہ نگران صوبہ کیرلا فون: 09290487763

(۲) حافظ و قاری عطاءاللہ چشتی' سابقہ نگران تعویذات عطاریہ فون: 09985239325

(۳) حاجی آصف قادری' سابقہ نگران صوبہ کرناٹک فون: 09885927426

(۴) حاجی فاروق قادری سابقہ نگران صوبہ آندھرا پردیش فون: 09440731364

(۵) سید اسمٰعیل قادری سابقہ قافلہ نگران اے پی فون: 09985429226

(۶) خالد قادری امام و خطیب مسجد گل بانو مدنی مرکز فون: 09885646672

(۷) عبد الملک قادری سابقہ نگران مکتبۃ المدینہ فون: 09885596712

(۸) سید عرفان قادری سابقہ ڈویژن نگران اے پی

(۹) آصف اقبال قادری سابقہ نگران مدنی انعامات

(۱۰) محمد عارف قادری سابقہ نگران مدنی اعتکاف

(۱۱) عزیز رضا قادری سابقہ رکن مشاورت مکتبۃ المدینہ

(۱۲) اسمٰعیل نقشبندی سابقہ نگران تعویذات عطاریہ

مسلمانو! "دعوت اسلامی" کو زکوٰۃ نہ دو
اپنی زکوٰۃ برباد ہونے سے بچاؤ

شریعت محمدی نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کر کے مستحق غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی امداد کا حکم دیا لیکن دعوت اسلامی کے امیر پیر طریقت محمد الیاس عطار قادری لاکھوں کروڑوں روپئے زکوٰۃ جمع کرتے ہوئے انڈیا میں دعوت اسلامی کے تیس (30) سے زیاد مبلغین کو وقف کرتے ہوئے وکیلِ عطار بنا کر By Air, A/C Buses, A/C Train سفر کی سہولت، کھانے پینے کے شاہی اخراجات موبائل فون ریچارج اور بڑی بڑی تنخواہیں مسلمانوں کی زکوٰۃ کی رقم سے دے کر الیاس عطار قادری (کراچی) اپنا مرید بنوار ہے ہیں۔ پیری مریدی کی تحریک "دعوت اسلامی" کی کمرشیل بیعت سے بیعت وارادت کا روحا پاکیزہ نظام تجارتی ہو گیا اور زکوٰۃ کا بیجا مصرف ہو رہا ہے۔

زکوٰۃ کے مستحق یتیم، مسکین، فقراء اور بیوائیں ہیں لیکن محمد الیاس عطار قادری اپنی کتاب "فیضان سنت" اور دعوت اسلامی کی دیگر کتابوں میں یہ بات نہیں لکھتے تاکہ یہ پیسے "دعوت اسلامی" کو مل جائے اور اس رقم کو خرچ کرتے ہوئے مریدوں کی حرص پوری ہو سکے۔

مالدار مسلمانوں کی ذمہ داری ہیکہ وہ اپنی زکوٰۃ، خیرات، صدقات، عطیات، رمضہ کے فطرے اور بقر عید کی چرم قربانی کی رقم اہل سنت وجماعت کے دینی مدارس اور سنی دار العلو میں جمع کروائیں تاکہ اہل سنت و جماعت کے حفاظ، علماء اور مساجد کے ائمہ تیار ہو اور مسلمانوں کی زکوٰۃ کے پیسے کا صحیح استعمال ہو۔

न होगा टी.वी. और न होंगे फूहड़ता भरे कार्यक्रम

-अमर उजाला ब्यूरो-

बम्बई, २६ दिसम्बर। अश्लील, फूहड़ और हिंसा से भरे टीवी कार्यक्रमों के बच्चों और अपरिपक्व बुद्धि वालों में पड़ रहे दुष्प्रभावों से सब त्रस्त हैं, लेकिन आवश्यक सी बन गई इस बुराई से निजात पाने का कोई तरीका नहीं ढूढ पा रहा है। टीवी से पिंड छुड़ाना आसान है भी नहीं। मगर बम्बई के मालदार इलाके वारसोवा की दो आवासीय कालोनियों के वाशिंदों ने रास्ता निकाल लिया है।

वारसोवा की गुलशन कोआपरेटिव हाउसिंग सोसायटी और मोमिन गुजरात सोसायटी में जायें तो आपको यहां-वहां टूटे-फूटे टी.वी. सेट पड़े दिखायी दे सकते हैं। यही रास्ता है जो इन कालोनीवासियों ने अपने परिवार को टी.वी. के भ्रष्ट हमले से बचाने के लिए अपनाया। टी.वी. के हमले से दुःखी हर व्यक्ति को इन लोगों की यही सलाह है- दिल पर पत्थर रखिये और अपने टी.वी. सेट तोड़ डालिये। यही एक मात्र रास्ता है अपने परिवार को टूटने से बचाने का।

गुलशन सोसायटी की सफीरा अली मोहम्मद बड़े गर्व से कहती हैं, 'टी.वी. कार्यक्रमों द्वारा सिखाये जा रहे मूल्यों से मैं बहुत परेशान थी। इस्लाम के उसूलों के भी ये विरुद्ध हैं। पर सवाल था कि हम दुष्ट टी.वी. से कैसे छुट्टी पायें। एक दिन हमने कड़ा निर्णय लिया। मैं, मेरे पति और दोनों बच्चे शयन कक्ष में गये, तार खींचे और अपना वीडियोकान टी.वी. तीसरे माले की खिड़की से बाहर धकेल दिया। टी.वी. के जमीन पर ध्वस्त होने की इतनी भीषण आवाज हुई कि सभी पड़ोसी घबराकर बाहर आ गये। किसी ने कोई टिप्पणी नहीं की- सब स्तब्ध थे। पर संदेश पहुंच गया और फिर ताबड़ तोड़ कईयों ने अपने अपने टी.वी.सेट या तो फेंक दिये या तोड़ डाले।

सुश्री सफीरा और मोहम्मद देवा के १८ हजार रु. का रंगीन टी.वी. सेट कबाड़ कर देने के बाद वहेदा कादीवाला उस्मान भाई भूरानी ने भी हिम्मत जुटाई और अपने-अपने टी.वी.सेट खिड़कियों से नीचे फेंक दिये। औरों ने भी अनुसरण किया। जो फेंकने की हैसियत में नहीं थे, उन्होंने अपने टी.वी.सेट बेच दिये।

देवा परिवार ने ये अभूतपूर्व कदम दरअसल एक मजलिस में मौलाना अब्दुल रहमान कोटाकिवाला का विचारोत्तेजक भाषण सुनने के बाद उठाया। उन्होंने अपने भाषण में टी.वी. की बुराईयों को रेखांकित किया। इसके बाद सुन्नी बाहुल्य मुस्लिम सोसाइटी के ३६५ फ्लैटों के वाशिंदों ने 'शैतान की आंख' से छुट्टी पाने का तकरीबन इकट्ठा निर्णय लिया।

कालोनी की एक रहवासी आबिदा बेगम कहती हैं, 'मौजूदा पीढ़ी में नैतिक मूल्यों के पतन के लिए टी.वी. ही जिम्मेदार है। हमारे बच्चों का दिमाग प्रदूषित हो रहा है। पढ़ाई लिखाई में उनका मन नहीं लगता। नमाज पढ़ने की जगह वे फिल्मी गाने देखना पसन्द करते हैं।' आबिदा बेगम के दृष्टिकोण से कई कालोनीवासी सहमत हैं। आज गुलशन सोसायटी में किसी के भी पास टी.वी. नहीं है। इनकी देखादेखी पड़ोसी मोमिन गुजरात सोसायटी के ८३० फ्लैटों से टी.वी. ... को बेदखल कर दिया गया।

मोमिन गुजरात सोसायटी के सचिव अब्दुल हक मोमिन कहते हैं, 'टीवी सेट नष्ट करना इस सोसायटी द्वारा किया गया सबसे अच्छा निर्णय था। वैसे ऐसा नहीं कि टीवी के सभी कार्यक्रम बेकार होते हैं। कुछ शिक्षाप्रद व ज्ञानवर्धक भी होते हैं। लेकिन घटिया कार्यक्रमों की तुलना में इसका अनुपात नगण्य होता है। पश्चिमी देशों में भी अभिभावक टीवी के बच्चों पर पड़ रहे दुष्प्रभावों से चिंतित हैं। फिर चैनलों की बढ़ती संख्या से युवा मस्तिष्क किस कदर प्रभावित होंगे ये अकल्पनीय है।'

एक अन्य वाहिदा मुबारक मोहसीना कहती हैं, 'टीवी जिन मूल्यों का पाठ पढ़ाता है, हमारे सामाजिक मूल्य उससे फर्क होते हैं। जाहिर है इन मूल्यों में टकराव से परिवार में तनाव पैदा होता है। इससे आखिरकार पारिवारिक जीवन बर्बाद हो जाता है। अब हमारे परिवार के सदस्य शाम को एक साथ बैठते हैं, बतियाते हैं। देखा जाए तो हम लोग अब एक दूसरे के ज्यादा करीब आ गए हैं।'

अभिभावकों के निर्णय को बच्चों ने भी स्वीकार कर लिया है। जिस समय बाकी देश टीवी के किसी फूहड़ से कार्यक्रम में नजरें गढ़ाए रहता है इन सोसाइटियों के बाशिंदे एक दूसरे साथ मिलते-बैठते हैं। बच्चों के शोरगुल से सोसायटी के मैदान गुलजार रहते हैं। पायनियर के मुताबिक कुछ समयपूर्व इन सोसायटियों द्वारा लिया गया ये निर्णय न सिर्फ अटल है, बल्कि कालोनीवासियों के मुताबिक दिनोंदिन मजबूत होता जा रहा है। पर क्या ये लोग 'शैतानी प्रभाव' से लम्बे समय तक मुक्त रह पाएंगे, ये वक्त ही बताएगा।

رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف

حضور مفتئ اعظم ہند قدہ سرہٗ کے حسین خواب کی عظیم تعبیر ہے۔ جس کیلئے آپنے ۳۰؍شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ ۴؍جنوری ۱۹۶۵ء میں سٹی اسٹیشن کے پاس موجود وسیع و عریض رقبہ حاصل کیا تھا اور بریلی شریف کی مرکزی حیثیت کو مستحکم و فعال بنانے اور عالم اسلام کو زیادہ فائدہ پہونچانے کیلئے اس وقت کے نامور علماء حضرت برہانِ ملت حضرت مجاہد ملت، حضرت سید العلماء مفتئ اعظم اندور، امفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی مفتی غلام محمد خاں ناگپور وغیرہ جیسے جید علماء اور خانوادہ کے کچھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی تھی مگر کچھ مساعد حالات اسکے تصورات کو پائے تکمیل تک پہونچانے میں خارج و مانع رہے۔

ادھر غلامانِ مفتئ اعظم مضطرب رہے اور منتظر بھی کہ ان کے مرشد کامل کا یہ خواب کب شرمندۂ تعبیر ہو بالآخر حضرت کا روحانی تصرف رنگ لایا اور ۲۲؍ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ ۱۰؍دسمبر ۲۰۰۹ء جمعرات بموقع ۱۲۰؍ایک سو بیسواں جشن ولادت دار العلوم کا جشن اقراء منا کر حفظ و قرأت اور درس نظامی از ابتداء تا دورۂ حدیث کا تعلیمی اجرا کر دیا گیا۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے — دل کو بھی آرام ہو ہی جائیگا۔

اس عظیم کامیابی کے خانوادہ کے چشم و چراغ شیر رضا نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت توقیر رضا خاں بانی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید، اوران کے رفیق کار مناظر اہلسنت حضرت مفتی مطیع الرحمٰن نوری صدر المدرسین وشیخ الحدیث دار العلوم ہذا قابل مبارک باد ہیں جنہوں نے اپنے پیر و مرشد کی اس یادگار کیلئے ایثار و اخلاص کا لائق توقیر کارنامہ انجام دیا، اب وقت آگیا ہے کہ حضور مفتئ اعظم سے سچی محبت رکھنے والے انکی اس یادگار کو زندہ تابندہ پائندہ اور باوقار بنانے میں سردھڑ کی باری لگا دیں اور اسے شوکت اسلامی کا حسین مظہر بنا کر حضرت کے روحانی فیض و برکات سے مالا مال ہوں۔

نوٹ:۔ ۲۴؍صفر روز بدھ کو ۱۰؍بجے تا ۳؍بجے دن دار العلوم ہٰذا کے صحن وسیع و عریض میں ایک عظیم الشان اجلاس عام کا اہتمام کیا گیا ہے جسمیں مذکورہ نفوس قدسیہ کی حیات و خدمات کے علاوہ مرکز کی سالمیت و استحکام پر خصوصی خطاب کیلئے ملک وملت کے مشاہیر علماء و مشائخ اور باب فکر ونظر دانشوران امت کا عظیم قافلہ آرہا ہے۔ منڈتے ہوئے سیلاب کی طرح تشریف لا کر اپنی بیداری اور مرکز سے وابستگی کا ثبوت دیں۔ ع

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

☆ بعد نماز ظہر مجلس مشاورت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید

☆ ۲۴؍۲۵؍صفر کو دار العلوم ہذا میں رضوی نوری لنگر کا معقول انتظام رہیگا۔

الداعی:۔ نبیرۂ اعلیحضرت توقیر رضا خاں بانی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جدید۔ رضا نگر سوداگران بریلی شریف

جاری کردہ:۔ دفتر رضوی دار العلوم مظہر اسلام نزد سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی)

غوث اعظم آپ سے فریاد ھے

مسلک اعلیٰ حضرت کی محبت کے دعویدار اعلیٰ حضرت کا نام لیکر دنیا تو کمار ہے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت نے علم دین کا جو ذخیرہ چھوڑا تھا اور دلوں کو محبت رسول سے سرشار رکھنے کیلئے جو ہدایات دی تھیں، ان سے منہ موڑلیا ہے اور حوادثِ زمانہ کا شکار ہوکر ''امر بالمعروف نہی عن المنکر'' کی ذمہ داریوں سے دامن بچاتے ہوئے صلح کلیت کی جانب مائل ہو چکے ہیں یہاں تک کہ فتنوں کی تائید وحمایت اور فتنہ گروں کی سرپرستی کرنے لگے ہیں۔

ایسے پرآشوب دور میں **غوث اعظم دستگیر** آپ کی بارگاہِ عالی جاہ میں فریاد کہ امت مسلمہ کی ہدایت ورہنمائی کیلئے پھر کوئی دوسرا **احمد رضا** عطا فرما دیجئے۔

گھٹا چھائی ھے کفر وشرک کی ہر سو زمانہ میں
پھر اس دور فتن میں اے رضاؔ تیری ضرورت ھے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسرا کے دولہا پہ دائم درود نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

لَیۡلَۃُ القدر میں مَطۡلَعِ الۡفَجۡر حق مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقٰے والنقٰے جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

دورِ حاضر میں اہل علم ودانش کا سب سے اہم فریضہ

اَمرِ بالمعروف نہی عن المنکر

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

"تم قطعاً بھلائی کا حکم کرو اور بری باتوں کی ممانعت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے نیکوں پر تمہارے بروں کو مسلط کردے گا پھر نیک لوگ دعا کرینگے مگر انکی دعا قبول نہ ہوگی اور تم استغفار کرو گے مگر تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا"

حدیث پاک

طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ وَ مُسلِمَۃٍ

(علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے)

دورِ حاضر کے مسلمانوں نے حصول علم دین ترک کردیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کی روشنی ہوتے ہوئے وہ اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے دشمنوں کو پہچانئے

بلاشبہ الیاس، مضطر، خوشتر اور مرتد طاآلقادری اور انکے دوست سیّدی اعلیٰ حضرت کے اصل دشمن ہیں